خصائص القادریہ

فی

فضائل النوشاہیہ

مؤلفہ

زبدۃ المحققین وعمدۃ الکاملین

حضرت علامہ سید شریف احمد شرافت نوشاہی

نور اللہ مرقدہٗ

ناشر

ادارہ معارف نوشاہیہ اعظمیہ

مریدکے، پاکستان

Collection of Prof. Muhammad Iqbal Mujaddidi
Preserved in Punjab University Library.

پروفیسر محمد اقبال مجددی کا مجموعہ
پنجاب یونیورسٹی لائبریری میں محفوظ شدہ

Marfat.com

ذخیرۂ پروفیسر محمد اقبال مجددی

جو 2014ء میں پنجاب یونیورسٹی لائبریری کو

ہدیہ کیا گیا۔

Marfat.com

163

خصائص القدریہ

فی

فضائل النوشاہیہ

مؤلفہ

زبدۃ المحققین وعمدۃ الکاملین

حضرت علامہ سید شریف احمد شرافت نوشاہی

نور اللہ مرقدہ

ناشر

ادارہ معارف نوشاہیہ اعظمیہ

مزید کے، پاکستان

Marfat.com

(جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں)

130589

نام کتاب: خصائص القادریہ فی فضائل النوشاہیہ

مصنف: سید شریف احمد شرافت نوشاہیؒ

ناشر: ادارہ معارف نوشاہیہ، مریدکے، ضلع شیخوپورہ

اشاعت: عکسی اشاعت بخط مصنف، باراول

سال طباعت: ۱۴۱۷ھ / ۱۹۹۶ء

قیمت: ۱۰۰ روپیہ

ادارہ معارف نوشاہیہ

○ - ساہن پال شریف، تحصیل پھالیہ، ضلع منڈی بہاءالدین

○ - مکان نمبر۱، مری سٹریٹ، شالامار ٹاؤن، لاہور

○ - چوہدری فضل الٰہی نوشاہی، نوشاہیہ اعظمیہ منزل، مریدکے، ضلع شیخوپورہ

○ - نوشاہی منزل، محمدی پارک، راج گڑھ، لاہور

○ - حکیم قدرت اللہ اقبال، نوشاہی منزل، ۸۹بی، غلام محمدآباد، فیصل آباد

○ - ۶۹ - ماڈل ٹاؤن، ہمک، اسلام آباد

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مصنف اور کتاب

کتاب ہذا کے مصنف حضرت سید شریف احمد شرافت نوشاہی ابن اعلیٰ حضرت مولانا سید غلام مصطفیٰ نوشاہی کی ولادت ۱۹ شعبان ۱۳۲۵ھ مطابق ۲۸ ستمبر ۱۹۰۷ء بمقام ساہن پال شریف، تحصیل پھالیہ، ضلع منڈی بہاءالدین پنجاب، پاکستان) ہوئی۔ اپنے جدامجد حضرت حافظ محمد شاہ نوشاہی اور والد محترم سے فارسی ادب اور عربی صرف و نحو کی کتابیں پڑھیں۔ فن کتابت حضرت مولوی محمد حسین مبارک رقم عادل گڑھی سے سیکھا اور انہی سے قرآن مجید کا ترجمہ اور تفسیر سینی کا درس بھی لیا۔ ۲۵ صفر ۱۳۴۰ھ کو اپنے والد محترم کے ہاتھ پر سلسلہ قادریہ نوشاہیہ میں بیعت کی اور پھر تمام عمر اسی سلسلے کی ترویج اور خدمت میں گزار دی تاآنکہ ۲۲ رمضان المبارک ۱۴۰۳ھ مطابق ۴ جولائی ۱۹۸۳ھ ساہن پال شریف ہی میں وفات پائی اور وہیں آسودہ خاک ہوئے۔

موجودہ کتاب "خصائل القادریہ فی فضائل النوشاہیہ" مصنف مرحوم نے ۲۸ محرم کتاب ۱۳۷۵ھ کو مکمل کی۔ یہ ان کے اس پیمان کی استواری کی برہان ہے، جو انہیں طریقہ قادریہ نوشاہیہ سے تھا۔ اس کتاب میں انہوں نے طریقہ قادریہ اور بالتبع سلسلہ نوشاہیہ کے خصائل و فضائل، اقوال مشائخ اور دلائل مصنفین سے بیان کئے ہیں۔ کسی بھی چیز کی فضیلت بیان کرنے کے لئے اس کی ہم

Marfat.com

جنس اشیاء سے تقابل طبعی امر ہے - چنانچہ ہم دیکھتے ہیں کہ زیر نظر کتاب میں
مصنف علام نے طریقہ قادریہ نوشاہیہ کی خصوصیات کا مقابلہ برصغیر یا جنوبی
ایشیا میں مروج دیگر سلاسل طریقت سے کیا ہے اور اپنے طریقے کی فضیلت
رجحان پر دلائل قائم کئے ہیں - یہ ایک بہت ہی نازک اور پرحزم احتیاط عمل تھا
جسے مصنف مرحوم نے یوں خوش اسلوبی سے بیان کیا ہے کہ تقابل کے عمل
میں دوسرے طرق و سلاسل کی تنقیص نہ ہونے پائے - حضرت مصنف کی
ذات سے قرب رکھنے والے احباب یا ان کی تصانیف کا مطالعہ کرنے والے
اصحاب اچھی طرح جانتے ہیں کہ وہ وسیع المشرب اور کثیر المطالعہ بزرگ تھے اور
زندگی بھر وہ بلا تخصیص و امتیاز مشائخ وقت سے استفادہ کرتے رہے - ان کی
کتاب شریف التواریخ اٹھائیے، اس کے صفحات ہمارے مسبوق الذکر بیان کی
تائید کریں گے (۱) - وہاں مصنف نے ان بزرگوں کا ذکر کیا ہے، جن سے انہیں
روحانی بیعت تھی یا ان کی صحبت سے فیض اٹھایا یا ان کی زیارت کا شرف حاصل
کیا - اس فہرست میں متعدد نقشبندی، مجددی، چشتی، نظامی، [illegible]، صابری
بزرگ شامل ہیں -

امید ہے یاران طریقت اس کتاب کا مطالعہ اسی تناظر میں کریں گے اور
اس سے مستفید ہوں گے -

کتاب کی اشاعت میں حسب سابق جناب قاری محمد انعام نوشاہی (مرید کے
اور سید اویس علی سہروردی صاحب (لاہور) کا حسن اہتمام و انتظام رہا اور ان

۱۔ تفصیل کے لئے شریف التواریخ، جلد دوم، حصہ سوم، صفحات ۲۱۵-۲۱۹ ملاحظہ فرمائیے -

Marfat.com

ی مساعی جمیلہ سے جناب بابو عبدالمجید قادری (مریدکے) جو حضرت شرافت نوشاہی
ور مولانا محمد لطیف زار نوشاہی مرحومین کے مخلص احباب میں سے ہیں اور ہمیشہ
عاص تعاون کرتے ہیں ، رانا عبدالواحد راجپوت منج (مریدکے) ، پیرزادہ بلال
تسین نوشاہی (کامونکی) ، محمد اسماعیل مغل (مریدکے) ، یقین علی نوشاہی (مرید
کے) حافظ عبدالستار (مریدکے) ، اعجاز رسول (مریدکے) محمد اشرف نوشاہی (ڈھل
ڈاکہ ظہور احمد ، رانا گڑھ لاہور) اور حکیم قدرت اللہ نوشاہی (فیصل آباد) سے
عطیات جمع ہوگئے ۔ اللہ تعالیٰ ان تمام احباب کو جزائے خیر عطا کرے اور شاد کام
رکھے ۔

عارف نوشاہی

۶۹ ۔ مانل ٹاؤن ، ہمک ، اسلام آباد

یکم ربیع الاول ۱۴۱۷ھ

۱۸ جولائی ۱۹۹۶ء

Marfat.com

فہرست

مضامین رسالہ خصائص القادریہ فی فضائل النوشاہیہ مؤلفہ خادم آل محمد

سید ابو الظفر شریف احمد شرافت علوی عباسی قادری نوشاہی

برخورداری سائیں لال عفی عنہ

	مقدمہ	۲
باب اول۔	حضرت امیر رضؓ کے فضائل و تفضیل میں	۴
فصل اول۔	حضرت امیر رضؓ کے فضائل آیات قرآن ...	۴
فصل دوم۔	حضرت امیر رضؓ کے فضائل احادیث سے	۷
فصل سوم۔	حضرت امیر رضؓ کے فضائل اقوال بزرگان سے	۲۱
وصل اول۔	حضرت امیر رضؓ کے فضائل صحابہ کرام کے اقوال سے	۲۱
وصل دوم۔	حضرت امیر رضؓ کے فضائل مجتہدین و محدثین کے اقوال سے	۲۳
وصل سوم۔	حضرت امیر رضؓ کے فضائل ائمہ اسلام و اولیائے کرام کے اقوال سے	۲۶

باب

Marfat.com

باب دوم۔	حضرت غوث الاعظم رح کے فضائل ومناقب میں	۲۹
فصل اول۔	حضرت غوث الاعظم رح کے فضائل میں	۲۹
فصل دوم۔	حضرت غوث الاعظم رح کے مقامات ومدارج میں	۳۵
فصل سوم۔	حضرت غوث الاعظم رح کے کثیر الکرامات ہونے میں	۳۸
فصل چہارم۔	حضرت غوث الاعظم رح کے فضائل معاصرین اولیا کے اقوال سے	۴۰
فصل پنجم۔	حضرت غوث الاعظم رح کے فضائل اکابر مصنفین کے اقوال سے	۴۴
فصل ششم۔	حضرت غوث الاعظم رح کے فضائل قدمی ھذہ کے ارشاد سے	۴۶
	ازالۂ اعتراض	۵۱
باب سوم۔	حضرت نوشہ گنج بخش رح کے فضائل وخصائص میں	۵۵
فصل اول۔	حضرت نوشہ صاحب رح کے فضائل میں	۵۵
فصل دوم۔	حضرت نوشہ صاحبؒ کے خصائص میں	۶۳
فصل سوم۔	حضرت نوشہ صاحب رح کے مقامات میں	۶۵
	مقام عبودیت	۶۷

Marfat.com

مقام قطبیت ۶۷

مقام فردیت ۶۷

مقام محبوبیت ۶۸

مقام طہارت ۶۸

مقام صدیقیت ۶۸

مقام امامت ۶۹

مقام گنج بخش ۶۹

مقام فقر ۶۹

مقام وراثت الانبیا ۶۹

مقام غلبۃ الاولیا ۶۹

مجددیت کبریٰ ۷۰

کثیر الکرامات ہونا ۷۰

فصل چہارم حضرت نوشہ صاحب رح سے مشائخ وقت کا مستفیض ہونا ۷۰

فصل پنجم

Marfat.com

فصل پنجم۔ حضرت نوشہ صاحب رح کے فضائل معاصرین اولیاء اللہ کے اقوال سے ۷۲

فصل ششم۔ حضرت نوشہ صاحب رح کے فضائل مورخین کے اقوال سے ۷۷

باب چہارم۔ سلسلہ مرضویہ قادریہ نوشاہیہ کے فضائل میں ۸۲

فصل اول۔ سلسلہ مرضویہ کے فضائل حدیث سے ۸۳

علی رض کا گروہ خیر البریہ اور رضیہ مرضیہ ہے

علی رض کا گروہ ناجی ہے ۸۴

علی رض کا گروہ خیر البریہ اور کامیاب ہے ۸۶

علی رض کا گروہ مغفور ہے ۸۵

علی رض کا گروہ ان کے دائیں بائیں ہوگا ۸۶

علی رض کا گروہ حوض کوثر سے سیراب ہوگا ۸۷

علی رض کا گروہ جنتی ہے ۸۷

شیعان علی اہل سنت والجماعت ہیں ۸۸

شیعان علی رض سے مراد سلسلہ مرتضویہ ہے ۸۷

Marfat.com

فصل دوم۔ فضائل غوثیہ ۸۸

سلسلہ قادریہ کے فضائل میں ۹۰

قادریہ کو سچی توبہ کی توفیق ملتی ہے ۹۰

قادریہ مغفور ہیں ۹۱

قادریہ کی دستگیری غوث اعظم رض فرماتے ہیں ۹۲

قادریہ کے لئے خود غوث اعظم رض ہیں ۹۲

قادریہ کو چار توفیقیں حاصل ہوتی ہیں ۹۲

قادریہ کو تعلیم معرفت پروردگار ہے ۹۳

قادریہ مجلس محمدی کے حضوری ہوتے ہیں ۹۴

قادریہ کو قرب حق حاصل ہوتا ہے ۹۴

قادریہ دنیا سے ایمان سلامت لے جاتے ہیں ۹۵

قادریہ موت کے وقت مشاہدہ حق میں محو ہوتے ہیں ۹۶

قادریہ بلاحساب جنت میں جائیں گے۔ ۹۶

Marfat.com

قادریہ عذاب قبر سے محفوظ رہتے ہیں ۹۷

قادریہ کا فیضان نور ذات سے ہے ۹۸

قادریہ شیر نر اور شہباز کی مثل ہیں ۹۸

قادریہ محمدی المشرب ہیں ۹۹

قادریہ مبتدی دوسرے ہزار منتہی جیسا ہے ۱۰۰

قادریہ میں صحو و کثرت فتوح ہے ۱۰۱

قادریہ سے سب سلسلوں نے فیض پایا ۱۰۲

قادریہ کو سب پر فضیلت ہے ۱۰۳

قادریہ سب سے افضل ہیں ۱۰۵

فصل سوم سلسلہ نوشاہیہ کے فضائل میں ۱۰۶

نوشاہیہ آیت شریف کا مصداق ہیں ۱۰۷

نوشاہیہ کے متعلق حدیث شریف میں اشارہ ہے ۱۰۷

نوشاہیہ کی دستگیری غوث اعظم کرتے ہیں ۱۰۸

Marfat.com

نوشاہیہ اقطار عالم میں پھیل جائیں گے ۱۰۹

نوشاہیہ کی مجلس میں حضرت نوشہ صاحب رح حاضر ہوتے ہیں ۱۰۹

نوشاہیہ کی پشت پناہ حضرت نوشہ صاحب رح ہیں ۱۱۰

نوشاہیہ کے معاون حضرت نوشہ صاحب ہیں ۱۱۰

نوشاہیہ کو دیدار ہی نصیب ہوگا ۔ ۱۱۰

نوشاہیہ دوزخ سے محفوظ رہیں گے ۱۱۱

نوشاہیہ جنت میں جائیں گے ۱۱۱

نوشاہیہ کی نعمت باطنی زائل نہیں ہوتی ۱۱۱

نوشاہیہ صبغۃ اللہ سے رنگین ہیں ۱۱۲

نوشاہیہ سلسلہ محیط اعظم کی طرح ہے ۱۱۳

نوشاہیہ اویائے سلف کے مشابہ ہیں ۱۱۴

نوشاہیہ سلسلہ خدا کے دروازہ کی زنجیر ہیں ۱۱۵

نوشاہیہ جلد تر فائز المرام ہوتے ہیں ۱۱۷

فصل چہارم

Marfat.com

فصل چہارم۔ سلسلہ قادریہ نوشاہیہ کے اقرب الطرق الی اللہ ہونے کے بیان میں ۱۱۶

فصل پنجم۔ قادریہ اور نقشبندیہ کے موازنہ میں ۱۲۵

فصل پنجم۔ نقشبندیہ کے اصول و قواعد میں ۱۳۲

فصل اول۔ نقشبندیہ کے مخترعہ اصول و قواعد میں ۱۳۲

وصل اول۔ نقشبندیہ کے وجوہات فضیلت میں ۱۳۲

وصل دوم۔ نقشبندیہ کے دوسرے سلسلوں پر عترضات کے بیان میں ۱۳۵

فصل دوم۔ اعتراضات نقشبندیہ کے جوابات میں ۱۳۷

وصل اول۔ نقشبندیہ کے وجوہات فضیلت کے جوابات میں ۱۴۷

وصل دوم۔ نقشبندیہ کے ان اعتراضات کے جوابات میں جن میں انہوں نے دوسرے سلسلوں کی تنقیص کی ہے ۱۴۳

سماع کا جواب ۱۴۰

وجد کا جواب

رقص کا جواب

Marfat.com

ذکر جہر کا جواب ۱۵۵

وحدت وجود کا جواب ۱۵۶

ولایت صغریٰ کا جواب ۱۶۲

فصل سوم۔ نقشبندیہ پر اعتراضات ۱۶۴

سلوک نقشبندیہ کے اغلاط ۱۶۵

سلسلہ نقشبندیہ منقطع السند ہے ۱۶۶

سلسلہ نقشبندیہ کے بعض بزرگوں کی خلافت مشتبہ ہے ۱۶۷

سلسلہ نقشبندیہ فقر کے چودہ[۱۴] خاندانوں سے خارج ہے ۱۶۸

نقشبندیہ میں بدعات کا رواج ۱۶۹

نقشبندیہ کا اپنے بزرگوں کی شان میں غلو ۱۷۰

نقشبندیہ کے متعلق بزرگوں کا نظریہ ۱۷۱

عرض حال ۱۷۳

خاتمہ ۱۷۵

Marfat.com

Marfat.com

خصائص القادریہ فی فضائل النوشاہیہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین والعاقبۃ للمتقین والصلوٰۃ والسلام علیٰ رسولہ سیدنا ومولٰنا محمد وآلہ واصحابہ اجمعین۔

اما بعد

حاکیائے صوفیہ صافیہ۔ تراب اقدام قادریہ، خادم آل محمد فقیر سید ابوالظفر شریف احمد شرافت علوی قادری نوشاہی برخورداری ساہنپالی عافاہ اللہ تعالیٰ بخدمت ارباب علم وتحقیق گذارش کرتا ہے کہ ان دنوں میں مجھے کتاب روضۃ القیومیہ مطالعہ کرنے کا اتفاق ہوا۔ جو شیخ ابوالفیض کمال الدین محمد جان مجددی رحمۃ اللہ علیہ کی تالیف سے ہے۔ جس میں نقشبندیہ سلسلہ کے چار بزرگوں کے بالتفصیل حالات بیان کئے ہیں، اور ان کو اپنی خصوصی اصطلاح کے مطابق قیوم اربعہ بتلایا ہے، کہ تمام جہان کا قیام انہیں کی بدولت ہے، اور سلسلہ نقشبندیہ مجددیہ کی فضیلت وعظمت میں بہت زور کیا ہے، اور وہ مرحوم سلسلہ قادریہ

Marfat.com

قادریہ وچشتیہ وغیرہ کو بنظر حقارت بدعتوں سے منسوب کیا ہے ، صرف وہی نہیں بلکہ دوسرے مشائخ مجددیہ بھی اس عقیدہ میں ان کے ساتھ شریک ہیں ۔ ان کی کتابوں سے بھی یہی کچھ ظاہر ہوتا ہے سب نے تصوف میں اصطلاحات جدید پیدا کرکے معقولی طور پر نقشبندیہ کی فضیلت ثابت کی ہے ، اور اپنے ان اصول مخترعہ اور قواعد مبتدعہ پر ناز کرتے ہیں ، لہذا فقیر حقیر سے جو کہ سلسلہ قادریہ کے خدام کا نمک پروردہ ہے یہ تحقیر برداشت نہ ہوسکی ۔ اور جرأت کرکے یہ چند کلمات مختصر عبارت موجز بعض کتابوں سے اس سلسلہ عالیہ کی فضیلت میں بطور رسالہ جمع کرکے بنام خصائص قادریہ فی فضائل غوث بریہ موسوم کیا ۔ امید ہے کہ یہ رسالہ منظور نظر احباب اور مقبول درگاہ الٰہی ۔ باب ہوگا ۔ میں نے اس کو پانچ بابوں پر منقسم کیا ہے ۔

باب اول ۔ حضرت امام علی مرتضٰے رضی اللہ عنہ کے فضائل و تفضیل میں ۔

باب دوم ۔ حضرت غوث الاعظم شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے فضائل و خصائص میں ۔

باب سوم ۔ حضرت قطب الاقطاب سید شاہ داجی محمد نوشہ گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ کے فضائل و خصائص میں ۔

باب چہارم ۔ سلسلہ عالیہ مرتضویہ قادریہ غوثیہ بریہ کے فضائل میں ۔

باب پنجم ۔ نقشبندیہ کے اصول و قواعد میں جن باتوں سے فضیلت سلسلہ ثابت کی ہے ۔

Marfat.com

اوران کے جوابات میں ۔ وما توفیقی الا باللہ ۔

باب اوّل

حضرت امام ابوالحسن علی المرتضیٰ رضؓ کے فضائل وتفضیل میں۔

اس میں تین فصل ہیں۔

فصل اول

اس میں اُن آیات کا ذکر ہے جن میں سے خصوصی طور پر حضرت امام علی المرتضےٰ رضؓ کی فضیلت دوسرے صحابہ کرام پر ظاہر ہوتی ہے ۔

۱ ۔ ومن الناس من یشری نفسہ ابتغاء مرضات اللہ واللہ رءوف بالعباد (۲/۲۰۷)

یعنی بعض لوگوں میں سے وہ ہے کہ بیچتا ہے اپنی جان کو خدا کی رضامندی کے لئے ، اور اللہ بندوں پر شفقت کرنے والا ہے ۔

جحۃ الاسلام امام محمد غزالی رح لکھتے ہیں کہ شب ہجرت میں جب حضرت امیر رضؓ بستر نبوی پر سوئے تو اس کے متعلق یہ آیت نازل ہوئی ۔

اس سے ثابت ہوا کہ حضرت امیر رضؓ کو حضرت رسول اکرم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنا مثل یا اپنا جسم سمجھا اس لئے

Marfat.com

اس لئے اپنے بستر پر اپنی جگہ پر سُلایا ۔ اور حضرت امیر رض نے اپنی جان کو حضور پر فدا کر دیا ۔ یہ حضرت امیر رض کی سب صحابہ پر خاص فضیلت ہے ۔

۲ ۔ انما ولیکم اللہ ورسولہٗ والذین اٰمنوا الذین یقیمون الصلوٰۃ ویؤتون الزکوٰۃ وھم راکعون (۵/۵۵) یعنی سوائے اس کے نہیں کہ ولی (آقا) تمہارا اللہ اور اس کا رسول اور مومن لوگ جو نماز پڑھتے ہیں ، اور زکوٰۃ دیتے ہیں ، دراں حالیکہ وہ رکوع میں ہوتے ہیں ۔

حضرت ابو ذر غفاری رض و عبداللہ بن سلام رض سے مروی ہے کہ حضرت امیر رض نے حالت رکوع میں سائل کو انگوٹھی دے دی تو یہ آیت کریمہ نازل ہوئی ۔

اس سے ثابت ہوا کہ حضرت امیر رض سب مومنوں کے آقا و محبوب ہیں ، اور صحابہ کرام سب مومنوں میں شامل ہیں ، اس لئے حضرت امیر رض کی فضیلت سب پر ظاہر ہوئی ۔

۳ ۔ واذان من اللہ ورسولہٖ الی الناس یوم الحج الاکبر (۹/۳) یعنی پکار و اللہ اور اس کے رسول کی طرف سے لوگوں کو بڑے حج کے دن ۔

مسند امام احمد بن حنبل رح میں ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سورۂ برات حضرت ابوبکر صدیق رض کو دے کر بھیجا ، اس کے بعد حضرت امیر رض کو روانہ فرمایا کہ ان سے لے کر مکہ والوں کو حج کے موقعہ پر

Marfat.com

جاکر سناؤ، چنانچہ ایسا ہی ہوا، حضور علیہ السلام نے حضرت صدیق اکبر رض کو فرمایا کہ اس سورہ کو میر
خود یا میرے گھر کا آدمی لے جا سکتا تھا۔

اس آیت شریف سے حضرت امیر رض کی فضیلت حضرت ابوبکر صدیق رض پر ثابت ہوئی۔

۴۔ انما یرید اللہ لیذھب عنکم الرجس اھل البیت ویطھرکم تطھیرًا (۳۳/۳۳) یعنی
سوائے اس کے نہیں کہ اللہ تعالےٰ چاہتا ہے کہ اے اہل بیت (گھر والو) تمہاری پلیدیاں لے جائے اور
تم کو پاک کر دے جیسا پاک کرنے کا حق ہے۔

تمام تفاسیر بیضاوی وجلالین وحقانی وغیرہ میں صحیح مسلم و دیگر کتب احادیث سے نقل کیا گیا ہے کہ
جسوقت یہ آیت نازل ہوئی تو حضور علیہ السلام نے حضرت امیر رض اور حضرت فاطمہ رض اور حضرات
حسنین رض کو اپنی عبا میں لپیٹ لیا، اور فرمایا یہ میرے اہل بیت ہیں۔

اس آیت شریف سے حضرت امیر رض کی فضیلت تمام صحابہ پر ظاہر ہے۔

۵۔ فقل تعالوا ندع ابنائنا وابنائکم ونسائنا ونسائکم وانفسنا وانفسکم ثم نبتھل
فنجعل لعنۃ اللہ علی الظلمین (۳/۶۱) یعنی کہدو یا رسول اللہ آؤ (عیسائیو) ہم بلائیں اپنے بیٹوں
اور تمہارے بیٹوں کو، اور اپنی عورتوں اور تمہاری عورتوں کو، اور اپنی جانوں اور تمہاری جانوں کو
پھر مباہلہ

Marfat.com

پھر مباہلہ کریں ، اور ظالموں پر خدا کی لعنت ڈالیں ۔

تمام تفاسیر مثل حسینی و موضح القرآن و نعمانی وغیرہ میں لکھا ہے کہ نجران کے نصاریٰ کے ساتھ جب حضور علیہ السلام نے مباہلہ کیا تو حضور خود بنفس نفیس حضرت امیر رض اور حضرت فاطمہ رض اور حضرات حسنین کو لے کر باہر تشریف لیگئے ۔ اور عیسائی مقابلہ کو نہ نکلے ۔

اس آیت شریف سے ظاہر ہے کہ حضور علیہ السلام نے تین گروہوں کو ساتھ لے جانے کا وعدہ فرمایا بیٹے عورتیں ، اور اپنی جانیں ۔ بیٹوں میں حضرات حسنین رض شامل ہیں ، عورتوں میں حضرت سیدہ فاطمہ رض اور جانوں میں حضرت علی المرتضے رض اسی لئے ان کو نفس رسول کہا جاتا ہے ، تو اس صورت میں تمام صحابہ کرام سے حضرت امیر رض کی فضیلت ثابت ہوئی ، نفس رسول ہر حال میں دوسروں سے بدرجہا افضل ہے ۔

فصل دوم

اس میں اُن احادیث کا ذکر ہے ، جن سے حضرت امیر رض کی فضیلت دوسرے صحابہ کرام پر ظاہر ہوتی ہے ۔

۱ ۔ اکثر کتب احادیث میں مندرج ہے کہ حضرت رسول اکرم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حجۃ الوداع کے بعد مکہ معظمہ سے مراجعت فرماتے ہوئے ، مقام غدیر خم میں پہنچے جو جحفہ کے قریب واقع ہے ،

Marfat.com

تو نماز ظہر اول وقت میں ادا فرمائی ، اور صحابہ کرام کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا الست اولیٰ بالمؤمنین
من انفسہم ۔ کیا میں سب مومنوں کو ان کی جانوں سے بہتر نہیں ہوں ، سب نے عرض کیا بلیٰ یا رسول اللہ
ہاں یا رسول اللہ ! پھر حضرت امیر رض کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا ۔ من کنت مولاہ فعلی مولاہ اللھم
وال من والاہ وعاد من عاداہ یعنی جس کا میں مولا ہوں پس علی اُس کا مولا ہے ، یا اللہ تو اُس کو
دوست رکھ جو اِس کو دوست رکھے ، اور اُس کو دشمن رکھ جو اِس کو دشمن رکھے ۔

یہ حدیث بڑے پایہ کی ہے ، اور حضرت امیر رض کے اعلیٰ فضائل سے ہے ، حافظ نور الدین علی بن ابراہیم بن
علی الحلبی الشافعی رح نے کتاب انسان العیون فی سیرۃ الامین والمامون میں لکھا ہے ، ھذا حدیث صحیح
ورد باسانید صحاح وحسان ، یعنی یہ حدیث صحیح ہے ، صحیح اور حسن سندوں کے ساتھ وارد ہوئی ہے ۔
علامہ جمال الدین عطاء اللہ بن فضل اللہ شیرازی رح اربعین میں لکھتے ہیں ، ھذہ الحدیث متواتر
عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم رواہ جمع کثیر وجمّ غفیر من الصحابۃ ۔ یعنی یہ حدیث
حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے متواتر ہے ۔ صحابہ کی ایک جماعت کثیر نے اِس کو روایت کیا ہے
امام ابن جریر طبری رح نے اِس حدیث کو بچہتر طریقوں سے روایت کر کے ایک مستقل رسالہ لکھا ہے جس کا
نام کتاب الولایہ ہے ۔

حافظ

Marfat.com

حافظ ابن عقدہ رح نے اِس حدیث کو ایک سو اٹھائیس[۱۲۹] طریقوں سے روایت کرکے ایک مبسوط رسالہ لکھا ہے جس کا نام حدیث الموالاۃ ہے۔

علامہ ابوالقاسم عبیداللہ بن عبداللہ الحسکانی رح نے اِس حدیث کے اسناد کو ایک بارہ[۱۲] جزو کے رسالہ میں جمع کرکے اس کا نام دعاۃ الھداۃ الیٰ ادا حق الموالاۃ رکھا ہے۔

علامہ ابوسعید مسعود بن ناصر السجستانی رح نے اِس حدیث کو ایک سو بیس[۱۲۰] صحابہ سے روایت کرکے ستر[۷۰] جزو کا رسالہ لکھا ہے جس کا نام درایۃ فی حدیث الولایہ رکھا ہے۔

حافظ ذہبی رح نے بھی ایک رسالہ میں اِس حدیث کے طرق کو جمع کیا ہے۔

ابن کثیر شامی رح ابوالمعالی جوینی رح سے نقل کرتے ہیں کہ وہ تعجب کیا کرتے اور کہا کرتے تھے کہ میں نے بغداد میں صحافوں کے پاس اِس حدیث کی روایتوں کے متعلق ایک ضخیم جلد دیکھی اس پر لکھا ہوا تھا کہ من کنت مولاہ فعلی مولاہ کے طریقوں کے متعلق یہ اٹھائیسویں[۲۸] جلد ہے، اِس کے بعد تیسویں جلد لکھی جائے گی۔

تو ظاہر ہے کہ خلفائے ثلاثہ بھی اُس جماعت مومنین میں شامل تھے جن کے اوپر حضرت میر رض کو نور فرمایا گیا، بلکہ حضرت عمر فاروق رض نے ان کو مبارک بھی دی کہ اے علی آپ ہمارے مولا مقرر ہوگئے،

Marfat.com

تو اِس سے آپ کی تفضیل ثابت ہوئی۔

۲ - حضرت سعد بن ابی وقاص رض سے روایت ہے کہ فرمایا حضور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یا علی انت منی بمنزلۃ ھارون من موسیٰ الا انہ لانبی بعدی (متفق علیہ) یعنی اے علی تو مجھ کو اِس طرح ہے جیسے موسےٰ کے بھائی ہارون تھے، سوائے اِس کے کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں۔

تقریباً تمام محدثین نے اِس حدیث کی تخریج کی ہے، پچیس۲۵ صحابہ کرام اس کے راوی ہیں، قاضی ابوعاصم علی بن المحسن بن علی تنوخی رح نے اِس حدیث کے متعلق تیس۳۰ ورق کا رسالہ لکھا ہے۔

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رح ازالۃ الخفا عن خلافۃ الخلفا حصہ سوم میں لکھتے ہیں کہ یہ حدیث متواترات سے ہے۔

اِس حدیث میں حضرت امیر رض کو اپنا حقیقی بھائی بتلا کر ایک پیغمبر سے تشبیہ دی ہے، جو سب صحابہ سے خصوصیت و تفضیل کا ثبوت ہے۔

۳ - حضرت زید بن ارقم رض و بریدہ رض و عمران بن حصین رض و عمرو بن شاش رض سے روایت ہے کہ فرمایا حضور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انا من علی وعلی منی یعنی میں علی سے ہوں اور علی مجھ سے ہے۔ اِس حدیث کو شاہ صاحب دہلوی رح نے ازالۃ الخفا حصہ سوم میں متواترات سے لکھا ہے۔

اِس سے

Marfat.com

س سے حضرت امیر رضؓ کا جزو جسم نبوی ہونا ثابت ہوتا ہے جو سب صحابہ پر تفضیل کا باعث ہے۔

۴۔ حضرت سلمان فارسی رضؓ سے روایت ہے کہ فرمایا حضرت رسول اکرم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

کنت انا وعلی نورًا بین یدی اللہ قبل ان یخلق آدم باربعۃ آلاف عام فلما خلق آدم قسم ذلک

النور جزئین فجزء انا وجزء علی۔ (اخرجہ احمد فی المناقب وعبد اللہ بن احمد

فی الخوارزمی وابن عساکر ومحب الطبری) یعنی میں اور علی آدم کی پیدائش سے چار ہزار سال

پہلے اللہ تعالےٰ کے سامنے ایک نور تھے، اللہ تعالےٰ نے آدم کو پیدا کرنے سے بعد اس نور کو دو حصوں

میں تقسیم فرمایا، جس کا ایک حصہ میں، اور ایک حصہ علی ہیں۔

۵۔ حضرت سلمان فارسی رضؓ سے روایت ہے کہ فرمایا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خلقت انا و

علی من نور واحد قبل ان یخلق آدم باربعۃ الف عام (خرجہ الدیلمی فی فردوس

الاخبار) یعنی پیدا کئے گئے میں اور علی حضرت آدم علیہ السلام کی پیدائش سے چار ہزار سال پہلے

ایک ہی نور سے۔

۶۔ علامہ شیخ ابوالفتح محمد بن علی بن ابراہیم نے کتاب خصائص العلویہ میں ایک حدیث لکھی ہے،

اس کا بقدر ضرورت ترجمہ لکھا جاتا ہے۔

Marfat.com

حضرت سلمان فارسی رض سے روایت ہے کہ فرمایا حضرت رسول اکرم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ میں اور علی ۱۴۰۰۰

حضرت آدم علیہ السلام کی پیدائش سے چودہ ہزار سال پہلے ایک ہی نور سے پیدا ہوئے ، اور عرش کی داہنی طرف اللہ کی تسبیح و تقدیس کرتے تھے ، جب اللہ تعالےٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا کیا تو ہم کو مرد کی پاک پشتوں میں سے عورتوں کے پاک رحم کی طرف منتقل کرتا رہا تا آنکہ ہم عبدالمطلب کی پشت میں آگئے پھر اس نور کو دو حصوں میں تقسیم کر دیا ، ایک حصہ عبداللہ کی پشت میں ، اور دوسرا حصہ ابوطالب کی پشت میں چلا گیا ۔ پس ایک حصہ سے مجھ کو ، اور دوسرے حصہ سے علی کو پیدا کیا ، اور اپنے ناموں سے ہمارے نام مشتق کئے ، اللہ محمود ہے اور میں محمد ہوں ، اللہ اعلیٰ ہے ، اور میرا بھائی علی ہے ۔ حدیث ۔

۷ ۔ حضرت امام حسین رض نے اپنے والد بزرگوار سے روایت کی ہے کہ فرمایا حضرت رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کنت انا وعلی نورًا بین یدی اللہ قبل ان یخلق آدم بار بعۃ عشر الف عام فلما خلق اللہ آدم سلک ذلک النور فی صلبہ فلم یزل اللہ ینقلہ من صلب الی صلب حتی اقرہ فی صلب عبدالمطلب فقسمہ نصفین قسم فی صلب عبداللہ وقسم فی صلب ابی طالب فعلی منی وانا منہ لحمہ لحمی ودمہ دمی فمن احبہ فبحبی احبہ ومن ابغضہ فببغضی ابغضہ ۔ یعنی میں اور علی آدم علیہ السلام کی پیدائش سے چودہ ہزار سال پہلے اللہ تعا ۱۴۰۰۰

Marfat.com

کے سامنے ایک نور تھے ، جب خداوند کریم نے حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا کیا تو اس نور کو ان کی صلب میں منتقل کیا ، پھر اللہ تعالےٰ اس نور کو ایک صلب سے دوسری صلب میں منتقل کرتا رہا ، یہاں تک کہ وہ نور عبدالمطلب کی صلب میں آیا ، پھر خدا تعالےٰ نے اس نور کو دو حصوں پر تقسیم کر کے ایک حصہ کو عبداللہ کی صلب میں ، اور دوسرے حصہ کو ابوطالب کی صلب میں تقسیم کیا ، پس علی مجھ سے ، اور میں علی سے ہوں ، علی کا گوشت میرا گوشت ہے ، اور علی کا خون میرا خون ہے ۔ پس جس نے علی سے محبت کی ، اس نے میری محبت کی وجہ سے کی ، اور جس نے علی سے بغض رکھا ، اس نے میرے بغض کی وجہ سے رکھا ۔

۸ ۔ علامہ امام ابو محمد حسن بن علی العاصمی رح کتاب زین الفتےٰ تفسیر سورہ ھل اتےٰ میں لکھتے ہیں ۔

حضرت انس بن مالک رض سے روایت ہے کہ فرمایا حضرت رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خلقت انا وعلی من نور واحد ۔ حدیث ۔ یعنی میں اور علی ایک ہی نور سے پیدا ہوئے ہیں ، اور خلقت کی پیدائش سے پہلے خدا کی تسبیح عرش کی دائیں طرف کیا کرتے تھے ، جب اللہ تعالےٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو بہشت میں رہنے کی جگہ عطا کی تو اس وقت ہم ان کی صلب میں تھے ، جب حضرت نوح علیہ السلام کشتی میں سوار ہوئے ہم ان کی صلب میں تھے ، جب حضرت ابراہیم علیہ السلام کو آگ میں ڈالا گیا ، اس وقت ہم ان کی پشت میں تھے اسی طرح ہم کو اللہ تعالےٰ ایک پاک صلب سے دوسری پاک پشت میں منتقل کرتا رہا ، آخر کار عبدالمطلب

Marfat.com

کی صلب میں تبدیل کرکے دو حصوں میں تقسیم کردیا ، مجھے عبداللہ کی صلب میں ، اور علی کو ابوطالب کی صلب
میں تبدیل کردیا ، مجھ کو نبوت اور رسالت ، اور علی کو شہسواری اور فصاحت سے سرفراز فرمایا ، اور ہمارے
ناموں کو اسماء حسنیٰ سے مشتق کیا ، عرش کا رب محمود ہے اور میں محمد ہوں ، اور وہ اعلیٰ ہے اور یہ علی ہے ۔

۹ - زین الفتی میں حضرت علی المرتضیٰ رض سے روایت ہے کہ فرمایا حضرت رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے کہ خلقت انا وعلی من نور واحد من قبل ان یخلق ابونا ادم بالفی عام ۔ الحدیث ۔ یعنی میں
اور علی ایک ہی نور سے جدا مجد حضرت آدم علیہ السلام کی پیدائش سے دو ہزار سال پہلے پیدا ہوئے ہیں ، جب
حضرت آدم علیہ السلام پیدا ہوئے تو ہمارا نور ان کی صلب میں چلا گیا ، اور پھر وہ نور بزرگ اور پاک پشتوں
سے طاہر ارحام میں منتقل ہوتا رہا ، یہاں تک کہ عبدالمطلب کی صلب میں پہنچ گیا ، پھر وہ نور دو حصوں میں منقسم
ہوگیا ، میرا نور عبداللہ کی صلب میں ، اور علی کا نور ابوطالب کی صلب میں داخل ہوا ، تو اللہ تعالیٰ نے مجھ کو
نبوت اور علی کو شجاعت اور علم وفصاحت سے سرفراز فرمایا ، اور اپنے ناموں سے ہمارے نام مشتق کئے
اللہ تعالیٰ محمود ہے اور میں محمد ہوں ، اور اللہ تعالیٰ اعلیٰ ہے اور یہ علی ہے ۔

۱۰ - حضرت عبداللہ بن عباس رض سے روایت ہے کہ حضرت رسول اکرم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ
نے سب پیغمبروں کو مختلف درختوں سے پیدا کیا ، اور مجھ کو اور علی کو ایک ہی درخت سے پیدا کیا ، میں اس درخت
کی اصل

Marfat.com

اصل ہوں، اور علی اس کی فرع، اور حسن وحسین اس درخت کے پھل، اور ہمارے احباب اس کے
تے ہیں، جو کوئی اس درخت سے چمٹے گا وہ نجات پائے گا، اور جو اس سے منحرف اور روگردان ہوگا
ہ ہلاک ہوگا، اور جہنم میں جائے گا۔

۱۱ - حضرت عبداللہ بن عمر رض سے روایت ہے کہ فرمایا حضرت رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علی منی
منزلة راسی من بدنی۔ یعنی علی مجھ سے ایسا ہے جیسا میرے بدن کے واسطے میرا سر ہے۔

۱۲ - حضرت عبداللہ بن عباس رض سے روایت ہے کہ فرمایا حضرت رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لو کان
بحر مدادًا والاشجار اقلامًا والانس کتابًا والجن حسابًا ما احصوا فضائلك یا ابا الحسن (ع)
یعنی اگر تمام دریا سیاہی، اور تمام درخت قلمیں، اور تمام انسان لکھنے والے، اور تمام جن حساب کرنے والے
ہو جائیں تاہم اے ابوالحسن تیرے فضائل کو شمار نہ کر سکیں۔

۱۳ - عن ابن عباس رض قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صعد المنبر فخطب الناس فحمد اللہ
واثنی علیه فوعظ وخوف وحذر ثم بکا فقال ابن علی بن ابیطالب فوثب علی فقام علی
قدمیه فقال انا یا رسول اللہ فقال ادن منی فدنا منه وضمه علی صدره [illegible]
وبکا حتی ساحت دموعه علی خده فقال یا علی صوته یا معشر المسلمین هذا علی یعلم

Marfat.com

هذا شیخ المهاجرین والانصار هذا اخی وابن عمی وختنی ولحمی ودمی هذا ابو السبطین

الحسن والحسین سیدا شباب اهل الجنة هذا مفرج الکرب عنی هذا اسد الله فی ارضه

وسیف المسلول علی اعدائه وعلی مبغضیه لعنة الله ولعنة اللاعنین والله منه

بریٔ وانا منه بریٔ فمن احب ان یبریٔ من الله منی فلتبرأ منه فلیبلغ الشاهد منکم

الغائب (شرف النبوة) یعنی حضرت ابن عباس رض روایت کرتے ہیں کہ ایک روز حضرت رسول خدا صلے

اللہ علیہ وآلہ وسلم نے منبر پر چڑھ کر خطبہ ارشاد کیا، اور خدا تعالےٰ کی حمد و ثنا کے بعد وعظ بیان فرمایا،

اور لوگوں کو آخرت کا خوف دلایا، اور وعید الٰہی سے ڈرایا، اور پھر رونے لگے، اور فرمایا علی بن ابیطالب

کہاں ہیں؟ حضرت امیر رض جلدی سے اُچھل کر اپنے دونو پاؤں پر کھڑے ہو کر عرض کرنے لگے یا رسول اللہ

میں حاضر ہوں، حضرت نے ان کو اپنے نزدیک بُلایا، جب وہ قریب گئے تو آپ نے ان کو اپنے سینہ مبارک

سے لگایا، اور پیشانی پر بوسہ دیا، اور رونے لگے، یہاں تک کہ رخسار مبارک پر اشک جاری ہو گئے

پھر آواز بلند ارشاد کیا اے گروہ اہل اسلام، یہ علی بن ابی طالب شیخ المہاجرین والانصار ہے، یہ

میرا بھائی، اور میرے چچا کا بیٹا، اور میرا داماد، اور میرا گوشت، اور میرا خون ہے، یہ ابو السبطین

یعنی امام حسن وحسین کا باپ ہے، جو اہل جنت کے نوجوانوں کے سردار ہیں، یہ مجھ سے تکلیف کو دور کرنے

ہے یہ

Marfat.com

ہے یہ خدا کی زمین پر خدا کا شیر ہے ، اور اس کے دشمنوں کیلئے اس کی برہنہ شمشیر ہے ، علی کے دشمنوں پر خدا اور اس کے فرشتے لعنت کرتے ہیں ، اللہ تعالیٰ ان سے بیزار ہے ، میں ان سے بیزار ہوں ، پس اگر کوئی خدا کی اور میری بیزاری کو چاہتا ہے تو وہ اس سے بیزاری اختیار کرے ، تم حاضرین میں سے ہر ایک کو چاہیئے کہ غائبوں کو اس سے آگاہ کرے ۔

---

۱۴ ۔ عن سالم مولیٰ علی قال کنت مع علی فی ارض له وهو یحرسها حتی جاء ابو بکر وعمر فقال السلام علیک یا امیر المؤمنین ورحمة الله وبرکاته فقیل کنتم تقولون فی حیوة النبی صلی الله علیه وسلم فقال عمر هو امرنا (ابن مردویه) یعنی حضرت امیر رض کا غلام سالم بیان کرتا ہے کہ میں جناب امیر رض کے ساتھ ان کی زمین میں تھا ، اور وہ اس کی نگہبانی کر رہے تھے ، حضرت ابوبکر رض و حضرت عمر رض ان کے ملنے کو آئے ، اور السلام علیک یا امیر المومنین ورحمة الله وبرکاته کہکر سنت اسلام ادا کی ، کسی نے ان سے پوچھا کہ آپ حضرت رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زندگی میں بھی اسی طرح کہا کرتے تھے ، حضرت عمر رض نے جواب دیا کہ حضور علیہ السلام نے ہم کو حکم دیا تھا یعنی مومنوں کا امیر ۔

---

۱۵ ۔ عن حذیفة بن الیمان رض قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لو علم الناس متی سمی علی

Marfat.com

امیرالمؤمنین ما انکروا فضله سمی امیرالمؤمنین وآدم بین الروح والجسد وقال الله

عزوجل انا ربکم ومحمد نبیکم وعلی امیرکم (دیلمی) یعنی حضرت حذیفہ بن ایمان رض

سے روایت ہے کہ فرمایا حضرت رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ اگر لوگوں کو یہ معلوم ہوتا کہ کب سے

علی کا نام امیرالمومنین رکھا گیا ہے تو ہرگز اس کے فضائل سے انکار نہ کرتے، علی کا نام اُس وقت

سے امیرالمومنین ہوا ہے کہ ابھی آدم روح اور جسد کے درمیان تھے، اُس وقت پروردگار نے

ارواح کو خطاب کیا کہ میں تمہارا خدا ہوں، اور محمد نبی ہیں، اور علی تمہارا امیر ہے۔

۱۶ - حضرت انس رض سے روایت ہے کہ ایک روز میں حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت

میں حاضر تھا کہ حضرت نے فرمایا، ابھی اس وقت مسلمانوں کا سردار، اور اوصیا کا بہتر یہاں آئے گا

ناگہاں حضرت امیر رض تشریف لائے، حضور نے فرمایا اے میرے پروردگار تیرے قربان، انس رض کہتے ہیں

کہ حضرت امیر رض سامنے بیٹھ گئے، حضور علیہ السلام اپنے چہرہ مبارک اور پیشانی مبارک کا پسینہ اُن کے

چہرے پر، اور ان کے چہرہ کا پسینہ اپنے چہرہ اقدس پر ملنے لگے، حضرت امیر رض نے عرض کیا

یارسول اللہ کیا میرے حق میں کوئی آیت نازل ہوئی ہے؟ آپ نے فرمایا کیا تو راضی نہیں کہ تیری نسبت

مجھ سے ایسی ہو جیسے کہ موسے کی ہارون سے، لیکن میرے بعد نبی ہونے والا نہیں، تو میرا بھائی اور

وزیر ہے۔

Marfat.com

ہے ، جس کو کہ میں بعد اپنے چھوڑ جاؤں گا ان سب سے تو افضل ہے ، میرے قرض کا ادا کرنے والا ،
رے وعدے کو پورا کرنے والا ، جن امور میں کہ میرے بعد لوگ اختلاف کریں گے تو اس کو رفع کرنے والا
ے ، تو ان سے قرآن کے معنے بیان کرے گا ، اور لوگوں کے ساتھ قرآن کی تاویل پر جہاد کرے گا جیسے
ہ میں نے قرآن کی تنزیل پر جہاد کیا ۔ (ابن مردویہ)

---

۱۷ ۔ عن ابن عباس قال نظر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی علی فقال انت سید

فی الدنیا والاخرۃ (اخرجہ ابو نعیم و الحاکم و الخطیب) یعنی حضرت ابن عباس رضی سے
روایت ہے کہ حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی کی طرف نظر کرکے فرمایا کہ تو
دنیا اور آخرت میں سردار ہے ۔

---

۱۸ ۔ عن عائشۃ قالت یا رسول اللہ من خیر الناس بعدک قال ابوبکر قلت ثم من
قال ثم عمر قلت فثم من قال لا تقول فی علی شیئا قل علی نفسی (اخرجہ الحافظ
فی خصائص العلویۃ) یعنی حضرت عائشہ صدیقہ رضی نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ کے بعد کون
سے بہتر کون ہے ، فرمایا ابوبکر ، پھر پوچھا اس کے بعد کون ہے ، فرمایا عمر ، پھر پوچھا اس کے بعد کون ہے
نے عرض کیا کہ حضور نے علی مرتضیٰ کے متعلق کچھ نہیں ارشاد کیا فرمایا تو علی کے متعلق کچھ نہ کہہ

Marfat.com

۱۹ ۔ حضرت انس بن مالک رض سے روایت ہے کہ فرمایا حضرت رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ما من نبی الا وله نظیر فی امته فعلی نظیری (دیلمی) یعنی کوئی پیغمبر ایسا نہیں گذرا مگر کہ اُس کا کوئی نظیر اس کی امت میں ہوتا ہے ، اور میرا نظیر علی ہے ۔

۲۰ ۔ الاستیعاب میں عبدالرزاق سے نقل کیا ہے کہ حضرت رسول اکرم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اگر کوئی شخص عمر کو ابوبکر پر فضیلت دے تو میں اُس کو منع نہیں کرتا ، اور اگر علی کو ابوبکر پر فضیلت دے تو بھی اُس کو منع نہیں کرتا ، اگر وہ ان دونوں سے محبت رکھتا ہو ، پس عبدالرزاق کہتا ہے کہ میں نے اِس حدیث کو وکیع سے بیان کیا ، ان کو یہ بات بہت پسند آئی ۔

۲۱ ۔ حضرت عمر فاروق رض سے روایت ہے کہ فرمایا آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ کسی شخص نے علی کی مثل فضل کا اکتساب نہیں کیا ، وہ اپنے دوست کو ہدایت کی راہ دکھاتا ہے ، اور برائی سے پھیرتا ہے ۔

غرضیکہ فضائل حضرت امیر رض احادیث میں بکثرت ہیں جن کا احصا مشکل ہے ، اور جو القاب درگاہ نبوی سے آپ کو ملے ہیں ان کا شمار نہیں ہو سکتا ، از انجملہ ۔ ولی المتقین (مسند علی رضا) امام المتقین یعسوب المؤمنین قائد الغر المحجلین ، سید المسلمین ، سید المؤمنین (دیلمی) سید الصادقین (تذکرہ خواص الامۃ) سید العرب (حلیۃ الاولیاء)

Marfat.com

اولیا) اِن سب احادیث طیبہ سے حضرت امیر رض کی فضیلت تمام صحابہ کرام پر بدرجہ اتم ثابت ہوتی

فصل سوم

صحابہ کرام و مجتہدین و محدثین و ائمہ اسلام و اولیائے کرام کے اقوال درج ہیں، جن سے حضرت
علی المرتضےٰ رض کی فضیلت دوسرے صحابہ پر ثابت ہوتی ہے ۔ اس میں تین وصل ہیں۔

اول۔ صحابہ کے اقوال ہیں۔

حافظ ابن عبدالبر المزی القرطبی المالکی رح الاستیعاب فی معرفۃ الاصحاب میں حضرت امیر رض
میں لکھتے ہیں۔ مروی عن سلمان وابی ذر والمقداد وخباب وجابر وابی سعید
ابن ارقم ان علی بن ابی طالب اول من اسلم وفضله هؤلاء علی غیره ۔ یعنی سلمان
رض اور ابوذر غفاری رض اور مقداد بن اسود رض اور خباب بن ارت رض اور جابر بن عبد اللہ
سعید خدری رض اور زید بن ارقم رض سے روایت ہے کہ حضرت امیر رض پہلے شخص ہیں جو اسلام
لائے اور ان لوگوں نے اُن کے علاوہ سب صحابہ پر اُن کو فضیلت دی ہے ۔

ابن استیعاب میں حضرت ابوالطفیل صحابی رض کے متعلق تحریر ہے وکان ابوالطفیل عامر بن
یتشیع فی علی ویفضله ویثنی علی الشیخین ابی بکر وعمر رضی اللہ عنہما

Marfat.com

ویترحم علی عثمان رضی اللہ عنہ ۔ یعنی ابوالطفیل عامر بن واثلہ رض حضرت امیر رض کے
شیعہ رکھتے تھے ، اور ان کو فضیلت دیتے تھے ، اور شیخین یعنے ابوبکر و عمر رض کی تعریف کر
اور حضرت عثمان رض پر مہربانی کرتے تھے ۔

۳ ۔ امام ابن الجوزی محدث رح مجاہد رح سے نقل کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عباس رض سے ایک
کہا کہ سبحان اللہ حضرت امیر رض کے فضائل کتنے بہت ہیں ، میرا خیال ہے کہ تین ہزار ہوں گے
بن عباس رض نے کہا تین ہزار کیا ، بلکہ تیس ہزار کے قریب ہوں گے ، پھر کہنے لگے کہ اگر دنیا
درخت قلم بن جائیں ، اور سمندر سیاہی ہو جائیں ، اور انسان لکھنے والے ، اور جن حسا
دے ہوں تو بھی حضرت امیر رض کے فضائل احصا نہیں کر سکیں گے ۔

۴ ۔ جب حضرت امیر رض نے شہادت پائی تو حضرت امام حسن مجتبیٰ رض خطبہ میں کھڑے ہو
گئے ، اے لوگو ! تم سے آج ایک ایسا آدمی جدا ہو گیا ہے کہ پہلے لوگ اس سے کسی با
ہوئے نہ تھے ، اور پچھلے اس تک پہنچ نہیں سکیں گے (معجم طبرانی)

۵ ۔ ارجح المطالب میں ہے کہ صحابہ کرام میں سے حضرت عباس رض ، حضرت سلمان فارسی
ابوذر غفاری رض ، حضرت مقداد بن اسود رض ، حضرت خباب بن الارت رض ، حضرت جابر

130589

Marfat.com

رضہ ، حضرت ابو سعید خدری رضہ ، حضرت زید بن ارقم رضہ ، حضرت [illegible]

رضہ فضیلت علی رضہ علٰے غیرہ کے قائل تھے ۔

م - مجتہدین و محدثین کے اقوال ہیں ۔

امام حافظ جلال الدین سیوطی نے کتاب تدریب الراوی فی شرح تقریب نووی میں لکھتے ہیں جسکی

ی عن بعض مشائخہ انہ قال ابوبکر خیر و علی افضل - یعنی حدث لی بعض

سے حکایت کیا ہے کہ انہوں نے کہا کہ ابوبکر بہتر ہیں ، اور علی افضل ہیں ۔

حافظ ابوبکر احمد بن علی خطیب بغدادی نے کتاب تاریخ بغداد میں قاضی شریک رح کے ترجمہ میں

ہیں کہ قاضی شریک رح ایکدفعہ خلیفہ مہدی عباسی کے پاس گئے ، مہدی نے ان سے کہا کہ تم

امیر رض کے حق میں کیا کہتے ہو ، شریک رح نے کہا کہ جو بات تیرے جد حضرت عباس رض اور حضرت

عبداللہ بن عباس رض ان کے حق میں کہتے تھے وہی بات میں بھی کہتا ہوں ، مہدی نے کہا تو کیا کہتے تھے ،

ک رح نے کہا کہ حضرت عباس رض کا مرنے تک یہی اعتقاد تھا کہ حضرت ابوبکر و عمر سب سے افضل ہیں

حضرت عباس رض دیکھا کرتے تھے کہ اکابر مہاجرین کو عبادت میں جو مشغول پاتے تو فتیا

تا میر رض سے پوچھا کرتے تھے ، اور ان کو اپنی وفات کے وقت تک بھی کسی بات میں سوا سے پوچھنے

Marfat.com

کی خصوصیت نہیں آئی۔

۳۔ حضرت امام احمد بن حنبل رح فرمایا کرتے تھے کہ حضرت رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اصحا
کسی کے لئے اسقدر فضائل وارد نہیں ہوئے، جسقدر کہ حضرت امیر کے لئے وارد ہوئے ہیں
(تہذیب، صواعق محرقہ، کفایۃ الطالب، مطالب السئول)

۴۔ امام اسمٰعیل بن اسحاق قاضی رح اور ابو علی نیشاپوری رح کہتے ہیں، اور امام حمد بن شعیب
کا جن ہی قول ہے کہ میں نے کسی کی شان میں حضرت امیر رض کی شان سے زیادہ صحیح حدیثیں
نہیں سنا۔

۵۔ حضرت شاہ ولی اللہ عمری محدث دہلوی رح حسن العقیدہ میں لکھتے ہیں کہ حضرت ابوبکر صدیق
حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس امت میں سب سے افضل ہیں، بعد ان کے حضرت عمر فا
اور اس افضل ہونے میں یہ مطلب نہیں کہ وہ اور لوگوں سے سب طرح افضل ہیں۔ یہاں تک کہ
وقوت وعلم میں بھی، کیونکہ ان امروں میں حضرت امیر رض بیشک ان سے افضل ہیں۔

۶۔ حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رح اپنے فتاوے عزیزیہ جلداول میں لکھتے ہیں کہ وہ محقق
لکھا ہے کہ حضرت علی رض جہاد وسیفی وسنانی میں، اور فن قضا وکثرت روایت حدیث میں اور ہاشمیت وحسن

Marfat.com

ور علی الخصوص اس وجہ سے کہ حضرت فاطمہ رضہ کے ساتھ زوجیت کی قرابت ہے افضل ہیں ۔ اور ان وجوہ
یں حضرت علی رضہ کی تفضیل حضرت ابوبکر صدیق رضہ پر قطعی طور پر ثابت ہے ۔"

۷ ۔ فتاوے عزیزیہ میں ہے ۔ "حضرت علی رضہ کی فضیلت حضرت عمر فاروق رضہ پر قطعی طور پر ان
مور میں ثابت ہے کہ حضرت عمر رضہ سے پہلے حضرت علی کرم اللہ وجہہ ایمان لائے اور ایسا ہی پہلے
ماز بھی پڑھی "

۸ ۔ فتاوے عزیزیہ میں ہے ۔ "اہل علم کا یہ کلام ہے کہ حضرت علی رضہ علوم میں دوسرے نبی ہیں
نفس تھے ، اس واسطے کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے قل ھل یستوی الذین یعلمون والذین لا یعلمون
(۳۹/۹)

۹ ۔ فتاوے عزیزیہ میں ہے ۔ "حضرت علی رضہ قوت اور جثہ میں حضرت عثمان رضہ سے افضل ہیں ، اور حضرت علی رضہ بذات خاص جس میں حضرت عثمان رضہ سے افضل ہیں "

۱۰ ۔ فتاوے عزیزیہ میں ہے ۔ "اہل سنت کے بھی بعض علماء اور صوفیہ بھی اس طرف گئے ہیں
بدائرزق محدث اور سلمان فارسی رضہ و حسان رضہ ثابت رضہ اور بعض دیگر صحابہ رضہ بھی تھے "

Marfat.com

فصل سوم ۔ ائمہ اسلام و اولیائے کرام کے اقوال میں ۔

۱ ۔ حضرت شیخ اکبر محی الدین العربی رح فتوحات مکیہ باب دو سو دہم میں لکھتے ہیں ۔ کہ حضرت امیر المومنین علی بن ابیطالب رض و سہل بن عبداللہ رض وغیرہ محققین اہل کشف نے ذکر کیا ہے کہ اول ارادہ تجلی نوری آہی کا ہوا ہے حقیقت کلیہ کی طرف ، تو حقیقت پیدا ہوئی اس کا نام ھباء ہے ، پھر حق سبحانہ نے نور کی تجلی ھباء میں فرمائی تو کل حقایق سے اقرب حقیقت محمدیہ تھی ، جس کا نام خلق کل ہے ، پس آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم مبدا کل عالم کے ہیں ، و اول ظاہر در وجود از ان نور ہی و از ھباء اور عین بدن آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم و عین عالم کا تجلی محمدی سے ہوا ، اور اقرب اناس آن وقت آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس حضرت علی رض تھے ، جو ہم عالم اور سب جملہ انبیاء علیہم السلام کے ہیں ، اور یہ کل صورت عالم کی نمونہ و مثال اس کے مطابق ہے جو علم اللہ تعالے کا تھا ، پس اس عالم کی شکل مطابق صورت علم حق سبحانہ کے ہے ۔

۲ ۔ حضرت امام ربانی شیخ احمد سرہندی رح اپنے مکتوبات ، دفتر سوم ، مکتوب نمبر ۱۲۳ میں لکھتے ہیں

" اس راہ کے واصلوں کے پیشوا ، ان بزرگواروں کے نیض کا سرچشمہ حضرت علی مرتضے کرم اللہ وجہہ کے ہیں ، اور یہ عظیم الشان مرتبہ (سلوک و قرب ولایت) انہیں کے ساتھ تعلق رکھتا ہے ، اس مقام میں گو

آنحضرت

Marfat.com

آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دو نو مبارک قدم حضرت علی مرتضےٰ رضہ کے سر مبارک پر ہیں ، اور حضرت فاطمہ اور حضرات حسنین رضی اللہ تعالےٰ عنہم بھی اس مقام میں ان کے ساتھ شریک ہیں ۔ میرے خیال میں حضرت امیر وجود عنصری یعنی پیدائش سے پہلے بھی اس مقام کی پناہ میں رہے ہیں ۔ جیسے کہ وجود عنصری کے بعد ہیں اور اس راہ سے جس کسی کو فیض و ہدایت پہنچتا ہے انہیں کے وسیلہ سے پہنچتا ہے ، کیونکہ اس راہ کا اخیری نقطہ یہی ہیں ، اور اس مقام کا مرکز انہیں سے تعلق رکھتا ہے ۔"

۳ ۔ مکتوبات امام ربانی ، دفتر اول ، مکتوب نمبر ۲۵۱ میں ہے ۔ "چونکہ حضرت امیر ولایت محمدی کے حامل ہیں اس لئے مشائخ طریقت کے اکثر سلسلے ان سے منتسب ہوئے ہیں ، اور حضرت امیر کی ولایت حضرات شیخین کے کمالات کی نسبت اکثر اولیائے عظام پر جو کہ ولایت محمدیہ سے مخصوص ہیں ، زیادہ تر ظاہر ہوئے ہیں ، اگر شیخین کی افضلیت پر اہل سنت کا اجماع نہ ہوتا تو اکثر اولیائے عظام کا کشف حضرت امیر رضہ کی افضلیت کا حکم کر دیتا ۔"

اس سے ثابت ہوا کہ جمیع اولیائے امت کے کشف حضرت امیر رضہ کی افضلیت کو ثابت کرتے ہیں ۔

۴ ۔ مکتوبات امام ربانی ، دفتر اول ، مکتوب نمبر ۲۹۳ میں ہے ۔ "حضرت صدیق رضہ سے اسقدر فضائل و مناقب ظہور میں نہیں آئے ، جسقدر کہ حضرت امیر کرم اللہ وجہہ سے ۔"

Marfat.com

۵ ۔ صاحب تصحیح المسائل نے قاضی ثناء اللہ پانی پتی رح کی کتاب سیف مسلول سے نقل کیا ہے ۔ "بعضے اکابر اولیاء اللہ سے کشف صحیح کے ساتھ جو کہ علم کے اسباب میں سے ایک سبب ہے ، اور اس سے پہلے علم کے اسباب میں ذکر ہو چکا ہے ، امام کے دوسرے معنے ظاہر ہوئے ہیں ، اور وہ یہ ہیں کہ کارخانہ ولایت کے فیوض و برکات جو جناب الٰہی سے اولیاء اللہ پر نازل ہوتے ہیں ، پہلے ایک شخص پر وارد ہوتے ہیں ، اور اس سے تقسیم ہو کر مرتبے اور استعداد کے موافق زمانہ کے اولیا میں سے ہر ایک ولی کو پہنچتے ہیں ، اور اولیاء اللہ میں سے کسی کو بھی بغیر اس کے وسیلے کے فیض نہیں پہنچتا ، اور مرد ان خدا میں سے کوئی شخص بغیر اس کے وسیلے کے درجہ ولایت کو نہیں پاتا ، اقطاب جزئی و اوتاد و ابدال و نقبا و نجبا اور اولیاء اللہ کے سب اقسام اس کے محتاج ہوتے ہیں ، اس منصب عالی والے کو امام کہتے ہیں ، اور قطب الارشاد بالاصالۃ بھی ہوتے ہیں ، اور یہ بلند منصب حضرت آدم علیہ السلام کے ظہور سے ہی حضرت علی مرتضیٰ رض کی روح پاک کے ساتھ مقرر ہو چکا ہے ۔" (تحفۃ الاخیار)

پس ان پانچ آیات قرآن مجید ، اور اکیس احادیث نبویہ ، اور پانچ آثار صحابہ کرام ، اور دس اقوال محدثین ، اور پانچ ارشادات اولیاء اللہ ۔ یعنی چھیالیس دلائل قویہ محکمہ سے ثابت ہوتا ہے کہ حضرت امیر رض کو تمام صحابہ مہاجرین و انصار پر فضیلت حاصل ہے ، اور تفضیل مرتضوی کا اعتقاد اکابر صحابہ و مجتہدین اہل سنت و اولیاء کبار سے متواتر و متوارث چلا آیا ہے ۔

باب دوم

Marfat.com

باب دوم

حضرت غوث الاعظم شیخ سید عبدالقادر جیلانی رح کے فضائل و مناقب میں

اس میں چھ فصل ہیں۔

فصل اوّل

اس میں آپ کے فضائل کا ذکر ہے۔

۱۔ لطائف اللطیفہ میں ہے کہ جب بروز میثاق صفوف انبیائے کرام و ملائکہ عظام و جمیع خلق و عام تین صفوں میں اس طرح مرتب ہوئیں کہ صف اول میں انبیائے مرسلین، صف دوم میں ملائکہ مقربین، صف سوم میں عامہ مخلوقین، اس وقت روح پرفتوح حضرت غوث صمدانی رح مقتضائے سرفرازی و نجابت سرمدی اور بلندی حوصلہ کے صف دوم سے منتقل ہو کر بار بار صف اول میں جا کھڑی ہوتی تھی۔ اور کارکنان قضا و قدر صف اول سے لا کر صف دوم میں کھڑی کرتے تھے۔ مگر وہ ہر صف میں قدم پکڑتی تھی۔ آخر الامر ملائکہ نے یہ کیفیت جناب رسالتمآب صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حضور میں عرض کی۔ انہوں نے تبسم فرما کر اس روح مقدس کو صف دوم میں درمیان صدیقین و محبوبین کے داخل کیا۔ و فرمایا اے لخت جگر! نور بصر! آج تیری جگہ بحکم خدا صف دوم میں مقرر ہے۔ تا قیامت کے دن تیری جگہ

Marfat.com

مقامِ محمود میں خاص میرے پہلو میں ہوگی۔

۲۔ تشریح الاولیا و انیس القادریہ میں ہے کہ فرمایا حضرت رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ میں نے شبِ معراج میں متصل سدرۃ المنتہیٰ کے ایک بارگاہِ عالی دیکھی کہ بہ انوار لاتدرکہ الابصار آراستہ اور بہ تجلیاتِ قدس پیراستہ تھی، اس میں دو مرغ خوش پیکر ایک سبز دوسرا سفید بجائے خود متمکن تھے، مرغِ سبز پرواز کرکے عرش پر جاتا، اور پھر اپنے مقام پر واپس آتا تھا، میں نے درگاہِ باری عزاسمہٗ میں عرض کیا یاخداوندا یہ دونو مرغ کون ہیں؟ ارشاد ہوا کہ مرغ سفید بایزید بسطامیؒ اور مرغ سبز عبدالقادر جیلانی ہے، اور ان دونو کا ظہور تیری امت میں ہوگا۔

۳۔ مناقب غوثیہ میں ہے۔ کہ آپ شبِ معراج میں زیارت حضرت شاہِ رسالت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مشرف ہوئے، اور آپ کو ولایت مطلقہ محمدیہ عطا ہوئی، و حضرت رسولِ خدا علیہ تحیۃ والثنا نے وراثتِ محبوبیت کیلئے آپ کو اپنا خلیفہ بنایا، چنانچہ آپ فرماتے ہیں کہ میرے جدامجد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم لیلۃ الاسرٰے میں بمعیت حضرت جبریل علیہ السلام کے سدرۃ المنتہیٰ تک پہنچے، وہاں سے حضرت جبریل علیہ السلام رخصت ہوئے، تب اللہ تعالیٰ نے میری روح کو بھیجا تاکہ شرفِ قدم مبارک سے مشرف ہو پس میں نے وراثتِ اعلیٰ اور خلافتِ کبرٰے حاصل کی، اور میرے جدامجد نے اپنا قدم مبارک میری گردن پر رکھا

Marfat.com

رکھا اور مقام قاب قوسین او ادنیٰ تک پہنچ گئے اور فرمایا اے لختِ جگر ونورِ بصر! جس طرح آج میرا قدم تیری گردن پر ہے کل تیرا قدم کل اولیاء اللہ کی گردن پر ہوگا۔

منقول ہے کہ جب آپ پیدا ہوئے تو نشانِ قدم نبوی آپ کے کندھے پر موجود تھا۔

۴۷۔ مناقب غوثیہ میں ہے کہ آپ نے ایامِ طفولیت میں ہاتف غیب کی آواز سنی کہ اے عبدالقادر! مقام عاشقی ومعشوقی میں سے جو تجھے مرغوب ہو اس کی درخواست کر، آپ نے یہ حال اپنی والدہ ماجدہ پر ظاہر کیا، انہوں نے فرمایا تو مقام معشوقی کی درخواست کر، آپ نے عرض کیا اے مادرِ مہربان! بندہ کیا کیا مانگے کہ ایسی نعمت عظمیٰ و دولتِ کبریٰ کی طلب میں مبادرت کرے، جو کچھ وہ دے اس کی عنایت ہے، بندہ کو سوائے تسلیم کے کوئی چارہ نہیں، یہ تقریر سنتے ہی آپ کی والدہ ماجدہ بہت خوش ہوئیں اور فرمانے لگیں، اے فرزند دلبند! عجب نہیں کہ تجھے دونوں نعمتیں عطا ہوں، پس ندا ہوئی کہ ہم نے دونوں نعمتیں عطا فرمائیں۔

۵۔ تلخیص القلائد میں ابن سقاء سے منقول ہے کہ فرمایا حضرت غوث اعظم نے کہ میں شب عاشورا رؤیا میں دیکھا کہ مجھے امیر المومنین حضرت عبداللہ صدیقہ رضی اللہ عنہ نے [illegible] دودھ خوب سیر کرکے پلایا، اسی اثنا میں حضرت سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم [illegible]

Marfat.com

حضرت ام المومنین ؓ سے فرمانے لگے یاعائشۃ ھٰذا ولدنا وقرۃ اعیننا وجیھًا فی الدنیا والاخرۃ۔

۶۔ تلخیص القلائد میں شیخ ابو زکریا رح سے منقول ہے کہ فرمایا حضرت محبوب سبحانی رح نے کہ میں نے ایک شب عالم خواب میں دیکھا کہ حضرت سرور عالم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم تخت مرصع پر سوار تشریف لائے، اور مجھے نہایت الفت ومحبت سے اپنے پاس بٹھایا، اور میری پیشانی پر بوسہ دیا، اور اپنے جسم اقدس سے پیراہن مبارک اتار کر مجھ کو پہنایا اور فرمایا ھٰذا خلعۃ الغوثیۃ علی الاقطاب والابدال والاوتاد۔

۷۔ مکتوبات امام ربانی حضرت شیخ احمد سرہندی رح میں ہے کہ فرمایا حضرت محبوب سبحانی رح نے کہ میں نے ایک بار عالم مراقبہ میں اپنے پروردگار کو دیکھا، ارشاد ہوا اے محبوب مرغوب تجھکو جو مرتبہ مطلوب ہو اس کی درخواست کر، میں نے عرض کیا یا الٰہ العالمین! جو مرتبے اعلیٰ وافضل تھے وہ مجھ سے پیشتر تقسیم ہو گئے، نبوت سرور انبیا کو، ولایت حضرت شیر خدا کو، شہادت سید الشہدا کو، قادریت ذات پاک کبریا کو، اب کون سا مرتبہ باقی ہے جس کی درخواست کروں، ارشاد ہوا کہ ہم نے مرتبہ قادریت تجھ کو عنایت کیا، اور تمام عالم پر متصرف فرمایا، اور تمام عارفوں وسالکوں وواصلوں ومحبوں کا تجھے شاہنشاہ بنایا۔

Marfat.com

۸ - زبدۃ الآثار میں حضرت شیخ عبدالوہاب رح حضرت شیخ عبدالرزاق رح فرزند آنجناب سے
منقول ہے کہ ایکدن مدرسہ باب الناج میں بیٹھے ہوئے آپ دودھ نوش فرما رہے تھے کہ ناگاہ حالت
مراقبہ کی طاری ہوئی، اور دیر تک آپ عالم استغراق میں رہے، جب فرصت ہوئی، فرمایا کہ سوقت
میرے دل پر ستر دروازے علم لدنی کے کھلے، جس کے ہر ایک دروازہ کی وسعت برابر زمین وآسمان
کے ہے، اور مشرق سے مغرب تک ہر ایک شے میری مطیع ومنقاد کی گئی، اور بروہ زمین پر جسقدر اولیاء
ہیں سب نے میری اطاعت وفرمانبرداری قبول کی۔

۹ - قلائد الجواہر میں شیخ ابوالبرکات بن صخر بن مسافر رح سے مروی ہے کہ وہ اپنے زمانہ
میں سے ہر ایک کے ساتھ اس بات کا عہد تھا کہ وہ ظاہر یا باطن میں بغیر اجازت آپ کے کچھ تصرف
نہ کریں گے، آپ کو حضرت قدس میں ہم کلام ہونے کا مرتبہ حاصل تھا، آپ نے اولیائے کرام میں سے ہیں
جن کو حیات وممات دونوں میں تصرف تام حاصل ہے۔

ف جماہیر علماء وفقراء اس بات پر متفق ہیں کہ جو اولیاء اللہ صاحب تصرف تام ہوتے ہیں ان سے تصرفات
خوارق عادت جس طرح کہ زندگی میں صادر ہوتے ہیں اسی طرح بعد وفات کے بھی ظہور میں آتے ہیں۔

۱۰ - قلائد الجواہر میں تحفۃ الشیخ ابوسعید قنوری رح سے منقول ہے کہ حضرت قطب عالم غوث اعظم

Marfat.com

کا مقام مع اللہ و فی اللہ و باللہ تھا، جس کے مقابل بڑی بڑی قوتیں بیکار تھیں، آپ اولیائے متقدمین سے سبقت لے کر ایسے مقام پر پہنچے تھے جہاں سے تنزل ممکن نہیں، خدا تعالےٰ نے آپ کی تحقیق و تدقیق کے باعث آپ کو ایک بہت بڑے مقام پر پہنچایا تھا۔

۱۱ - قاضی شہاب الدین جونپوری رح ملفوظ قطب الابرار حضرت شاہ بدیع الدین مدار میں لکھتے ہیں کہ بعد صحابہ کرام و ائمہ عظام کے کوئی قطب یا ولی سوائے قطب العالم غوث الاعظم رض اور خواجہ اویس قرنی رض اور شیخ جنید بغدادی رح اور شیخ بہلول دانا رح کے مرتبہ وراء الوراء کو نہیں پہنچا، اور وراء الوراء وہ مرتبہ عالی ہے کہ ولایت میں اس سے بالاتر کوئی مرتبہ نہیں، اور حضرت غوث الاعظم رض اس مرتبہ عالی میں مثل شاہنشاہ کے ہیں، مثل ان کے کوئی ولی آج تک پیدا نہ ہوا، اور نہ قیامت تک ہوگا۔

۱۲ - رسالۃ الاولیا میں ہے کہ جب کوئی شخص منصب ولایت پر منسوب ہوتا ہے تو پہلے بحکم ایزدی حضرت خواجہ عالم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت مبارک میں حاضر کیا جاتا ہے، حضور علیہ السلام اس کو آپ کی خدمت میں بھیج دیتے ہیں، آپ اس کو اگر لایق ولایت کے پاتے ہیں تو اس کا نام دفتر اولیا میں درج کرتے ہیں، اور یہ دستور آپ کے عہد غوثیت مہد سے جاری ہے اور قیامت تک جاری رہے گا۔

فصل ۲

Marfat.com

فصل دوم

اس میں آپ کے مقامات کا ذکر ہے، آپ کے مدارج ومقامات ادراک انسانی سے بالاتر ہیں، حضور کا اپنا کلام اپنے متعلق یہاں درج کیا جاتا ہے۔

۱۔ شیخ صدقہ بغدادی رح سے روایت ہے کہ حضرت محبوب سبحانی رح نے منبر پر فرمایا۔

ناسیفی مشہور وقوسی موتور ونبالی موفوقة وسهامی صائبة ورمحی مصوب وفرسی

مسرج انا نار الله موقدة انا سلاب لاحوال انا بحر بلاساحل انا دلیل لوقت انا متکلم

غیری انا المحفوظ انا الملحوظ انا المخصوص یا صوم یا قوم یا هلل جبل دکت

بالکم یا هلل الصوم هدمت صومعکم قبلوا ای امرض مرضه انا مرض من

مرالله یا بنیات الطریق یا رجال یا بطال یا اطفال هلموا وخذوا عن بحر الذی لا

ناحال له یا عزیز انت وحدی فی السماء وانا وحدی فی الارض یقول لی

نهار سبعین مرة وانا اخترتك نفسی واصطنعك علی عینی یقول لی یا عبد

سمع منك یقال لی عبدا لقادر لعبد کل شیئ یعبد غیری کل شیئ خلقته

استلذ من نردی [illegible]

Marfat.com

میری تیراندازی موافق آنیوالی ہے اور میرے تیر نشانہ پر لگنے والے ہیں، اور میرا نیزہ راست رَو ہے، اور میرا گھوڑا تند ہے، میر
خدا کی آگ ہوں بھڑکنے والی، میں احوال کا سلب کرنے والا ہوں، میں وہ سمندر ہوں جس کا کوئی کنارہ نہیں
میں وقت کی دلیل ہوں، میں اپنے غیر میں کلام کرنے والا ہوں، میری حفاظت کی گئی ہے، میرا نگاہ رکھا گیا ہے
مجھے خوش کیا گیا ہے، اے روزے رکھنے والو، اے رات کو جاگنے والو، اے پہاڑوں کے رہنے والو
تمہارے پہاڑ ریزہ ریزہ ہو جائیں، اے عبادتخانوں میں رہنے والو، تمہارے عبادت خانے گر پڑیں
اللہ کے امروں میں سے ایک امر کی طرف آگے بڑھو، میں اللہ کے امروں میں سے ایک امر ہوں، اے راستے چلنے
اے مردانِ طریق، اے بوڑھو، اے بچو! آؤ اور ایسے سمندر سے حاصل کرو جس کا کوئی کنارہ نہیں،
عزیز! تو آسمان پر کیتا ہے، اور میں زمین پر یگانہ ہوں، مجھ کو رات دن میں ستر مرتبہ کہا جاتا ہے کہ میں
تجھ کو اپنے لئے پسند کیا اور تاکہ تو تیار ہو میری آنکھ کے سامنے مجھے کہا جاتا ہے اے عبدالقادر کلام کر تجھ سے سُنا جا
مجھے کہا جاتا ہے اے عبدالقادر میرا حق جو تجھ پر ہے اس کی قسم کہ تو کھا، اور میرا حق جو تجھ پر ہے اس کی قسم
تو پی، اور میرا حق جو تجھ پر ہے اس کی قسم کہ تو بول، اور میں نے تجھ کو لغو سے بنا دی ہے۔

۲۔ حافظ عبدالعزیز ابن الاخضر رح کہتے ہیں کہ میں نے حضرت غوث الاعظم رض سے سنا کہ فرماتے
خلقت کے امور عقول سے پرے ہوں، کُل رجال الحق جب تقدیرِ حق تک پہنچتے ہیں تو رک جاتے ہیں

Marfat.com

ب تقدیر حق تک پہنچا تو میرے واسطے ایک روزن کھلا ، اور میں اس روزن میں داخل کیا گیا ، اور تقدیر

ں میں نے خدا کے ساتھ منازعت کی ، ساتھ قوت خدا کے واسطے رضامندی خدا کے ، پس مرد وہ ہے کہ

دیر حق کا منازع ہو نہ موافق کہ وہ مرد نہیں ۔ (نور ربانی)

۔ شیخ ابوالقاسم عمر بن مسعود بن مسعود ابزاز رح اور شیخ ابوحفص عمر الکیمانی رح سے روایت ہے

فرمایا حضور نے انا غائص فی بحار علم اللہ ومشاهدته انا حجة اللہ علیکم انا نائب رسول

لہ صلی اللہ علیہ وسلم ووارثہ فی الارض ۔ (بہجۃ الاسرار ص ۲۲) یعنی میں خدا تعالے کے علم کے

ندروں اور اس کے مشاہدہ کا غوطہ زن ہوں ، میں خدا تعالے کی تم پر حجت ہوں ، میں حضرت رسول کریم صلے اللہ

یہ وآلہ وسلم کا زمین میں نائب اور وارث ہوں ۔

۴ ۔ آپ نے بارہا فرمایا مجھ کو کسی پر قیاس مت کرو ، اور نہ دوسرے کو مجھ پر ، میں وہ انور ہوں ،

رے کلام کی تصدیق کروگے تو اس میں نجات ہے ، اور میری تکذیب کرنی زہر قاتل ہے ، شیخ حماد

پ کا یہ کلام سن کر متعجب ہوئے ، اور عرض کیا یا شیخ عبدالقادر آپ مکر ہی سے خائف نہیں ،

نے ان کے سینہ پر ہاتھ رکھ کر فرمایا حماد ان کی آنکھ سے دیکھ میرے ہاتھ میں کیا ہے ، تو

گئے ، جب آپ نے ہاتھ اٹھایا تو ہوش میں آئے اور کہا میں نے شیخ کے ہاتھ میں شش عہدے فرعان

Marfat.com

کے دیکھے کہ اللہ تعالےٰ آپ کے ساتھ مکر نہ فرما دے گا۔ (نور ربانی)

۵ ۔ آپ نے فرمایا اے اہل زمین مشرق و مغرب کے، اور اے اہل آسمان کے سنو فرمایا اللہ تعالیٰ نے وہ

ما لا تعلمون یعنی اللہ تعالےٰ وہ چیزیں پیدا کرتا ہے جن کو تم نہیں جانتے، اور میں انہیں چیزوں میں سے ہوں

فصل سوم

اس میں آپ کے کثیر الکرامات ہونے کے متعلق بزرگوں کے اقوال کا ذکر ہے۔

۱ ۔ حضرت مخدوم گنج بخش رح صاحب مقامات عالیہ فرماتے ہیں کہ حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رح کی کرا

و مناقب کثیرہ اسقدر ہیں کہ اگر تمام سطح زمین کے درختوں کے پتے کاغذ اور تمام خلق قلم بن جائیں

مخلوق زمین و آسمان کی جمع ہو کر ان کو لکھے تو ہرگز ختم نہ ہوں بلکہ لکھنے والے عاجز اور قاصر آ

(مسالک السالکین جلد اول)

۲ ۔ حضرت شیخ علی بن ابی نصر الہیتی رح فرماتے ہیں کہ میں نے کسی ائمہ شیوخ کو کثیر الکرامات

شیخ عبدالقادر جیلانی رح سے نہیں دیکھا اور نہ کہیں سنا، آپ کی کرامات کثیرہ کا یہ حال تھا کہ

صدہا کرامات و خوارق عادات ظاہراً و باطناً قولاً و فعلاً آپ سے ظاہر ہوا کرتی تھیں۔ (بہجۃ

۳ ۔ حضرت امام عبداللہ یافعی رح فرماتے ہیں کہ کرامات حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رح کی حد تو

Marfat.com

، اور بالاتفاق معلوم ہے کہ کسی اولیائے زمانہ سے اسقدر کرامتیں ظاہر نہیں ہوئیں جیسا کہ آپ سے۔

ابرار، خیار)

۔ حضرت شیخ ابوعمرو عثمان مرغینی رح کا قول ہے کہ حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رح کی کرامتیں بارش و باریدہ کی طرح تھیں جس میں یکے بعد دیگرے لگاتار موتی ہیں، اگر ہم میں سے ہر روز کوئی شخص کرامتیں دیکھنی چاہتا تو دیکھ سکتا۔ (بہجۃ الاسرار)

۔ شیخ الاسلام عزالدین بن عبدالسلام محدث رح نے بیان کیا ہے کہ جسقدر تواتر کے ساتھ عبدالقادر جیلانی رح کی کرامتیں ثابت ہیں اور کسی ولی کی نہیں۔ (سیرۃ غوث الثقلین)

حضرت امام شرف الدین نووی رح محدث فرماتے ہیں کہ کسی ولی کی کرامتیں اس کثرت سے نہیں پہنچیں جس کثرت کے ساتھ سیدنا شیخ محی الدین عبدالقادر جیلانی رح کی پہنچی ہیں۔

۔ حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رح فرماتے ہیں کہ کرامتیں آپ کی بحد و حساب تھیں جیسا کہ معجزات حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لاتعداد و بیشمار تھے، پس پیغوث الثقلین و شیخ الکل ہونے، جیسا کہ سرور عالم علیہ الصلوٰۃ والسلام رسول الثقلین تھے۔ (مدارک سالکین جلد ۲)

آپ کی ذات بابرکات سے ہر قسم کی کرامات کا صدور بحد تواتر ہے جیسا کہ حقیقت کے طالبوں

Marfat.com

میں تصرف ، جنوں و انسانوں پر حکم کا اجرا ، پوشیدہ باتوں پر اطلاع ، اسرار کا ظاہر کرنا ، دل کے بھیدوں سے آگاہ ہونا ، ملک و ملکوت کے مخفیات سے خبر رکھنا ، حقائق جبروت و اسرار لاہوت کا مکشوف ہونا ، مواہب غیبیہ کا اعطاء ، حوادث کی تقلیب ، محو و ثبات الٰہی سے اکوان کی تصریف امانت و احیا کی صفت سے متصف ہونا ، اکمہ و ابرص کا اچھا کرنا ، بیماروں کا صحت دینا ، مکان در زمین و آسمان میں تصرف کرنا ، پانی پر چلنا ، ہوا پر اڑنا ، لوگوں کے ارادوں پھیر دینا ، اشیا کی طبائع کو منقلب کرنا ، غیب سے اشیا کا حاضر کرنا ، گذشتہ و آئندہ خبروں بلا شک و ریب واقف ہونا وغیرہ تمام اقسام کے کرامات و خوارق عادت بر سبیل اتصال و دوام بین خاص و ارادتاً اظہار دعوے برحق کے طور پر آپ کو حاصل تھیں۔ (اخبار الاخیار)

فصل چہارم

اس میں ان بزرگواروں کے کلام درج ہیں جنہوں نے آپ کے کمالات کا اعتراف کیا ہے ۔ آپ کی تعریف میں کے اولیا رطب اللسان ہیں ، اور آپ کی تعریف کا احصا کرنا طاقت تحریر سے بعید بلکہ ابعد ہے ، یہاں صرف معاصرین اولیا کے مقولات جو حضور کی صفت میں وارد ہوئے ہیں لکھے جاتے ہیں ۔

۱ ۔ شیخ ابو یعزے مغربی رح نے فرمایا ہے کہ فی الحقیقت مغرب و عجم میں حضرت شیخ عبدالقادر جیلہ

Marfat.com

ے پایہ اور مرتبہ کا کوئی ولی۔ کوئی بزرگ، اور کوئی شیخ نہیں۔

۲۔ شیخ ابو عاصم عمرو بن مسعود رح ایک بار شیخ عدی بن مسافر امری رح کی زیارت کو گئے تو وہ دیکھ کر فرمانے لگے اے عمرو! تو سمندر کو چھوڑ کر نہر کے پاس آیا ہے۔ حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رح اور حضرت شیخ حیات رح کے مجلس کی سو ریوں کے قدم ہیں، اور ہر کی عدن ان کے قدموں سے ہے۔

۳۔ شیخ ابو سعید قبری رح نے وفات کے وقت اپنے صاحبزادہ شیخ ابو یعقوب رح کو وصیت فرمائی کہ حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رح کی تعظیم و تکریم کرتے رہنا، ان کا قدم ہر ولی کی گردن پر ہے۔ وہ اللہ تعالیٰ کے محبوب و مقرب ہیں۔

۴۔ شیخ مقرب قدری رح نے وفات کے وقت اپنے بیٹے کو وصیت فرمائی کہ حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رح کی کتاب کا تبع کرنا، عنقریب وہ زمانہ آنے والا ہے کہ جب سوائے ان کے کسی کی کتاب کا تبع کرنا

۵۔ شیخ وجیہ کردی رح فرمایا کرتے تھے کہ حضرت شیخ محی الدین عبدالقادر جیلانی رح کے قدم ہر ولی کی گردن پر ہیں، نہیں کہہ سکتا کہ میرے اس کہنے پر دوسرے اولیاء کیا کہتے ہیں۔

۶۔ شیخ وجیہ کردی رح فرمایا کرتے تھے کہ میں نے تاج العارفین ابوالوفا حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رح کے پایہ اور مرتبہ کا کوئی بزرگ نہیں دیکھا، فی الحقیقت ان کا درجہ دوسرے تمام شیخوں سے

Marfat.com

اسی سمندر کی نہریں ہیں۔

۷۔ شیخ ابو عمرو عثمان بن مرزوق قرشی رح بارہا فرمایا کرتے کہ حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رح اس زمانہ کے ابدال اور سردار ہیں، آپ طریقت میں سب اولیاء اللہ پر سبقت لے گئے ہیں۔

۸۔ شیخ سعید سنجاری رح فرماتے ہیں کہ حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رح ہمارے شیخ و سردار و امام و پیشوا ہیں، وہ حضرت قدس کے اہل کے صدر ہیں۔

۹۔ شیخ حیات بن قیس حرانی رح فرماتے ہیں کہ حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رح اس زمانہ کے قطب ہیں، والدہ کے دودھ چھوڑنے کی وجہ سے تھوں میں دودھ دینا، اور بڑی بڑی آفتوں کو دفع کرتا ہے۔ اور وہ اس وقت اولیاء کے مقربین کے سردار ہیں۔

۱۰۔ شیخ رسلان دمشقی رح فرماتے ہیں کہ حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رح شیوخ حضور کے صدر، اور حضرت رسول اکرم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نائب ہیں، سالکین کے سردار، اور عارفین کے امام ہیں، ان کے آگے سب اولیاء کی گردنیں خم ہیں۔

۱۱۔ شیخ شہاب الدین عمر سہروردی رح فرماتے ہیں کہ حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رح پیشوائے سالکین حجۃ العارفین، امام الصدیقین، اور صدر مقربین ہیں۔

۱۲ پیشہ

Marfat.com

۱۲ - شیخ ابو محمد جبلی رح فرمایا کرتے کہ حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رح اصفیا، اتقیا، ابدال، نجبا،
اوتاد، اقطاب کے امام و پیشوا و معلم ہیں، آپ نے شرافت عظمت، بزرگی، علم، تقوے، طہارت
پاکدامنی، عفت، احسان، عصمت، عفاف، کرم، جود، سخاوت، حلم، حلم میں سب پر فوقیت رکھتے ہیں۔

۱۳ - شیخ ابو نجیب عبدالقاہر سہروردی رح فرمایا کرتے کہ میں حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رح کا ادب کیوں
نہ کروں، جبکہ تمام دنیا کے بڑے بڑے دین ان کے آگے خم کئے ہوئے ہیں، اور بڑے بڑے نے کچھ پایا ان کو
ملا ہے، اور موجود ہیں وہ ہر وقت فائدہ پا رہے ہیں۔

۱۴ - شیخ ابو سعد ابراہیم بن علی غرب رح فرماتے ہیں کہ حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رح ہمارے اور
ہمارے شیخ ہیں، سید محققین، امام صدیقین، قدوۃ عارفین، پیشوائے سالکین ہیں، ہمارے بھی یہ
سورج کھتے ہیں جس وقت زمین کے سورج چھپ گئے ہیں۔

۱۵ - شیخ ابو حسن علی بن ادریس یعقوبی رح فرمایا کرتے کہ حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رح اپنے وقت کے
علیہ والا مرتبہ اور اسلام اور دین کے مجدد ہیں۔

۱۶ - شیخ قضیب البان موصلی رح فرمایا کرتے کہ حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رح [illegible]
پیشوا، صدیقین کے امام، عارفین کے سردار اور دنیا نے شریعت و طریقت سے [illegible]

Marfat.com

۱۷ - شیخ مکارم بن ادریس نہرانی خاصی رح فرمایا کرتے کہ میری آنکھوں نے حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رح کے پایہ اور رتبہ کا کوئی شخص دنیا میں نہیں دیکھا۔

۱۸ - شیخ ضیفہ بن موسےٰ نہرملکی رح فرماتے ہیں کہ حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رح اولیاء، اقطاب، ابدال، انجاب، اصفیاء، اتقیاء کے حاکم ہیں۔

فصل پنجم

اس میں بعض اکابر مصنفین کے اقوال درج ہیں، جنہوں نے آپ کے کمال پر شہادتیں دی ہیں۔

۱ - کتاب تاریخ الاسلام میں ہے کہ شیخ محی الدین عبدالقادر بن ابی صالح عبدجنکا دوست یحییٰ زاہد صاحب کرامات و مقامات تھے، فقہ و تفسیر کے شیخ و امام و قطب وقت اور شیخ مشائخ تھے، علم و عمل میں کامل تھے، آپ کی کرامات بکثرت متواتر طریقہ سے ثابت ہیں، زمانہ نے آپ جیسا پیر نہیں پیدا کیا۔

۲ - کتاب سیرۃ النبلاء میں ہے کہ شیخ الامام العالم الزاہد العارف شیخ سید، علم الاولیاء تاج الاصفیاء، محی الدین شیخ عبدالقادر بن ابی صالح الجیلی الحنبلی رح شیخ جلیل تھے۔ بدعت کو مٹاتے اور سنت جاری کرتے تھے، آپ حسیب و نسیب و نجیب اشرفین تھے، اپنے جد امجد سید الحسنین خاتم النبیین محمد مصطفےٰ احمد مجتبیٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حدیث کے حافظ تھے۔

Marfat.com

۳ ۔ کتاب نعیر میں ہے کہ شیخ عبدالقادر بن ابی صالح عبداللہ جنگی دوست بحیلی شیخ بغداد ابو

شیخ وقت، قدوۃ العارفین، صاحب مقامات و کرامات تھے، اور مذہب حنبلی کے ایک بہت بڑے مدرس

تھے، وعظ گوئی۔ اور فنی تفسیر بیان کرنے پر ہی کامل تھے۔

۴ ۔ کتاب الانساب میں ہے کہ ابو محمد شیخ عبدالقادر جیلی سے تھے، اور فضیلت کے مقام، اور ان کے

شیخ وقت وفقیہ وصالح اور زہد میں رفیق طالب تھے۔ ہمیشہ ذکر و فکر میں مشغول رہتے تھے۔

۵ ۔ کتاب صفوۃ الصفا میں ہے کہ شیخ عبدالقادر بن ابی صالح عبداللہ جنگی دوست بن ابی عبداللہ بحیلی

ثم بغدادی کے بیٹے شیخ وقت و علم زمان، قدوۃ العارفین، صفوۃ المتاخرین، سردار اہل طریقت تھے۔

آپ کو خلق اللہ میں قبول عام حاصل ہوا، اہل سنت نے آپ کی ذات بابرکات سے تقویت پائی اور اس بدعت

و متبعین خواہش نے ذلت اٹھائی، آپ کے اقوال، افعال آپ کے مکاشفات، اور آپ کی کرامات کی خبریں

شہرت ہو گئی۔ دور دور تک کے بلاد و امصار سے آپ کے پاس فقہاء آنے لگے۔ خلق اللہ آپ

سب کے دل میں آپ کی عظمت و ہیبت بیٹھ گئی۔

۶ ۔ کتاب مشیخۃ بغدادیہ میں ہے کہ حضرت شیخ عبدالقادر جیلی بغداد میں تشریف لائے اور

اور اہل مذہب والوں کے شیخ تھے۔ آپ کو فقہ و فقہ حنبلی وعلم و علماء حنبلی سب کے اوپر فضیلت

Marfat.com

بغدادی ، وشیخ ابوبکر عبداللہ بن نصر التمیمی البکری ، نے ۶۶۴ھ میں ، اور حافظ ابوالفرج عبدالمغیث بن حرب بغدادی الحنبلی ، نے ۵۷۳ھ میں بغداد کے اندر بیان کیا کہ ایک دفعہ ہم آپ کی ایک مجلس وعظ میں جو محلہ حلبہ کے اندر آپ کے مہمان خانہ میں منعقد ہوئی تھی حاضر تھے ، اس مجلس میں حضرت غوث اعظم نے دوران وعظ میں فرمایا تھا قدمی هذه علی رقبة کل ولی الله (بہجۃ الاسرار)

یہ کلام سنکر شیخ علی بن ابی سعد ہیتی ، اٹھے ، اور منبر کے پاس جاکر آپ کا قدم اپنی گردن پر رکھ لیا ، اس کے بعد تمام حاضرین نے آگے بڑھ کر اپنی گردنیں خم کردیں ، اس مجلس میں خلق کے قریب ۷۰ مشائخ موجود تھے جن کے اسمائے گرامی بہجۃ الاسرار اور قلائد الجواہر میں درج ہیں ۔

حاضر الوقت مشائخ کے علاوہ دیگر دیہات و شہر کے بھی اپنی اپنی جگہ پر اسی وقت گردنیں جھکا دی تھیں چنانچہ شیخ احمد بن رفاعی نے اپنے زاویہ و قریہ ام عبیدہ میں ، اور شیخ عبدالرحمن قفصونجی نے قفصونج میں ، اور شیخ محمد بن موسےٰ بن عبداللہ بصری نے بصرہ میں ، اور شیخ حیات بن قیس حرانی نے حران میں ، اور شیخ سوید سنجاری نے سنجار میں ، اور شیخ ارسلان دمشقی نے دمشق میں ، اور شیخ عبدالرحیم قناوی نے قنا میں ، اور شیخ عدی بن مسافر نے [illegible] نے مغرب میں ، اور شیخ عبدالرحیم قفدی نے قفط میں ، اور شیخ عدی بن مسافر نے [illegible] کو اسی وقت روحانی قوت اور مکاشفات سے معلوم کرکے اپنی گردنیں خم کردی تھیں ۔

Marfat.com

حاصل تھی ، خاص و عام آپ سے مستفید ہوا کرتے تھے ، آپ مستجاب الدعوات ، اور نہایت رقیق القلب ، علم دوست ، خلیق اور سخی تھے ، آپ کا پسینہ خوشبو دار تھا ، ہمیشہ آپ ذکر و فکر میں مشغول رہتے ، عبادت کی محنت و مشقت برداشت کرنے میں آپ نہایت مستقل مزاج اور راسخ القدم تھے ۔

فصل ششم[۶]

اس میں آپ کے قول قدمی ھذہ علی رقبۃ کل ولی اللہ کا بیان ہے ۔

لطائف المنن وغیرہ میں ہے کہ جب حضرت صمدیت سے مرتبہ غوثیت و محبوبیت آپ کو عنایت ہوا ، آپ روز جمعہ کو منبر پر خطبہ پڑھ رہے تھے ، ناگاہ کیفیت استغراق کی آپ پر طاری ہوئی ، اس حالت میں زبان معجز بیان پر یہ کلمہ جاری ہوا ، قدمی ھذہ علی رقبۃ کل ولی اللہ ۔ یعنی میرا قدم کل اولیاء اللہ کی گردن پر ہے ، معاً منادی غیب نے تمام عالم میں ندا کر دی کہ جمیع اولیاء اللہ محبوب پاک کی اطاعت کریں ، اور آپ کے ارشاد کو سر و چشم بجا لائیں ، یہ سنتے ہی جملہ اولیاء اللہ جو زندہ تھے یا مردہ ، سب نے اپنی گردنیں جھکا دیں ، اور ارشاد واجب الانقیاد کی تعمیل کی ، آپ کا یہ فرمان کثرت کے ساتھ آپ کے ہمعصر اکابر مشائخ سے مروی ہے ، چنانچہ شیخ محمود بن احمد الکردی الحمیدی الجیلانی البغدادی رح نے ۶۲۰ھ میں بغداد کے اندر ، اور شیخ احمد بن علی السبکی رح نے ۶۲۱ھ میں اور فقیہ ابو محمد الحسن البغدادی رح نے قاہرہ کے اندر ، اور شیخ ابو محمد عبد اللہ

Marfat.com

بغدادی رح وشیخ ابوبکر عبداللہ بن نصر التمیمی البکری رح نے ۶۶۴ھ میں، اور حافظ ابوالفرج عبدالمغیث بن عرب بغدادی الحنبلی رح نے ۵۷۳ھ میں بغداد کے اندر بیان کیا کہ ایک دفعہ ہم آپ کی ایک مجلس وعظ میں جو محلہ حلبہ کے اندر آپ کے مہمان خانہ میں منعقد ہوئی تھی حاضر تھے، اس مجلس میں حضرت غوث اعظم رض نے دوران وعظ میں فرمایا تھا قدمی ھذہ علی رقبۃ کل ولی اللہ (بہجۃ الاسرار)

یہ کلام سنکر شیخ علی بن ابی سعد ھیتی رح اٹھے، اور منبر کے پاس جاکر آپ کا قدم اپنی گردن پر رکھ لیا، اس کے بعد تمام حاضرین نے آگے بڑھ کر اپنی گردنیں خم کردیں، اس مجلس میں خلق کے قریب تمام مشائخ موجود تھے جن کے اسمائے گرامی بہجۃ الاسرار وغیرہ بجواہر میں درج ہیں۔

حاضر الوقت مشائخ کے علاوہ دیگر دیہات کے مشائخ بھی اپنی اپنی جگہ اسی وقت گردنیں جھکا دی تھیں چنانچہ شیخ احمد بن رفاعی رح نے اپنے زاویہ دفع مہمہ میں، اور شیخ عبدالرحمن سفسونجی نے سفسونج میں، اور شیخ محمد بن موسیٰ بن عبداللہ بصری رح نے بصرہ میں، اور شیخ حیات بن قیس حرانی رح نے حران میں، اور شیخ موید سنجاری رح نے سنجار میں، اور شیخ ارسلان دمشقی رح نے دمشق میں، اور شیخ عبدالرحیم قنادی رح نے موصل میں، اور شیخ عدی بن مسافر رح نے قنا میں، اور شیخ عدی بن مسافر رح نے قنا میں، اور شیخ عبدالرحیم قنادی رح نے موصل میں، اور شیخ عدی بن مسافر رح نے قنا میں، اور شیخ عدی بن مسافر رح نے قنا میں، اور شیخ عدی بن مسافر رح نے قنا

غرض تین سو تیرہ اولیاء اللہ نے دنیا کے مختلف مقامات میں حضور غوثیت مآب رہ کے اس ارشاد پر اپنی گردنیں جھکائیں جن کی تفصیل یہ ہے، حرمین شریفین میں ستّرہ اولیاء، عراق میں ساٹھ نے، عجم میں چالیس نے، شام میں تیس نے، مصر میں بیس نے، مغرب میں ستائیس نے، یمن میں تینتیس نے، حبشہ میں گیارہ نے، سدّ یاجوج ماجوج میں سات نے، کوہِ قاف میں سینتالیس نے، وادی سراندیپ میں سات نے، جزائر بحر محیط میں چوبیس نے۔ (بہجۃ الاسرار)

شیخ ابو الحسن رہ کا بیان ہے کہ جب حضرت غوث الاعظم رضی اللہ عنہ نے قدمی ھذہ علی رقبۃ کل ولی اللہ فرمایا تو جبل غیب کی چالیس صفیں ہویدا ہوئیں، ہر ایک صف میں ستّر مردانِ خدا تھے، یہ جماعت بحکم حضرت خضر علیہ السلام آپ کی خدمت میں حاضر ہوئی، اور آپ کو مبارک باد دی۔

شیخ مکارم رہ فرماتے ہیں کہ میں خدا تعالیٰ کو حاضر و ناظر جان کر کہتا ہوں کہ جس روز حضور نے قدمی ھذہ علی رقبۃ کل ولی اللہ فرمایا اس روز تمام اولیاء اللہ نے معائنہ کیا کہ قطبیت کا نشان آپ کے سامنے گاڑا گیا، اور غوثیت کا تاج جو شریعت و حقیقت کے نقش و نگار سے مزین تھا آپ کے سر پر رکھا گیا، یہ دیکھ کر دنیا کے ابدالوں نے سر تسلیم خم کیا، اور وہ دس ابدال یہ ہیں ۱ شیخ بقا بن بطور رہ ۲ شیخ ابو سعید قلوری رہ ۳ شیخ علی بن ہیتی رہ ۴ شیخ عدی بن مسافر رہ ۵ شیخ موسےٰ زولی رہ ۶ شیخ احمد رفاعی رہ ۷ شیخ عبد الرحمن

Marfat.com

طفسونجی رح ۸ شیخ ابومحمد عبداللہ البصری رح ۹ شیخ حیات بن قیس حرانی رح ۱۰ شیخ ابو مدین مغربی رح

شیخ ابو سعید قلوری رح فرماتے ہیں کہ جب آپ نے قدمی ھذہ علی رقبۃ کل ولی اللہ فرمایا اس وقت آپ کے قلب مبارک پر تجلیات الٰہی ہو رہی تھیں، اور حضرت رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آپ کو خلعت بھیجا تھا کہ ملائکہ مقربین نے مجمع عام میں آپ کو پہنایا، اس وقت ملائکہ و روح الغیب صف باندھے ہوئے اس کثرت سے ہوا پر کھڑے تھے کہ افق سما نظر نہیں آتا تھا، اور اس وقت روئے زمین پر کوئی ایسا ولی نہ تھا جس نے گردن نہ جھکائی ہو۔

خواجہ سید محمد کیسو دراز رح فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت خواجہ نصیر الدین محمود چراغ دہلوی رح سے سنا کہ جب آپ نے قدمی ھذہ علی رقبۃ کل ولی اللہ فرمایا اس وقت قطب عالم حضرت خواجہ معین الدین حسن رح جو زندہ تھے، اور ملک خراسان کے پہاڑوں میں عبادت و ریاضت میں مشغول تھے، جب یہ ارشاد ہوا تب انہوں نے اپنی گردن جھکا دی یہاں تک کہ پیشانی زمین پر لگ گئی اور فرمایا قدمك علی رسی وعینی یعنی آپ کا قدم میرے سر اور آنکھوں پر، حضرت غوث اعظم رضی اللہ عنہ نے یہ معلوم کر کے فرمایا کہ خواجہ غیاث الدین سنجری کے بیٹے نے گردن جھکائی ہے میں بھی جھکاتا ہوں یہ کہہ کر گردن جھکا لی یہ صاحب ولایت ہندوستان کے [illegible]

Marfat.com

جب ندائے منادی غیب عالم ارواح میں پہنچی تو حضرت خواجہ بایزید بسطامی رح کی روح پاک نے درگاہ ایزدی میں عرض کیا کہ یا احکم الحاکمین تیرا فرمان واجب الاذعان ہے مگر سید عبدالقادر کو بایزید پر کونسی فوقیت و ترجیح ہے، ارشاد ہوا دو فوقیتیں ہیں، ایک یہ کہ وہ فرزند دلبند حضرت خواجہ عالم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہے، دوسرے یہ کہ تو فارغ مشغول ہے اور وہ مشغول فارغ، اور تو عاشق ہے اور وہ معشوق، یہ سنتے ہی حضرت بایزید رح نے گردن جھکا دی اور فرمایا سمعنا واطعنا (حجۃ الاسرار)

شیخ ابو برکات صخر بن صخر رح نے اپنے عم بزرگوار شیخ عدی بن مسافر رح سے پوچھا کہ سوائے حضرت محبوب سبحانی رح کے کسی اور ولی نے بھی قدمی ھذہ علی رقبۃ کل ولی اللہ کہا ہے؟ فرمایا نہیں۔ پوچھا کہ پھر حضور کے ارشاد کا کیا سبب ہے؟ فرمایا یہ کلمہ ان کے مقام فردیت کا پتہ دیتا ہے کہ فرد تو ہر زمانہ میں ہوتا ہے، فرمایا ہوتا ہے مگر کسی کو سوائے حضرت محبوب سبحانی رح کے یہ کہنے کا حکم نہیں ہوا، عرض کیا کہ آپ اس کہنے پر مامور ہوئے تھے، فرمایا ہاں، اور تمام اولیاء اللہ نے اپنی گردنیں نہیں جھکائیں مگر بحکم خدا۔ (حجۃ الاسرار)

شیخ احمد زاہی رح سے پوچھا گیا کہ حضرت محبوب سبحانی رح نے جو قدمی ھذہ علی رقبۃ کل ولی اللہ فرمایا ہے تو کیا آپ اس کے کہنے پر مامور ہوئے تھے، فرمایا بیشک وہ مامور ہوئے تھے۔

Marfat.com

ازالہ اعتراض ۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ یہ امر غوثیہ صرف اولیائے وقت کے ساتھ مخصوص ہے، اور اولیا
متقدمین ومتاخرین اس سے خارج ہیں، اور اس پر دلیل یہ دیتے ہیں کہ متقدمین میں صحابہ کرام وخلفائی
نظام بھی شامل ہیں جو بالاتفاق از روئے حدیث حضرت غوث الاعظم رضی سے افضل ہیں، اور متاخرین
میں حضرت مہدی رضی اور حضرت عیسیٰ رضی شامل ہیں، ان کی فضیلت بھی حدیث سے ظاہر ہے۔
اس کے بارہ میں یہ عرض ہے کہ جب حضور کا ارشاد ہے علیٰ رقبۃ کل ولی اللہ تو کل کا لفظ عام ہے
اس میں کسی زمانہ کی تخصیص نہیں، اور جو شخص اس کو محض حضور کے زمانہ سے خاص سمجھتا ہے وہ
کیونکر صواب ہو سکتا ہے، حالانکہ بقول صاحب خزینۃ اصفیاء حضرت سلطان عارفین خواجہ بایزید
بسطامی رضی عالم ارواح میں اپنی گردن جھکا دی، اور سمعنا واطعنا فرمایا، اور یہی بقول
صاحب نفحات ویسا حضرت سید الطائفہ شیخ جنید بغدادی رضی نے کاشف پر سر جھکا دیا
اور دو بار فرمایا قدمہ علیٰ رقبتی اور یہ دونوں حضرات اکابر اولیائے متقدمین سے تھے۔
باقی رہا صحابہ کرام رضی اور خلفائے عظام رضی تو اس کے متعلق تصریحات دستیاب نہیں ہوئیں
اس حکم میں صحابہ کرام رضی اور خلفائے عظام رضی داخل نہیں، اور نہ کے نہ داخل ہونے کی وجہ صاحب
نے یہ لکھی ہے کہ جو ولایت کو نبوت کے ساتھ تعلق رکھتی ہے وہ ولایت خاص ہے، اور جو ولایت

Marfat.com

ساتھ خلافت وصحبت وامارت وامامت کے امتزاج رکھتی ہے وہ ولایت صحابہ کرام رض اور دوا
امام کی ہے، اگرچہ ولایت میں سب شریک ہیں مگر عرف میں انبیاء کو نبیا، صحابہ کرام کو اصحاب
دوازدہ امام کو امام کہتے ہیں، ولی نہیں کہتے، پس حضرت غوث الاعظم رض کا قول مبارک مخالف
شرع شریف وعقل ونقل کے نہیں ہو سکتا، اسی واسطے حضور کے ارشاد پاک میں تخصیص ولی اللہ کی ہے
خواہ متقدمین سے ہو، خواہ ہمعصر ہو، خواہ متاخرین سے ہو، صحابہ کرام والمرعظام کا اس میں ذکر
ہی نہیں۔ (مسالک السالکین جلد اول)

قدوۃ العارفین شیخ عبداللہ بلخی رح خورق الاحباب فی معرفۃ الاقطاب میں لکھتے ہیں کہ حضرت خواجہ بہاؤ
نقشبند سے پوچھا گیا کہ حضرت غوث الثقلین رض کا ارشاد قدمی ھذہ علی رقبۃ کل ولی اللہ
حضور کے زمانہ مبارک سے مخصوص ہے یا سب زمانوں کے لئے عام ہے، انہوں نے فرمایا کہ حضور کی زبان
پاک سے کسی زمانہ کی تخصیص مفہوم نہیں ہوتی، اور ہمارے سلسلہ کے پیر خواجہ ابو یوسف ہمدانی رح ان بزرگوں
میں سے تھے جنہوں نے اپنی گردنیں حضور کے قدم مبارک کے نیچے رکھی ہیں، اور حضرت خواجہ بہاؤالدین نے
فرمایا کہ حضور غوثیہ کا قدم مبارک میری آنکھوں پر بلکہ میری بصیرت کی آنکھوں پر ہے۔

شیخ ابوعبداللہ محمد بن علی علوی رح مناقب الابرار وہبا فی فضائل الاصفیا میں لکھتے ہیں کہ جب خواجہ اولیاء

Marfat.com

مغفرت امت محمدیہ کے لئے دعا مانگی تو حکم آہی ہو اے اویس آدھی امت کو میں نے تیری دعا کے
اسطے بخش دیا، اور باقی نصف کو اپنے محبوب غوث الاعظم شیخ عبد القادر کی شفاعت کے لئے رکھ،

نہوں نے عرض کیا وہ تیرا محبوب کہاں ہے؟ فرمایا۔ ھو مستریح فی مقعد صدق عند ملیک
مقتدر وھو قریب من مقام دنی فتدلی فکان قاب قوسین او ادنی وھو خلاصۃ خواص
ولاد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وھو حجۃ اللہ علی الارض وقدمہ علی اعناق الاولیاء
الاولین والاخرین یوم القیامۃ۔

حضرت شیخ مجدد الف ثانی سرہندی نقشبندی مجددی اپنے مکتوبات شریف مکتوب چہلم میں لکھتے ہیں۔

حقیقت یہی ہے کہ حضور غوث ثقلین رضی اللہ عنہ کا قدم علی رقبۃ کل ولی اللہ حضرت
زمانہ پر جس وقت سے ہے، اور آج تک اور جب تک قیامت کے قائم رہنے تک حضور سے مستفاد و مستمد ہونا
موید ہے، اگر اس امر کو حضور کے زمانہ سے مخصوص کریں تو اویسی کو اس امت تک پہنچنا جو
سے فائدہ حاصل کرنا جیسا معلوم ہو چکا ہے کہ فوت نہیں کرتے پس کیونکر ہو سکتا ہے کہ
کہ حضور کا قدم مبارک جمیع اولیاء کرام اولین و آخرین کی گردنوں پر ہے۔

مولوی نور محمد صاحب قادری سروری کلہوری رحمۃ اللہ علیہ اپنے [illegible]

Marfat.com

میں لکھتے ہیں۔ "اکثر اس زمانے میں دیگر طریقوں کے بعض خام ناتمام کو چشم حاسد اور تہی دست

طالبانِ سلوک کے سامنے جب یہ بات کہی جاتی ہے کہ حضرت پیر دستگیر قدس سرہٗ کا فرمان قدمی ھ

علیٰ رقبۃ کل ولی اللہ ماضی، حال اور مستقبل ہر زمانے میں نافذ وجاری ہے، اور امت کے

سب اولین اور آخرین اولیاء اللہ کی گردنوں پر آپ کا قدم ہے، اور آپ ختم ولایت اور غوث

دوام ہیں تو آتش پا ہو جاتے ہیں اور جھٹ کہنے لگ جاتے ہیں کہ ان کا قدم اپنے زمانے کے اولیا

کی گردنوں پر ممکن ہے ہو گا، سب اولین اور آخرین اولیاء اللہ کی گردن پر نہیں ہو سکتا۔ لیکن آپ

سے پہلے اور نہ آپ کے بعد کسی سے اس قسم کا عام فرمان ظاہر ہوا ہے۔ اس میں کسی زمانے کی تخصیص

نہیں ہے، آپ اپنے قصیدہ غوثیہ میں فرماتے ہیں ؎

وولانی علی الاقطاب جمعًا　　فحکمی نافذ فی کل حال

یعنی اللہ تعالےٰ نے مجھے غوث دوام بنا کر تمام اقطاب زمان کا والی اور سردار بنایا ہے، اور میرا یہ

زمانہ ماضی، حال اور مستقبل میں نافذ وجاری ہے، اولیائے متقدمین و فقرائے کاملین سے فتوح

کے تطویات بلند بانگ فخریہ اقوال مشہور ہیں، لیکن اس قسم کا عام گیر صادق و مصدوق فرمان

صادر نہیں ہوا، جس کی تائید و تصدیق اولیائے کاملین اور اکابر عارفین کا ایک جم غفیر کر رہا ہو

Marfat.com

تمام طریقوں کے کامل سالک، اور خدا رسیدہ مشائخ بھی آنحضرت قدس سرہٗ کے ہر قول کو دل و جان سے تسلیم کرتے ہیں، ہاں بعض بعید ست دور افتادہ اور آوارہ طالب بعض اور خصائیت کے سبب آپ کے ہر قول میں چون و چرا کرتے ہیں۔"

باب سوم

حضرت قطب الاقطاب سیدنا حاجی محمد نوشہ گنج بخش کے فضائل و خصائص میں۔

اس میں چھ فصل ہیں۔

فصل اول

اس میں آپ کے فضائل کا ذکر ہے۔

۱۔ مناقبات نوشاہیہ میں ہے کہ بروز میثاق جب صفوف انبیاء و مرسلین قائم ہوئیں، و حضرت سید السادات غوث اعظم شیخ عبدالقادر جیلانی رضی کو خلعت محبوبیت و قطبیت سے سرفراز فرمایا اسی روز بحضور ارواح انبیاء و مرسلین حضرت نوشہ گنج بخش رضی کی روح پاک کو بھی بہ عوتیہ سید الکونین ورزوایا گیا کہ اس کا سلسلہ فقر، مرتبہ میں پھیلے گا، اور اس کا خلیفہ مرتبہ میں

۲۔ مناقبات نوشاہیہ میں ہے کہ جس وقت آپ کو حضرت شیخ شاہ سلیمان [illegible]

نوازا، اس وقت وہاں تمام انبیائے کرام و اولیائے امت کی ارواح حاضر ہوئیں، حضرت سخی بادشاہ
نے فرمایا یہ میرا تحفہ ہے، سب حضرات اس کو تنبوں ڈالو، چنانچہ سب بزرگوں نے اپنے اپنے طریق کے
فیوض سے آپ کو سرفراز کیا، خصوصاً چودہ خاندان فقر کے ائمہ و پیشواؤں اور بزرگوں نے آپ کو
اپنے اپنے خرقے عطا کئے، اسی واسطے نوشاہی درویش جو لباس پہنیں ان کو جائز ہے، کیونکہ ان کو
ہر قسم کا لباس عطا کیا گیا ہے۔

۳۔ منقبات نوشاہیہ میں ہے کہ جسوقت اولیائے معاصرین و حضرت نوشہ صاحب رح کے درمیان
گوئے چوگان کی کھیل ہوئی تو حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی روح مبارک نے فرمایا کہ اے
حاجی محمد! تم چاروں طرف گیند کو ضرب لگاؤ، چنانچہ حسب الارشاد نبوی آپ نے چاروں طرف
ضرب لگائی تو مشرق، مغرب، جنوب، شمال تک گیند چلا گیا تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
آپ کو گلے لگایا، اور فرمایا تیرا فیض اقطار عالم میں چاروں طرف منتشر ہوگا، اور میں تیرے فقر کا
قیامت تک محافظ رہوں گا، نیز آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آپ کو خرقہ، تاج، جبہ مبارک
بعالم شاہدہ عطا فرمایا۔

۴۔ سترِ مکتوم میں ہے کہ جسوقت حضرت نوشہ صاحب رح بکسوٹ تشریف لیں حضرت سخی شاہ سلیمان
کی بیعت

Marfat.com

بیعت سے مشرف ہوئے تو انہوں نے بعالم مشاہدہ آپ کو حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم
مجلس شریف میں حاضر کر دیا، اور آپ کا ہاتھ ان کے ہاتھ میں پکڑوا دیا، اس وقت حضور علیہ الصلوۃ
اسلام کے پاس چہار یار ظاہری اور چہار یار باطنی بھی موجود تھے، ان سب بزرگوں نے آپ کے حق پر
فدایات فرمائیں، اور اپنی اپنی نسبتوں سے نوازا۔

۵ - مناقب غوثی میں ہے کہ جس شب حضرت سرور کائنات صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم معراج کو تشریف
لے گئے تو حضرت غوث گنج بخش رح کی روح پاک وہاں حضور کے ہمراہ تھی، اور حضور سرور مرسلین
نے آپ کی تربیت فرمائی۔

۶ - مقامات حاجی بادشاہ معروف رسالہ حسمہ برگ میں ہے کہ حضرت غوث الثقلین معصوم ہیں فرماتے
ہیں کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ قیامت قائم ہے، اور حق تعالیٰ عرش پر مستوی ہے، اور خلقت کا حساب
ہو رہا ہے، ہر یک گروہ کے علم کھڑے ہیں، سب سے بلند حضرت غوث الثقلین رض کا علم ہے، اور اس سے
پست، اور دوسرے سب علموں سے اونچا حضرت غوث صاحب رض کا علم ہے، جس کے نیچے آپ کے قدم
بار بیٹھے ہیں، اور حضور ایک تخت پر تشریف فرما ہیں۔

۷ - تذکرہ نوشاہیہ میں حضرت سید شاہ عصمت اللہ حمزہ پہلوان رح سے منقول ہے کہ ایک روز ہمارے

Marfat.com

جد امجد حضرت غوث صاحب رح بیٹھے بیٹھے فرمانے لگے کہ اے دوستو. دیکھو کہ دریا کی اُس طرف قلندر کا ہاتھ کہاں تک پہنچ رہا ہے، یاروں نے عرض کیا یا حضرت! وہ قلندر کون ہے؟ اور اس کا ہاتھ کہاں تک پہنچ رہا ہے؟ آپ نے فرمایا وہ قلندر مسکین فقیر ہے، اور اس کا ہاتھ عرش کے نیچے تک پہنچ رہا ہے پھر آپ نے اپنا ہاتھ مبارک بلند کیا، یاروں نے عرض کیا یا حضرت! آپ کا ہاتھ شریف کہاں تک پہنچتا ہے؟ آپ نے فرمایا ہمارا ہاتھ عرش معلّٰے کے اوپر جاتا ہے۔

۸ - تذکرہ نوشاہیہ میں بروایت مذکور منقول ہے کہ ایک روز آپ استراحت فرما رہے تھے، راوی سے ایک شخص پاؤں دبا رہا تھا، اس کے دل میں خیال آیا کہ پتہ نہیں شاہ دوں ولی جرتی رح کا کیا مرتبہ آپ نے اس کے خیال سے روئے کشف آگاہ ہو کر ان کا مرتبہ بیان فرمایا، پھر اس کے دل میں خیال آیا کہ شاہ جیو ابن عبد سلام کیلانی رح کا مرتبہ کیا ہے؟ آپ نے ان کا مرتبہ بھی بتا دیا، پھر اس کے دل میں آیا کہ شائد میاں مسکین قلندر رح کا کیا مرتبہ ہے؟ آپ نے وہ بھی جتلا دیا، حتّٰی کہ تمام بزرگان گردنو کے درجات و مقامات آپ نے بیان فرمائے، پھر اس کے دل میں خیال آیا کہ شائد حضرت صاحب رح کا مرتبہ کیا ہے؟ آپ ایک ساعت خاموش رہے، اور پھر فرمایا کہ جس کو اپنی نوازش سے "صاحب اختیار" کر دیویں اس کے مرتبہ کا کیا پوچھنا۔

فائدہ

Marfat.com

فائدہ صاحب ختیار ہونے سے مراد مرتبہ تکوین کا حاصل ہونا ہے ، فتوح الغیب مقالہ نمبر ۱۶

اور مقالہ نمبر ۲۴ میں ہے قال اللہ تعالیٰ فی بعض کتبہ یا ابن آدم انا اللہ لا الہ الا انا

اقول للشئ کن فیکون اطعنی اجعلک تقول للشئ کن فیکون یعنی اے ابن آدم میں وہ خدا ہوں کہ جب کسی چیز کو کہتا ہوں ہو جا تو وہ ہو جاتی ہے ، تو میری تابعداری کر تو میں تجھے ایسا کر دوں گا کہ تو بھی کسی چیز کو کہے گا ہو جا تو وہ ہو جائے گی ۔

حضرت غوث الثقلین رض فرماتے ہیں کہ یہ درجہ بہت نبیوں اور ولیوں کو دیا گیا ہے اور یہ وہی فنا ہے جو ولی و ابدال کا غایت حوصلہ ہے ، اور جب کسی کو درجہ تکوین دیا جاتا ہے تو جو کہتا ہے ہو جاتا ہے ۔ حکم ربانی سے ہو جاتا ہے ۔

کتاب مرآۃ وحدت المعروف تعلیم غوثیہ میں مقام جمع کی تشریح کے ضمن میں لکھتے ہیں " یہ مقام برزخ ابرزخ ہے کہ وجوب و امکان عشق کے مرتبہ پر ہوں کہ ایک کو دوسرے پر غلبہ نہ ہو ۔ ھرج البحرین یلتقیان بینھما برزخ لا یبغیان ۔ اس مقام میں سالک کو مرآت آئینہ وحدت اور وحدت آئینہ کثرت بن جاتی ہے ، یعنی وحدت میں کثرت اور کثرت میں وحدت دیکھتا ہے ، اور عارف متصرف عالم و مسخر لکم ما فی السموٰت و ما فی الارض کا مصداق بن جاتا ہے اور صاحب ختیار "

Marfat.com

ہو جاتا ہے ، جب چاہتا ہے تجلّیِ حق کو اپنے اوپر وارد کر لیتا ہے ، اور جس صفت میں چاہتا ہے متصف ہو کر

ان صفات کے اثر کو ظاہر کرتا ہے ، کیونکہ متصف بصفاتِ حق اور متخلق باخلاق اللہ ہو گیا ہے "۔

صاحب اختیار کا یہ بھی مطلب ہے کہ اللہ تعالےٰ اپنے کسی خاص بندے کو اس کے اعمال پر مختار کر دیوے کہ وہ جو چاہے کرے

کیونکہ جب عارف کو فنائے مطلق حاصل ہوتی ہے تو اس کا اپنا کوئی ارادہ نہیں رہتا ، اس کا ارادہ ، ارادہ حق

کے ماتحت ہوتا ہے ، اسوقت اس کو صاحب اختیار کیا جاتا ہے جیسا کہ اصحاب بدر کے حق میں حدیث قدسی وارد ہے ۔

اعملوا ما شئتم فقد غفرت لکم یعنی جو چاہو تم کرو بیشک میں نے تم کو بخش دیا ہے ۔

اور حدیث شریف میں محبوبانِ الٰہی کے متعلق آیا ہے ۔ ان اللہ یحب العبد حتی یبلغ محبتہ ان یقول لہٗ افعل

ما شئت فقد غفرت لک (مناقب محسن المعروف فوج الموفق سید محمد ہاشم بن محمد کاظم الحسنی النجفی الہ خوندی) یعنی تحقیق

اللہ تعالیٰ بندے سے محبت کرتا ہے حتیٰ کہ اس کی محبت یہاں تک پہنچتی ہے کہ اس کو کہتا ہے کہ تو جو چاہے کر بیشک

تجھ کو میں نے بخش دیا ہے ۔

اور ایک حدیث میں آیا ہے اذا احب اللہ عبدا لم یضرہٗ ذنب یعنی جب خدا تعالےٰ کسی بندے سے محبت کرتا ہے

تو اس کو گناہ کوئی ضرر نہیں پہنچا سکتا ۔

۹ ۔ تذکرہ نوشاہیہ میں بروایت مذکور منقول ہے کہ ایک روز حضور کی مجلس میں تذکرہ ہوا کہ فلاں بزرگ نے

چار شخصوں

Marfat.com

چار شخصوں کو ولی کیا، اور فلاں نے دو شخصوں کو، اور فلاں نے ایک شخص کو ولی کیا، آپ نے فرمایا دو تین چار اولیا کرنا کیا معنے رکھتا ہے، اگر ہر ایک گھر میں اولیا نہ ہوں، تو ہر ایک گاؤں میں تو ایک ایک ولی ہونا چاہیئے، چنانچہ آپ نے ایسا ہی کیا کہ ہر ایک گاؤں میں ایک ایک شخص پر مقام دولت کھول دیا، اور بیشمار لوگوں کو اولیا کر دیا، یہ آپ کے علی فضائل سے ہے۔

۱۰۔ تذکرہ نوث یہ میں ہے کہ آپ جس وقت نماز پڑھتے تھے تو سجدہ تنگ دیتے، کسی شخص نے عرض کیا کہ آپ سجدہ تنگ کیوں دیتے ہیں؟ فرمایا اگر میں سجدہ فراخ کروں تو میرا سر ہیبت الٰہی سے گر جائے، اور یہ ہونا شریعت کے خلاف ہے۔

فائدہ: اس سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت غوث اعظم رضی اللہ عنہ کے من رشادہ

۵

نَظَرْتُ فِی بِلَادِ اللّٰہِ جَمْعًا فَکَرْدَۃٍ عَلٰی حُکْمِ النَّصَارٰی

کے مطابق ورثت خوشیہ میں پہونچی یہ منصب حاصل تھا کہ تمام روئے زمین آپ کے سامنے [illegible]

کی موج زیر نظر رہتی تھی، نیز اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ آپ تمام [illegible]

فرمایا کرتے تھے، جیسا کہ شیخ جمال [illegible]

Marfat.com

کعبہ کو ظاہری آنکھوں سے نہ دیکھ لیں تکبیر اُولیٰ نہ کہیں۔

۱۱ ۔ آپ کو معیت وصحبت حضرت خضر علیہ السلام بھی حاصل تھی، کتاب مجمع الاسرار میں ہے کہ جسوقت آپ کی شادی ہوئی تو آپ برات کے ہمراہ بحالت استغراق ومحویت جارہے تھے، راستہ میں ایک کمزور بڈھے نے کہا کہ میری لکڑیوں کا گٹھا اٹھاؤ، چونکہ آپ جسم دل اور فیاض تھے، آپ نے گٹھا اٹھایا اور برات کے پیچھے پیچھے آہستہ آہستہ روانہ ہوئے، تھوڑی دُور جاکر بڈھے نے دیکھا تو گٹھا آپ کے سر سے دوگز اونچا جارہا تھا، پھر اس نے گٹھا لے لیا، چونکہ آپ برات سے بہت پیچھے رہ گئے تھے، اس لئے براتیوں نے آپ کی تلاش کی، اُس وقت حضرت خضر علیہ السلام نے غیب سے ندا دی "یہ ہے نوشہ یہ ہے نوشہ"

۱۲ ۔ تحائف قدسیہ میں ہے کہ آپ ہر روز صبح سے ایک پہر دن چڑھے تک بلند آواز سے ندا کیا کرتے کہ جو شخص حاجت مند ہو آوے اس کی حاجت پوری ہوگی، ہمارا خم عشق جوش وخروش میں ہے، جو شخص رنگین ہونا چاہے وہ آکر عشق میں رنگا جاوے۔

چنانچہ آپ کی توجہ باطنی نہایت قوی تھی جو شخص سامنے آتا ایک ہی نگاہ سے اس کے لطائف جاری ہوجاتے، اور اس پر مقام دل منکشف ہوجاتا۔

۱۳ ۔ بغداد دیا

Marfat.com

۱۳ - ہفتاد و دو ملت میں ہے کہ آپ نے اپنے والد بزرگوار رح کی طرح پا پیادہ چل کر حج حرمین شریفین زادھما اللہ شرفاً وتعظیماً کئے جو آپ کے اعلیٰ فضائل سے ہے۔

فصل دوم

اس میں آپ کے خصائص کا ذکر ہے۔

جو جو کمالاتِ عالیہ اور مدارج مخصوصہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو عطا فرمائے ان کا حصا نہیں ہو سکتا لیکن یہاں بعض خصائص آپ کے بیان کئے جاتے ہیں۔

۱ - آپ کے وجود مسعود کی کئی بزرگوں نے قبل از ولادت بشارتیں دیں۔ (تذکرہ نوشاہیہ۔ سرور محفل)

۲ - آپ کی ولادت کے متعلق فرشتوں نے مبارکبادیں دیں۔ (مناقب نوشاہی)

۳ - آپ کو عشق الٰہی کی گھٹی لگائی گئی۔ (مناقب نوشاہی)

۴ - آپ کی تربیت و بہبود فرشتے کرتے تھے۔ (مقامات حاجی بادشاہ معروف رسالہ حمد بیگ)

۵ - آپ کو ملائکہ نے تعلیم دی۔ (رسالہ حمد بیگ)

۶ - آپ کو علم لدنی عطا کیا گیا (رسالہ حمد بیگ۔ مناقب نوشاہی)

۷ - آپ کو مقطعات قرآنی کا علم دیا گیا۔ (گنج اسرار)

Marfat.com

۸ ۔ آپ کو اسم اعظم سکھایا گیا ۔ (گنج الاسرار)

۹ ۔ آپ پر گذشتہ و آئندہ کے حالات منکشف ہوئے ۔ (تذکرہ نوشاہیہ)

۱۰ ۔ آپ کو ہر قسم کے تصرفات عطا کئے گئے ۔ (تذکرہ نوشاہیہ)

۱۱ ۔ آپ ہزار سال کے مجدد اکبر ہوئے ۔ (قادری)

۱۲ ۔ آپ مقام سابقین و اولین پر فائز ہوئے ۔ (ثواقب المناقب)

۱۳ ۔ آپ کو اتباع نبوی مثل صحابہ کبار کے نصیب ہوا ۔ (ثواقب المناقب)

۱۴ ۔ آپ کو مرتبہ تکوین عطا ہوا ۔ (تذکرہ نوشاہیہ)

۱۵ ۔ آپ کا سکہ نوشاہیت تمام عالم میں جاری ہوا، اور آپ کی نوشاہیت کو تمام جنوں، انسانوں، فرشتوں، اشجار، احجار نے تسلیم کیا، اور ہر ایک نے بزبان قال و حال نوشاہیت کی شہادت دی (تذکرہ نوشاہیہ)

۱۶ ۔ حضرت غوث اعظم باز اتہب تھے، ان کی وراثت میں آپ جی نسبت شہبازیت سے مشرف ہوئے (رسالہ احمد بیگ)

۱۷ ۔ آپ کو عالم ملکوت کا سیر حاصل ہوا ۔ (رسالہ احمد بیگ)

۱۸ ۔ آپ پر انوار ذات کا تجلی ہوا، بلکہ نور ذات آپ کا مشہود ہوا (تذکرہ نوشاہیہ)

۱۹ ۔ آپ کو مشاہدہ ذات لایزال حاصل تھا ۔ (رسالہ احمد بیگ)

Marfat.com

۲۰ - جو دوسرے مشائخ کو چالیس سال کی محنت ریاضت سے حاصل ہو سکتا ہے ، وہ آپ کی ایک نظر سے حاصل ہو جاتا تھا ۔ (مناقب نوشاہی)

۲۱ - آپ کا طریقہ جامع شریعت و طریقت ہے ۔ (تذکرہ نوشاہیہ)

۲۲ - آپ کا طریقہ سب طریقوں سے افضل و اسہل ہے ، دوسرے طریقوں کے سالک جو کچھ آٹھ روز میں حاصل کرتے ہیں ، اس طریقہ کے مبتدی کو آٹھ پہر میں وہ کچھ حاصل ہو جاتا ہے (روایت مشہور)

۲۳ - آپ کے خاندان میں چودہ خاندانوں کے فیض شامل ہوئے (مناقبات نوشاہیہ)

۲۴ - آپ کے سلسلہ کے مریدوں کو قیامت کے روز دوزخ سے رہائی دینے کا وعدہ کیا گیا (کرامت)

۲۵ - آپ کو اپنی تمام اولاد جو قیامت تک ہونے والی ہے دکھلائی گئی ، اور سب کے متعلق سپرد ولایت کی بشارت دی گئی ۔ (رسالہ حمید بیگ)

فصل سوم

اس میں آپ کے مقامات کا ذکر ہے ۔

۱ - **مقام نوشاہیت** | یہ تمام مقامات ولایت کا جامع ہے ، سارے مقامات و مناسبات آثار اس میں پائے جاتے ہیں ، گویا کہ تمام مقامات ولایت کو مقام نوشاہیت سے ہیں ،

Marfat.com

مثل اجزا کے ہیں ۔ اور مقام نوشاہت مثل کل کے ہے ۔ جس کو نوشاہت کا منصب ملا ، اس کو ضمناً سب مقامات کا وصول حاصل ہوا ، تو اس سے ظاہر ہے کہ نوشہ کا لقب پانے والا تمام کمالات نبوت و مقاماتِ ولایت کا حقیقی وارث ہوتا ہے ۔

سنتِ الٰہی اس طرح پر جاری رہی ہے کہ عہدِ سابقہ میں جب جہالت کا شیوع اکثر ہو جاتا ، اور دین میں سستی ہو جاتی تو ایک صاحب شریعت اولوالعزم نبی مبعوث ہوتا تھا ، حضرت موسےٰ علیہ سلام وحضرت عیسےٰ علیہ سلام ہزار ہزار سال کے بعد مبعوث ہوئے ، چونکہ خاتم النبیین حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں آسکتا تھا ، اس لئے حسب ارشاد علماء امتی کانبیاء بنی اسرائیل دین کی سستی کو مٹانے ، اور بدعات کو دور کرنے کے لئے ہزار سال کے بعد حضرت نوشہ صاحب رح کی ذات کو اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا ۔ اور کمالات نبوت وولایت آپ کو مرحمت کئے ، اور منصب نوشاہت جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مخصوص تھا ، یعنی شب معراج میں نوشہ کی شان سے عرش معلےٰ پر تشریف لے گئے تھے ، اور مدت ہزار سال تک کوئی شخص کلیتہً اس سے سرفراز نہیں ہوا تھا ، وہ نیابت نبوی میں آپ کو موصوں ہوا ، اور آپ نے اس نسبت سے مشرف ہو کر از سر نو دین اسلام کے حقائق کی تجدید و ترویج کی ۔

Marfat.com

مقام غوثیت | آپ سلسلہ عالیہ قادریہ کے مشایخ عظام میں غوثیت کے مقام سے بھی
شرف ہوئے ۔ (مکاتیب شریفہ۔ مکتوب نمبر ۱۰۱)

مقام قطبیت | آپ کو قطب الاقطاب کا مرتبہ بھی حاصل ہوا ، بلکہ آپ کے صفاتی قطبیت
سرفراز ہوئے ۔ (رسالہ احمد بیگ ۔ گنز رحمت)

مقام فردیت | آپ کو مقام فردیت بھی حاصل ہوا کہ ھوٰذا ھو من کتاب تو قب مناقب
لامۃ تصدقت الدھوی رح

سۃ قیومیہ رکن دوم میں لکھا ہے کہ " آپ نہایت عزیز وجود تھے "

رت ملا شاہ قادری رح عزیز وجود کے متعلق فرماتے ہیں " وہ جوہر ثمت جو خاص خاص ہے ، جس کا
ونہایت عزیز ہے وہ مفرد ہے ، اور سوائے صدق کے اور کچھ مطلوب نہیں ۔ اور کوئی چیز
سے باز نہیں رہتی ، اور وہی محبوب خدا ہے "

فرمایا ہے ۔ " فقروں میں سے بعض ایسے بھی ہیں کہ ان کا مرتبہ یہاں تک پہنچ گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ
ن کے حق میں یہ فرمایا ہے بی یسمع و بی یبصر و بی یبطش و بی یمشی (حدیث قدسی)
جھی سے سنتا ہے ، اور جھی سے دیکھتا ہے ، اور جھی سے پکڑتا ہے ، اور جھی سے چلتا ہے ، وہ

Marfat.com

یہ مرتبہ نصیب سے ووٹ خاص ہیں، وہ دوگانگت، غربت، خدمت سے بری ہیں، اس وا
ان کو مفرد کہتے ہیں۔" (سکینۃ الاولیاء ص ۱۲۸)

جذبات سے آپ کی فوقیت ظاہر ہے۔

۵۔ مقام محبوبیت | حضرت سفینہ رحمۃ دوم میں لکھا ہے "آپ کا جذبہ نہایت قوی تھا
اور آپ کا سلسلہ نوشاہیہ سے بھی نسبت ہوتا ہے کہ آپ طریق جذب سے واصل باللہ ہوئے
حضرت مولانا شیخ احمد سرہندی اپنے مکتوبات میں لکھتے ہیں کہ "طریق جذب مر
محبوبی کا راستہ ہے"

اس سے ثابت ہوتا ہے کہ آپ کو مقام محبوبیت و مرادیت حاصل تھا، اور آپ محبوب ربانی تھے۔

۶۔ مقام صدارت | صوری و معنوی صدارت کا مقام آپ کو حاصل تھا، اور اسی بنا پر میں ضمہ
خانقاہ آپ ہی کی وجہ سے حضرت شیخ عبدالرحمن بھروی کو اس مقام سے بہرہ ور فر
وہ پیر چمن پاک صاحب کے نام سے مشہور ہوئے۔ (خزینۃ الاصفیا جلد دوم)

۷۔ مقام صدیقیت | یہ مقام بھی آپ کے خصائص میں سے ہے، آپ نے اپنی نظر کیمیا اثر
سے کتنے ہی اس مقام سے نوازے مثلاً حضرت شیخ پیر محمد سیچیار نوشہروی کے کہ وہ آپ کی توجہ سے

Marfat.com

ے مشرف ہوئے (کنز الرحمت)

۔ مقام امامت | حضرت سخی شاہ سلیمان نوری رح نے آپ کو منصب امامت پر فائز فرمایا، اور
ناد کیا کہ اب اس کے پیرھایوں سے کوئی اس کے برابر نہیں ہے (رسالہ حمد بیگ)

حب خزینۃ الاصفیا نے لکھا ہے کہ آپ طریقہ نوشاہیہ کے امام و پیشوا ہوئے۔

۔ مقام گنج بخش | آپ عشق اللہ میں مستغرق تھے، دنیا و مافیہا سے بے خبر، ہاتف غیبی نے آپ کو
شہ اور گنج بخش کہہ کر پکارا، اسی وقت ہر کہ و مہ آپ کو نوشہ گنج بخش کہنے لگے (تذکرہ مشائخ

حب بقاء اولیا نے لکھا ہے کہ "شاہ سلیمان صاحب نے آپ کو خرقہ خلافت عطا کیا، اور نوری
نہ گنج بخش" کا خطاب بھی دیا، اس کے بعد آپ ہدایت خلق میں مشغول ہوئے۔

۔ مقام فقر | آپ نے فرمایا ہے میں کوئی شیخ یا رہنما نہیں ہوں میں فقیر ہی
ں اور جب دنیا سے فقیر ہی جا رہا ہوں (تذکرہ نوشاہیہ کرامت

۔ مقام وراثت انبیا | حضرت قاضی سلطان محمود صاحب نوری ہمدانی
یا کرتے تھے کہ حضرت نوشہ گنج بخش رح کو مقام وراثت انبیا حاصل ہے۔

۔ مقام قبلۃ الاولیا | کثیر اہل کشف و کرامات آپ کی طرف
ں اور اہل دنیا سے فقیر ہی جا رہا ہوں (تذکرہ نوشاہیہ کرامت

Marfat.com

اس لئے آپ جماعت اونیا، اللہ میں غالب لاونیا کے نام سے مشہور تھے۔

۱۳ مجددیت کبریٰ | آپ خاصت تجدید سے بھی سرفراز ہوئے اور منجملہ مجددین الف کے آپ ہزار ما
کے مجدد اکبر ہوئے کما ھو المذکور فی الرسالۃ المبارکۃ القادریۃ۔

۱۴ کثیر الکرامات ہونا | آپ کی کرامات لاتعداد و بیشمار ہیں۔ حضرت مولنا سید حافظ محمد حیات
نوشاہی رح نے کتاب تذکرہ نوشاہیہ میں لکھا ہے۔ لوکان البحر مدادًا وبنان الخلق اقلا
وصرفوا الاعمار فی الترقیم لما کتبوا حرفًا من الوف خوارقہ العظیمۃ یعنی اگر تما
سیاہی بن جاویں، اور تمام درخت قلمیں بن جاویں، اور تمام مخلوق لکھنے میں لگ جاویں، او
عمریں لکھتے لکھتے ختم ہو جاویں، مگر حضرت نوشہ صاحب رح کی لاکھوں خوارق اور بیشمار عظیم ات
کرامتوں میں سے ایک حرف بھی نہ لکھ سکیں گے۔

فصل چہارم

اس میں مشائخ وقت کا آپ سے مستفیض ہونے کا ذکر ہے۔

چونکہ آپ کی ذات قدسی صفات جامع کمالات و ولایت تھی اس لئے ہر ایک سلسلہ کے مشائخ آپ کی
میں حاضر ہو کر استفاضہ کیا کرتے تھے۔

Marfat.com

ملّا قادریہ میں سے حضرت میر سید شریف عریضی خوارزمی مگھووالی رح ، اور حضرت حافظ طاہر کشمیری رح
چشتیہ میں سے حضرت شیخ معروف چشتی سوہدروی رح ، اور سہروردیہ میں سے حضرت مولانا
جمال دریاہ ساکن کیلیانوالہ ، اور نقشبندیہ میں سے حضرت خواجہ محمد نصیل کابلی رح ، اور
یہ میں سے حضرت شاہ مسکین قلندر دریائی رح ، اور اویسیہ میں سے شیخ عبد جلیل گوجرہ
رہ آپ سے فیضیاب ہوئے (تذکرہ نوشاہیہ)

علمائے وقت میں سے حضرت ملّا اخوند محمد عرف کمال الدین کشمیری رح جو امام ربانی حضرت شیخ احمد
دی رح کے استاد تھے ، اور آفتاب پنجاب حضرت مولانا عبدالحکیم سیالکوٹی رح اور حضرت مولانا
لقادر بن حاجی شیخ حامد ملک ولی رح آپ کی صحبت سے بہرہ یاب ہوئے (تذکرہ نوشاہیہ)

حضرت شاہ جیو بن شیخ عبدالسلام قادری رح ساکن کیلیانوالہ اور حضرت شاہ دولہ ولی
آپ کی مراسلت بھی تھی۔ (تذکرہ نوشاہیہ)

ک علاوہ اہل حکومت میں سے حضرت ابو مظفر شہاب الدین محمد شاہجہاں غازی رح اورنگ زیب
سعداللہ خان بہادر ، اور نواب سعید خان بہادر ناظم صوبہ کابل حضور کے معتقدین سے تھے
پ کے شرف زیارت سے مشرف ہوئے۔ (تذکرہ نوشاہیہ)

Marfat.com

اور فقرائے اہل ہنود میں سے بابا لال داس بیراگی آپ کی صحبت سے اکثر مستفیض ہوتے رہے، جن کا

دریائے چناب کے جنوبی کنارہ پر واقعہ ہے۔

فصل پنجم

اس میں ان بزرگوں کے اقوال درج ہیں، جنہوں نے آپ کے کمالات کا اعتراف کیا ہے۔

۱۔ آپ کے مرشد، مرشد حضرت سخی شاہ سلیمان نوری رحمۃ نے آپ کے متعلق فرمایا

"آیا میرا دونوں جہان بنے رکھے" (تذکرہ غوثیہ) یعنی میرا محبوب چار دانگ شریعت

وحقیقت ومعرفت کی حدود کو نگاہ رکھے ہوئے آیا ہے۔

۲۔ حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ نے فرمایا۔

"جوادہ رفیق محبت مولانائے حاجی محمد بدعا، سلامت احوال وصعود مدارج کمال مشغول"

(یہ دو عبارات بیان ہل اتاراتت) یعنی محبت کے راستہ کے سخی ہمارے سردار حاجی محمد

کے سلامت رہنے، اور درجات کمال کے بلند ہونے کی دعا میں مشغول ہیں۔

۳۔ حضرت خواجہ باقی کمال الدین محمد احسان مجددی رحمۃ نے فرمایا ہے۔

"حاجی نوشہ صاحب عروۃ وثقے رکھے ہمعصر صاحب ذوق وشوق نہایت عزیز وجود"

Marfat.com

۶ - حضرت سید عبدالوہاب ثانی گیلانی رحمۃ فرمایا ہے۔

"حضرت حاجی نوشہ صاحب رحمۃ اس وقت خاندان قادری کے قطب ہیں" (نور الصالحین)

۷ - حضرت شیخ پیر محمد سچیار نوشہروی رحمۃ فرمایا ہے۔

"میرے شیخ حضرت حاجی نوشہ صاحب رحمۃ دربار نبوی میں خاص حضوری میں، اور جو فیض امت پر ہوتا ہے وہ پہلے انہیں پر وارد ہوتا ہے، اور وہ آگے تقسیم کرتے ہیں، اور بوقت تقسیم ہاتھوں کی طرح حصہ عطا فرماتے ہیں" (تحائف قدسیہ)

۸ - حضرت شیخ پیر محمد سچیار نوشہروی رحمۃ فرمایا ہے۔

"حضرت نوشہ صاحب رحمۃ دونوجہان کے ہدایت دینے والے ہیں، کون و مکان کا راستہ دکھانے والے، دردمندوں کی دوا، عاجزوں کی جائے پناہ، بے ہنروں کا عقدہ کشا، بے بصیرتوں کے [illegible] حقیقی ہدایت دینے والے، تحقیق کی راہ بتانے والے، تاریکی کے سورج، اجل کے چاند، خدا کے گنج بخش، بیکسوں کے ہاتھ پکڑنے والے، مفلسوں کو خزانے بخشنے والے، دونوجہان کے نبی جہان کے کعبہ، بھیدوں کا خزانہ، نوروں کی کان، گوشہ نشین بادشاہ، وحدت کے حبیب والے، سالکوں و خدا پرستوں کے ذکار کو جاری کرنے والے، مجذوبوں و بیہوش مستوں کے رازداں [illegible]

Marfat.com

حاجت مندوں اور ٹوٹے دلوں کے حاجات پورے کرنے والے ، عاجزوں اور ناتوانوں کی مراد پہنچانے
والے ، عارفوں کے سردار ، عاشقوں کے سرگروہ ، بندنوازی والے ، غریبوں کی پرورش
کرنے والے ، آنکھوں کے نور ، مسیح کی نظر والے ، حکمت میں افلاطون کے پیشوا ، فطرت میں سقراط
کے رہنما ، یگانگت میں مجنوں کے استاد ، معرفت میں ذوالنون جیسے کمال ، تسکین کے کھونے والے
موتیوں کی کان ، جواہرات کی معدن ، معرفت کے دریا ، مہربانی کے بادل ، کرامت کے جامع
مہمات کے رفع کرنے والے ، مرتبوں کو بیان کرنے والے ، بے تابوں کو تاثیر دینے والے ، بیکسوں
کا وسیلہ کیا بیان کروں ، آپ کے قدموں کی خاک در سلام میں بروز بخشنے والی ہے ، آپ کی نظر
بدبختوں کو مبارک بخت بنا دیتی ہے ، آپ عاشقوں و عارفوں کے مذہب کے رہبر ، محبوں کے
دلبر ، عاجزوں کی مدد کرنے والے ، جہان کی رونق ، آسمان کی حشمت ، خلقت کے قبولیت کے
والے ، وحدت کا دریا بخشنے والے ، آپ کے علم میں غیبی خبریں اور پوشیدہ مراتب
ہیں ، آپ کے سوائے بے محمتید کی قدر اور آئینہ کشف کی کوئی وقعت نہیں ، آپ کو کون پہچان
کے نکیہ گاہ ، دونوجہان کے پشت پناہ ، روز کے دن کے آفتاب ، خوشی دکھ کے ہمیں ہیں ہیں

---

۹ - حضرت مولانا محمد شرف فاروقی نجمی سے فرماتے ہے ۔

Marfat.com

"حضرت نوشہ صاحب رح اپنے زمانہ کے تمام اولیا سے روحانی حالت میں بڑے اور صاحب مقامات رفیع تھے۔" (مناقب نوشاہی)

۱۰۔ ملائکہ مقربین نے حضرت پیر صاحب رح کو فرمایا۔

"حضرت نوشہ صاحب رح کا دربار عشق سے پُر ہے۔ اور وہ خدائی رنگ میں رنگتے ہوئے ہیں۔" (مرآۃ رحمت)

۱۱۔ حضرت مولوی محمد ابراہیم مجددی سیتھلی رح نے فرمایا۔

"ہمارے یہاں حضرت شاہ حاجی محمد فیتروی اپنے وقت میں ہوئے ہیں، ان کا نام غیب سے نوشاہ رکھا گیا تھا جیسا کہ ان کے مناقبوں میں آیا ہے، سو اسی روز سے ان کا سوائے نوشاہ کے ان کے نوشاہ حاجی ہو گیا کوئی ان کا نام سوائے نوشاہ صاحب کے نہیں لیتا ہے۔" (مرآۃ قادری)

۱۲۔ حضرت قاضی سبحان محمود قادری سہروردی نے فرمایا۔

"حضرت نوشہ گنج بخش رح اپنے زمانہ کے مجدد اکبر تھے، اور ان کو مرتبہ ورثت انبیاء حاصل تھا۔ توجہ باطنی اپنے مریدوں کے دلوں پر اسم اعظم کندہ کرتے تھے۔"

۱۳۔ پروفیسر ٹامس آرنلڈ نے پریچنگ آف اسلام میں ایک فرانسیسی مستشرق کی مصنفہ کتاب خطبات گارساں دتاسی کے حوالہ سے لکھا ہے کہ ہندوستان میں کوئی باقاعدہ اسلامی تعلیم کا سلسلہ نہیں

جس کا

Marfat.com

جس کا کوئی مرکز یا نظام ہو، البتہ انفرادی طور پر بعض لوگوں نے تبلیغی خدمات انجام دی ہیں چنانچہ
۲۰۰۰۰۰
اسلام کے ایک محترم بزرگ حاجی محمد کی کوشش سے دو لاکھ آدمی حلقہ اسلام میں داخل ہوئے۔

فصل ششم

اس میں آپ کی تعریف میں مورخین کے اقوال کا ذکر ہے۔

۱۔ حضرت مرزا احمد بیگ قاقشال لاہوری نے کتاب مقامات حاجی بادشاہ معروف رسالہ احمد بیگ میں لکھتے ہیں۔

"اشرف مشایخ زمان، قدوہ اولیائے جہان، مخزن سر غیبی، مطلع نور ربوبی، دقائق دقایق عرفان، واقف رموز فرقان، دلیل راہ حقیقت، رہنمائے سالکان طریقت، محرم حرم حضرت [illegible] بزم وصال، اعظم اولیائے ربانی، محی الدین ثانی، در دین و دنیا خوش توشہ، حضرت [illegible] یعنی زمانہ کے پیروں میں سے بہت بزرگ، جہان کے اولیا کے پیشرو، غیبی بھیدوں کے خزانہ دار، [illegible] کے ضبوط ہونے کی جگہ، معرفت کی باریکیوں کے جاننے والے، خدا تعالیٰ کے سر رکھنے والے، حقیقت و [illegible] لوگوں کے رہبر، طریقت پر چلنے والوں کے رہنما، بزرگی کے حرم کے محرم [illegible] اولیائے یہی میں سے بہت بڑے، دوسرے محی الدین [illegible]

Marfat.com

توشہ والے حضرت شاہ حاجی محمد نوشہ رح ۔

۲ ۔ حضرت مولانا محمد شرف فاروقی منیجری رح کتاب کنز الرحمت میں لکھتے ہیں ۔

۵

جنابِ حضرتِ نوشہ کہ بحرِ رحمتِ عامش — محیطِ ہفت دریا گشت جرعہ جامِ انعامش

تنِ مردہ ز اعجازِ مسیحا جاں ہمے دیرے — دلِ صد مردہ را زندہ نماید جوشے از نامش

فلک محکومِ امرِ او بہر نیک و بدِ عالم — جہاں یں تو سنِ گردد کند در زیرِ رانِ رامش

ترا یارم ازیں ہر چہ بعالم تا ابد باشد — بروں چوں پارہ سا عدعیاً ز آغازِ انجامش

ہنوز از اختلاف کاف و نون اثرے نجو پیدا — کہ شد از شاخِ او دے مرغِ وحدت صید در دامش

بنفی ماسوی اللہ از پئے اثباتِ ذاتِ حق — یکایک ہست انگشتِ شہادت موئے اندامش

ملک خاکِ درِ او با مژہ کردند — بطوفِ روضہ واں فلک ہم بستہ احرامش

نمیدانم چہ سر مستی ست چشمِ ساقیِ ما را — کہ شد محمورِ عالم ہمچناں باقی ست بر جامش

سگے را کو بود منظورِ نظرِ پاک نوشاہی — بود در بیشہ عین الیقیں اطوارِ ضرغامش

نگاہِ لطفِ عام اوست اکسیرِ مسِ دلہا — سخا ہر خطہ شد ریزہ چیں خوانِ اکرامش

ندارد

Marfat.com

ندارد حاجتِ معراج پایہ رفعتِ ذاتش — کہ قوسین ست زیریں پایہ از سُتّم بامش

مقامِ سدرہ اعلےٰ صفِ نعالِ او باشد — کہ صدرہ برزد ندا زلی مع اللہ بر تزلّ مش

کسے کو لن ترانی گفت در معراج با موسےٰ — ز ارنی میکند بر لحظہ صد پیغام الہامش

ز تقلیدِ مذاہب خط آزادی گرفت شرف

نوشتہ تا بلوح دل حروفِ دینِ سلامش

زہے زبدہ اولیائے زماں — نشینندہ مسندِ لامکاں

شہ معرفت تاج و عرفان سریر — بہ بیت و ولایت مربے نظیر

ز خمِ مصطفےٰ شمسِ نو در غیب — چو موسےٰ دست بیضا بجیب

شدہ سینہ اش مخزنِ رازِ حق — ز پیشینیاں بردہ گوئے سبق

نبود از خدا و ت پاکش جدا — نہ ساید و در پردہ تن خدا

کلامش دہد جاں چو آبِ حیات — مروخو ز تابِ خمش کشتہ رات

شدہ در قدوسیہ نام او — قضا و قدر بندہ فرمان او

لبِ لعل او پرورِ آبِ خضر — جہانیست یکدم ز نامش بہر

Marfat.com

دلش لوح محفوظ را راز الٰہ　　درش قدسیاں را شدہ سجدہ گاہ

ولی زاں نوشتہ حاجی بداں　　کہ کرد است مہمیز بر لامکاں

یعنی ۔جناب حضرت نوشہ صاحب رح کا بحر رحمت اسقدر وسیع ہے کہ ساتوں سمندر اس کے انعام کے پیالہ میں سے ایک گھونٹ کی مثل ہیں ، حضرت مسیح علیہ السلام اپنے معجزہ سے مردہ جسموں کو زندہ کیا کرتے تھے لیکن آپ کے اسم شریف کا ایک ایک حرف سینکڑوں مردہ دلوں کو زندہ کر دیتا ہے ، ہر نیکی و بدی میں آسمان آپ کے امر کا محکوم ہے ، زمانہ آپ کے سامنے مطیع و فرمانبردار ہے ، ازل سے ابد تک جو کچھ جہان میں ہو رہا ہے وہ باعطائے الٰہی ابتدا سے انتہا تک آپ پر ظاہر ہے ، بھی مرکز کے آثار ظاہر نہ ہوئے تھے کہ آپ پر وحدت کا مقام کھل گیا ، آپ کے جسم طہر کا ایک ایک بال انگشت شہادت کی طرح نفی ماسوی اللہ اور اثبات ذات حق میں محو ہے ، فرشتے یعنی لیکوں نے آپ کے دروازہ کا جھاڑو دیتے ہیں ، اور آسمان نے آپ کے روضہ اقدس کے طواف میں حرم باندھا ہے ، ہمارے اس ساقی کی آنکھوں میں اسقدر مستی ہے کہ تمام جہان اس سے مخمور ہو چکا ہے اور وہ پیالہ بھی اسی طرح باقی ہے ، جو کتا حضرت نوشہ صاحب رح کی خط پاک کا منظور ہو چکا ہے وہ عین یقین کے میدان میں شیر کی مانند ہے ، آپ کے لطف عام کی نگاہ دونوں کے تابنے کے لئے اکسیر ہے ، آپ کی بخششوں کے دستر خوان پر ہر لقمہ

Marfat.com

سخاوت ریزہ چین ہے ، آپ کے مرتبہ کی بلندی کو معراج کی حاجت نہیں ، آپ کے محل کی سربلندی کا پایہ
قاب قوسین ہے ، مقام سدرۃ المنتہیٰ آپ کے قدموں کے نیچے رہ گیا ہے ، آپ کا نظارہ ، مع اللہ
کی صدا سے گونج رہا ہے ، حضرت موسیٰ علیہ السلام کو طور پر من ترانی کا حکم ہوا تھا لیکن وہی دولت
آپ کو ہر لمحہ میں سینکڑوں بار یوم ترانی کے دے رہا ہے ، مذاہب کی تقلید سے اس روز کی اشرف نے
آزادی پائی ہے جس روز اس کے دل کی تختی پر حضور کے دین سلام کے حروف کندہ ہو چکے ہیں ۔
آپ وہ ہیں جن سے برگزیدہ ، مکان کی سند پر بیٹھنے والے ، معرفت کے باغ و بہشت
عرفان کے جدِ امجد ، جن و بشر کے مرتبہ ، آپ کا چہرہ مبارک ، خلیل کے قلب کا ضیاء ، حضرت
موسیٰ علیہ السلام کی فرد آپ کے پہلو میں دل یدبیضا کی شان روشن ، آپ کا سینہ خلد و بہار و
سب پہلے وہ ہیں جنہوں نے جو فرمایا ، آپ کی زبان سے نور ہی نور نکلا ، کبھی وحی کے
جو نبوت ، آپ کے کلام سے آب حیات کی طرح زندگی بخشتے ، سوچ ، خیال آپ کے
ہے ، ت ہوگئے ، آپ کا ارشاد فرشتوں کا وظیفہ ہے ، قضا و قدر آپ کے
ہیں آپ کی زندگی کا وجود ہے ، جہاں میں کوئی بھی آپ کے حکم سے باہر نہیں ہے ، آپ
کی روح مقدس ہے ، آپ کا درود فرشتوں کا بھی وظیفہ ہے ، حضرت

Marfat.com

آپ نے گھوڑا امکان کی طرف دوڑایا ہے ۔

۳ - حضرت مفتی غلام سرور قریشی لاہوری در خزینۃ الاصفیا جلد اول میں لکھتے ہیں ۔

" شیخ حاجی محمد قادری المشہور بہ نوشاہ گنج بخش قدس سرہٗ از عظمائے خلفائے شاہ سلیمان قادری ولی مادرزاد صاحب جذب و صحو و سکر و عشق و شوق و ذوق و زہد و ریاضت و تقوے صاحب عبادت و ولی و ولیت اہل خوارق و کرامات امام و مقتدائے طریقہ نوشاہیہ قادریہ است در مقامات بلند و شان ارجمند و نشت " (ص ۱۹۰) یعنی شیخ حاجی محمد قادری نوشہ گنج بخش کہ ہم منہو میں، آپ شاہ سلیمان قادری کے بڑے خلیفوں سے تھے، ماں کے پیٹ سے ولی پیدا ہوئے، مذہب جذب، شوق اور مستی اور محبت اور تتبع اور عبادت اور ذوق تھے، دنیا سے بے رغبت، نفس کی مخالفت کرنے والے، پرہیزگار، عبادت بھی کرنے والے، ولیت کے وارث، خرق عادات اور کرامتوں والے، طریقہ نوشاہیہ قادریہ کے امام اور پیشوا ہیں، فقر میں بلند درجے اور شان مبارک رکھتے تھے ۔

باب چہارم

سلسلہ مرتضویہ قادریہ نوشاہیہ کے فضائل میں

اس میں پانچ فصل ہیں ۔

فصل ۱ ں

Marfat.com

فصلِ اوّل

س میں سلسلہ مرتضویہ کے فضائل کا ذکر ہے ۔

احادیث نبویہ سے حضرت علی المرتضٰے رضؓ کے سلسلہ یعنی گروہِ مرتضویہ کی فضیلت ثابت ہے ۔

۱

علی کا گروہ خیر البریہ اور راضیہ و مرضیہ ہے

عن ابن عباس رضی اللہ عنہ قال ما نزلت ھذہ

الاٰیۃ ان الذین اٰمنوا وعملوا الصلحٰت اولٰئک ھم خیر البریۃ قال رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم لعلی انت وشیعتک یوم القیٰمۃ راضین مرضیین ۔ خرجہ ابن مردویہ

وابونعیم فی الحلیۃ والدیلمی فی فردوس الاخبار والسیوطی فی الدر منثور ۔ ص

حضرت عبداللہ بن عباس رضؓ سے روایت ہے کہ جب یہ آیت ان الذین اٰمنوا و عملوا الصالحات اولٰئک ھم خیر البریۃ نازل ہوئی تو

حضرت رسول اکرم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت امیر رضؓ کو فرمایا اے علی تو اور تیرے شیعہ قیامت کے دن راضی اور خوشنود ہوں گے ۔

۲

علی کا گروہ ناجی ہے

حضرت ابن عباس سے روایت ہے حضرت

Marfat.com

نے فرمایا کہ اللہ تعالےٰ نے سب پیغمبروں کو مختلف درختوں سے پیدا کیا ، اور مجھ کو اور علی کو ایک ہی درخت سے پیدا کیا ، میں اس درخت کی اصل ہوں ۔ اور علی اس کی فرع ، اور حسن و حسین اس کے پھل ، اور ہمارے احباب اس کے پتے ہیں ، جو کوئی اس درخت سے چمٹے گا وہ نجات پائے گا ، اور جو اس سے منحرف اور روگردان ہو گا ، وہ ہلاک ہو گا ، اور جہنم میں جائے گا ۔

احباب سے مراد مرید ہیں ، اور چمٹنے سے مراد بذریعہ بیعت اس سلسلہ سے منسلک ہونا ہے ۔

۳

علی کا گروہ خیر البریہ اور کامیاب ہے

عن جابر بن عبد الله رضی الله عنه قال کنا عند النبی صلی الله علیه وسلم فاقبل علی فقال النبی صلی الله علیه وسلم والذی نفسی بیده ان هذا وشیعته لهم فائزون یوم القیمة ونزلت ان الذین امنوا وعملوا الصلحت اولئك هم خیر البریة ۔ اخرجه ابن عساکر وخوارزمی والسیوطی فی الدر المنثور ۔ یعنی حضرت جابر بن عبد اللہ رضؓ سے روایت ہے کہ ہم لوگ حضرت رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس تھے ، پس حضرت امیرؓ تشریف لائے ، پس آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا قسم ہے اُس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے ، یہ (علی) اور اس کا گروہ قیامت کے روز کامیاب ہوں گے ، اس وقت یہ آیت نازل ہوئی ۔

Marfat.com

ہوئی ، ان الذین امنوا الآیۃ ۔

۴

علی کا گروہ مغفور ہے | عن علی رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا علی ان اللہ قد غفر لک ولذریتک ولاٰلک ولاھلک ولشیعتک ولمحبی شیعتک فابشر انک لانزع البطین ۔ اخرجہ الدیلمی ۔ یعنی حضرت علی رض سے روایت ہے کہ حضرت رسول اکرم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اے علی ! بیشک اللہ تعالےٰ نے تجھ کو ، اور تیری اولاد کو ، اور تیری آل کو ، اور تیرے اہل کو ، اور تیرے گروہ کو ، اور تیرے گروہ کے دوستوں کو بخش دیا ہے ، پس خوشخبری ہو تجھ کو کہ تو انزع بطین ہے ۔

۵

حضرت ابو ایوب انصاری رض سے روایت ہے کہ فرمایا حضرت رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بتحقیق اللہ تعالےٰ نے تجھے اور تیری اولاد کو ، اور تیرے اہل کو ، اور تیرے دوستوں کو بخش دیا ہے کہ تو انزع اور بطین ہے ۔ (فردوس الاخبار)

دوستوں سے مراد مرید اور اس سلسلہ کے ارادتمند ہیں جو تا قیامت ہوں گے ۔

Marfat.com

۶

علی کا گروہ ان کے دائیں بائیں ہوگا

عن ابی رافع رضی اللہ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لعلی اربعۃ یدخلون الجنۃ انا وانت والحسن والحسین وذرّیاتنا خلف ظہورنا وازواجنا خلف ذرّیاتنا وشیعتنا عن ایماننا وشمائلنا۔ یعنی

حضرت ابی رافع رضہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت امیر رضہ کو فرمایا کہ چار شخص بہشت میں داخل ہوں گے ، میں اور تم ، اور حسن و حسین ، اور ہماری اولادیں ہماری پشت پیچھے ہوں گی اور ہماری بیویاں ہماری اولاد کے پیچھے ہوں گی ، اور ہمارے احباب (گروہ) ہمارے دائیں و بائیں ہونگے۔

۷

علی کا گروہ حوض کوثر سے سیراب ہوگا

حضرت ابی رافع رضہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی رضہ کو فرمایا اے علی! تو اور تیرا گروہ حوض سے سیراب ہوگا ، پورا سیراب ہونا تمہارے منہ نورانی سفید ہوں گے ، اور تمہارے دشمن پیاسے سر اٹھائیں گے۔ (طبرانی فی المعجم)

۸

علی کا گروہ جنتی ہے

فرمایا حضرت رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اے علی! تو اور تیرا گروہ جنت میں جائیں گے

Marfat.com

جائیں گے۔

شیعانِ علی اہل سنت والجماعت ہیں | جن احادیث میں شیعان علی کے فضائل مذکور ہوئے ہیں۔ ان سے مراد اہل سنت والجماعت کا گروہ ہے۔ اکابر ائمہ محدثین کا یہی مذہب ہے۔

۱ - امام ابن حجر مکی رح صواعق محرقہ میں لکھتے ہیں۔ وشیعۃ اھل البیت ھم اھل السنۃ والجماعۃ لانھم الذین احبوھم کما امرھم اللہ ورسولہ وما غیرھم فاعدائھم فی الحقیقۃ :

یعنی اہل بیت کے شیعہ اہل سنت والجماعت ہیں، کیونکہ انہوں نے اہل بیت کو دوست رکھا۔ جیسا کہ خدا اور اس کے رسول نے امر فرمایا ہے، اور ان کے علاوہ جو لوگ ہیں وہ حقیقت میں اہل بیت کے دشمن ہیں۔

۲ - شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رح لکھتے ہیں۔ "اہل سنت گویند ما ہم شیعہ ایم و احادیث در فضل شیعہ وارد اند مورد آں ما ہم نہ روافض" یعنی اہل سنت کہتے ہیں شیعہ ہم لوگ ہیں۔ اور وہ احادیث جو شیعوں کے فضائل میں وارد ہوئی ہیں ان کے مورد ہم ہیں نہ کہ رافضی لوگ۔

شیعانِ علی سے مراد سلسلہ مرتضویہ ہے | احادیث مذکورہ کے سیاق وسباق سے ثابت ہوتا ہے کہ شیعت، یعنی ان میں بھی خصوص ان فضائل کے مصداق وہ لوگ ہیں جن کا سلسلہ بیعت حضرت امیر رضی اللہ عنہ تک پہنچتا ہو۔ وہی لوگ آپ کے شیعہ ہیں، وہی آپ کا گروہ ہے، وہی آپ کے دوست و محب ہیں۔ پس سلسلہ مرتضویہ

Marfat.com

دوسرے تمام سلاسل سے از روئے احادیث مرفوعہ افضل و اعلیٰ ہے ۔

فصل دوم

اس میں سلسلہ قادریہ کے فضائل کا ذکر ہے ۔

اگرچہ باب دوم میں حضرت غوث الاعظم رح کے کچھ فضائل لکھے جا چکے ہیں، لیکن یہاں سلسلہ کے فضائل سے پہلے پھر چند فضائل غوثیہ تحریر کئے جاتے ہیں، کہ حضور کی فضیلت پر ہی سلسلہ کی فضیلت کا دارومدار ہے ۔

۱ ۔ بہجۃ الاسرار میں حضرت شیخ شہاب الدین عمر سہروردی رح سے روایت ہے کہ میں نے حضرت شیخ محی الدین عبدالقادر جیلانی رح کو مدرسہ میں سنا، وہ منبر پر کھڑے ہوئے فرما رہے تھے، ہر ایک ولی کسی نبی کے قدم پر ہوتا ہے، اور میں اپنے جد محترم حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قدم پر ہوں، اور حضور نبوی نے کوئی قدم نہیں اٹھایا مگر کہ میں نے وہاں قدم رکھا، سوائے قدم نبوت کے، کیونکہ وہاں غیر نبی کے کسی کو راہ نہیں ۔

۲ ۔ شیخ ابو عمرو عثمان بن مرزوق رح کہتے ہیں کہ حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رح کے احوال و مقامات و اسرار میں سوائے پیغمبروں کے کوئی ان کا شریک نہیں، اور اس طریقہ میں سوائے اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کسی کو ان پر کوئی منت و احسان نہیں ۔

۳ ۔ شیخ

Marfat.com

۴ - شیخ ابن عطاء اللہ اسکندری شاذلی رح لطائف المنن میں شیخ اکبر سے روایت کرتے ہیں کہ شیخ ابو السعود بن الشبلی رح کہتے ہیں کہ میں حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رح کی خدمت میں رہا ہوں جنہوں نے کوئی فضیلت اپنے غیر کے لئے باقی نہیں چھوڑی۔

---

۴ - قلائد الجواہر میں ہے۔ اور جان لو ان الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء واللہ ذو الفضل العظیم (بیشک فضل اللہ کے ہاتھ میں ہے، جسے چاہتا ہے عطا فرماتا ہے، اور وہ بڑے فضل والا ہے) صحابہ کرام رض کے بعد مناقب و محامد، مثل علم اور علم اور حسب و نسب و مواہب و عنایتوں کے مراتب ارباب احوال میں سے کسی کے واسطے جمع نہیں ہوئے جیسا کہ ہمارے سردار اور ہمارے شیخ سید عبدالقادر جیلانی رح کیلئے جمع ہوئے ہیں۔

۵ - بہجۃ الاسرار میں شیخ ابی القاسم بن بکر حمد سے روایت ہے کہ حق تعالیٰ نے شیخ عبدالقادر جیلانی رح کے متعلق فرمایا انا نیود یا مکین امین (بیشک تم آج کے دن ہمارے پاس امانتدار مکین ہو) اور ان کو ارواح انبیاء کے ساتھ، دنیا و آخرت کے درمیان، اور خلق و خالق کے درمیان، اور ظاہر و باطن کے درمیان، اور جو اس کو ادراک کرے اور جو ادراک کرے اس سے ماسوا ایک چبوترہ پر بٹھایا، اور ان کے لئے چار چہرے بنائے، ایک چہرہ سے وہ دنیا کی طرف دیکھتے ہیں،

Marfat.com

دوسرے چہرہ سے آخرت کی طرف ، تیسرے چہرہ سے خلق کی طرف ، چوتھے چہرہ سے خالق کی طرف ۔

۶ ۔ شیخ عبداللہ یافعی رح نے کتاب خلاصۃ المفاخر میں فتوے دیا ہے کہ صحابہ کرام رض کے بعد تمام

اولیاء اللہ سے اعلیٰ مقام پر شیخ عبدالقادر جیلانی رح ہیں ، اور محققوں نے فرمایا ہے کہ حضرت شیخ کا مقام

" اعلیٰ جامع الاصول " ہے ۔

۷ ۔ سید اسمٰعیل بن محمد سعید القادری البغدادی نے الفیوضات الربانیہ میں لکھا ہے ۔ دلائل قطعیہ مذکورہ

اور نقول ساطعہ مشہورہ سے ثابت ہو چکا ہے کہ اولیائے متقدمین و متاخرین سے قیامت تک کوئی شخص

از روئے مقامات و اسرار کے ہمارے سردار شیخ عبدالقادر جیلانی رح سے افضل و شرف نہیں ہے ، اسی

طرح فرمایا ہے شیخ عبدالکریم جیلی رح نے ۔

سلسلہ قادریہ کے فضائل

۱

قادریہ کو سچی توبہ کی توفیق ملتی ہے | رسالہ غریبیہ ، شیخ احمد مغربی گنج بخش کبیر رح میں ہے کہ ایک بار

ایسا اتفاق ہوا کہ حضرت غوث اعظم رض نے برروئے آب سجادہ بہشتی سبز رنگ پر نماز ظہر ادا کی ، جب نماز

فارغ ہوئے تو خرقہ مبارک اٹھا کے یہ دعا کی ، اے میرے پروردگار ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں بحق

جدامجد

Marfat.com

جدامجد حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جو تیرے حبیب اور بہترین خلائق ہیں کہ نہ قبض کی جاوے
روح میرے مرید اور میرے اولیا کے مرید کی مگر اوپر توبہ کے ، اور فرشتے آمین آمین کہتے جاتے تھے ،
پس غیب سے آواز آئی ، بشارت ہو تم کو اے میرے حبیب ساتھ قبول ہونے دعا کے ۔ (مسالک السالکین جلد اول)

۲

قادریہ مغفور ہیں | شیخ عبدالرزاق و شیخ ابو محسن سے روایت ہے کہ فرمایا حضرت غوث الاعظم رضی
مجھے میرے پروردگار نے یک سجل عنایت کی ہے کہ جو اس کا مثل جو نفر کے ہے ، اس میں ہو میرے اصحاب
کے ، اور ان لوگوں کے لکھے ہیں جو قیامت تک میرے سلسلہ میں مرید ہوں گے ، اور لکھا ہے کہ ہم نے ان سب کو
بخشا ، اور میں نے مالک سے جو داروغہ دوزخ ہے پوچھا کہ میرے اصحاب میں سے بھی کوئی شخص تیرے پاس
دوزخ میں ہے ؟ اس نے کہا نہیں ، اور فرمایا کہ میرا دست حمایت میرے مریدوں کے سر پر اس طرح ہے ،
جیسے آسمان زمین پر ، اگر میرے مرید عالی مرتبہ نہ ہوں تو کوئی مضائقہ نہیں ۔ خدا تعالےٰ کے نزدیک
مجھے تو عالی مرتبہ حاصل ہے قسم ہے مجھے اپنے پروردگار کی عزت و جلال کی کہ نہ جاؤں گا میں ہرگز جنت
کے تا وقتیکہ مطابق اس سند کے جو میرے پروردگار نے مجھے دی ہے اپنے اصحاب و مریدوں کو جنت میں
اور فرمایا کہ میں ضامن ہوں اپنے مریدوں کا ، اور ان کے کل امور کا ۔ کہ مشرق میں میرے مرید کا ستر

Marfat.com

کھل جاوے ۔ اور میں مغرب میں ہوں تو بھی چھپاؤں ۔ (مسالک السالکین فی تذکرۃ الواصلین جلد اول)

۳

قادریہ کی دستگیری غوث اعظم فرماتے ہیں | شیخ ابوالقاسم عمر دبزار رح سے مروی ہے کہ حضرت غوث الاعظم رض نے فرمایا کہ حسین بن منصور حلاج کے زمانہ میں کوئی ایسا نہ تھا کہ لغزش میں اس کی دستگیری کرتا ۔ اگر میں ہوتا تو ضرور دستگیری کرتا ۔ اور میرے اصحاب و مریدوں سے جس کو ایسی لغزش ہو ، میں قیامت تک اس کی دستگیری کروں گا ۔ (مسالک السالکین جلد اول)

۴

قادریہ کیلئے خود غوث اعظم ہیں | ایک شخص نے حضرت غوث الاعظم رض سے پوچھا کہ حضرت آپ کے مرید کیا پرہیزگار و گنہگار دونوں ہی ہوں گے ۔ آپ نے فرمایا پرہیزگار میرے منتے ہیں ، اور گنہگاروں کے لئے میں ہوں ۔ (قلائد الجواہر)

۵

قادریہ کو چار توفیقیں حاصل ہوتی ہیں | سلطان العارفین حضرت سلطان باہو قادری رح کتاب نور الہدیٰ میں لکھتے ہیں "قادری طریقے کے تین طرح کے لوگ دشمن ہوتے ہیں ، اول رافضی خارجی ، دوم ناقص کاذب ، سوم مردود منافق

Marfat.com

اے جانِ عزیز! اور صاحبِ عقل و تمیز۔ معرفت و فقر میں وہ شخص قدم رکھتا ہے جو مرشد مبتدی و منتہی اور ناقص و کامل کو باطنی توفیق سے پہچانتا ہے۔ توفیق چار قسم کی ہوتی ہے، اول توفیق علم، جو کہ مطلق انسانی غور سے حاصل ہوتی ہے، دوم توفیق ولی اللہ اہل حضور کو تصور اسم آللہ ذات سے حاصل ہوتی ہے، سوم توفیق نور تصدیق، جو کہ ذکر قلبی سے شعلہ انوار دیدار کا نتیجہ ہوتا ہے، جو محض اہل باطن بحضور کا حصہ ہے، چہارم توفیق تصور نفس فنا، تصرف روح بقا اس مرد عارف خدا کو حاصل ہوتا ہے، طریقہ قادری میں یہ چاروں توفیق طالب اللہ کو عطا کرنے مرشد قادری پر فرض عین اور ضروری ہیں۔"

۶

قادریہ کو تعلیم معرفت پروردگار ہے | حضرت سعد اللہ بابو صاحب رح لکھتے ہیں۔

"بعض طریقوں کو ریاضت سے دولت دنیا جیفہ مردار حاصل ہوتا ہے، اور بعض میں تقوے و زہد سے بہشت کے گلشن گل بہار۔ لیکن طریقہ قادری میں اول سے آخر تک محض تعلیم معرفت پروردگار اور درس و دیدار ہے، من لہ المولیٰ فلہ الکل۔ طالب دنیا محنت۔ طالب عقبیٰ موت، لیکن طالب مولیٰ مذکر ہے، دیگر طریقوں کے طالب مرید ہمیشہ طلب دنیا معاش میں پریشان و تفکر ہے ہیں لیکن طریقہ قادری میں طالب مرید تارک فارغ مدد مذکر ہے۔ (نور ہدیٰ ص ۱۰۹)

Marfat.com

۷

قادریہ مجلس محمدی کے حضوری ہوتے ہیں | حضرت سلطان باہو صاحب رح لکھتے ہیں۔

"کامل فقیر قادری اِن علامات سے پہچانا جاتا ہے، کہ وہ اپنے مرید طالب کو ظاہری ذکر فکر کی تلقین اور زبانی ورد وظائف کی تعلیم نہیں کرتا، بلکہ حاضرات اسم اَللّٰہ اور کلمہ طیبہ کی توجہ سے طالب کو مجلس محمدی میں داخل کر دیتا ہے، اور وہاں سے تعلیم، تلقین، منصب ہدایت، ولایت، اور حکم جاری دلاتا ہے، اور وہاں مجلس نبوی میں خلعت ولایت سے سرفراز فرماتا ہے، اور طالب کو اللہ تعالیٰ اور رسول کے حوالے فرماتا ہے، اور اپنے آپ کو درمیان میں ہرگز نہیں لاتا تفوہ تعالیٰ و افوض امری الی اللہ ان اللہ بصیر بالعباد۔ میں نے اپنا معاملہ اللہ تعالیٰ کے حوالے کیا ہے، تحقیق وہ ہی اپنے بندوں کے حالات سے واقف ہے، جو مرشد ایسا نہ ہو وہ ناقص و ناتمام ہے، اس سے تلقین اور ارشاد حرام کرنا حرام ہے" (نور الہدیٰ ص ۱۵۲)

۸

قادریہ کو قرب حق حاصل ہوتا ہے | حضرت سلطان باہو صاحب رح لکھتے ہیں۔

"طریقہ قادری کو قدرت قرب اور قوت قادر حق سبحان سے ہے، اور یہ سب برکت اور سعادت پابندی شریعت

Marfat.com

دولت ، اور علم نص حدیث یا تاثیر قرآن سے ہے ، دنیا کا جمع کرنا خوئے فرعون ، اور اس کی حرص
شیطان سے ہے ، جو شخص کہتا ہے کہ دین و دنیا ہر دو مجھ پر عطا ہے ، یہ محض مکر و حیلہ شیطان ہے ،
سراسر خیال خطا ہے ، لیکن قادری طالب کو چاہیئے کہ اول تمام دنیا کا تصرف حاصل کرے ، بعدہٗ اسے
ترک کردے ، تاکہ دنیا سے دل سرد ہو جائے ، ورنہ ہر آن میں مفلس کو حرص و طمع دنیا دامنگیر رہتا ہے ،،

(رازِ سربستہ ص ۱۵۲)

۹

یہ دنیا سے ایمان سلامت لے جاتے ہیں | مولوی نور محمد صاحب قادری سردری کلچوی لکھتے ہیں ۔

حضرت پیر دستگیر رضی اللہ عنہ نے ستر دفعہ اللہ تعالیٰ سے اس بات کا وعدہ لیا ہے کہ آپ کے مرید کو دوزخ میں نہیں
لا جاوے گا ۔ آپ کا فرمان حق ترجمان طالبانِ صادق کے لیے ایک بڑی بشارت ہے کہ لا یموت
الا علی الایمان یعنی میرا مرید نہیں مرے گا مگر ایمان پر ، یعنی میرے مرید کا خاتمہ ایمان پر ہوگا ۔
اب مرید قادری اپنے جان میں خود سوچ سکتا ہے کہ وہ معصیت کیوں نہ ہو ۔ جو خصوصیت [illegible]
بن نفسی اس کے شامل حال ہو جاتی ہے ۔ اور پیچھے دل سے توبہ [illegible]
تو وقت آپ کی توجہ و رفاقت بدلی سے اس کا دل فکر اللہ [illegible]

Marfat.com

ہو کر دنیا سے با ایمان چلا جاتا ہے۔" (رسالہ رہنمائے زندگی کا روحانی نمبر مخزن الاسرار و سلطان الاذکار بابت نومبر ۱۹۵۳ء)

۱۰

قادریہ موت کے وقت مشاہدہ حق میں محو ہوتے ہیں | حضرت سلطان باہو صاحب رح لکھتے ہیں۔

"طالب طریقہ سروری قادری کی یہ حالت ہوتی ہے کہ جب وہ مرجاتا ہے تو موت کے وقت اُس کا دل ذکر سے جنبش میں آتا ہے، اور آواز بلند سے اللہ اللہ اللہ سے گویا ہو جاتا ہے، ایسا ذاکر اللہ تعالےٰ کے مشاہدے میں ایسا محو ہو جاتا ہے کہ نہ اُسے فرشتے کی خبر ہوتی ہے اور نہ قبر اور لحد کی، زمین کے اندر فنا اور مقام فنا فی اللہ میں غرق ہو جاتا ہے، اور روز قیامت بلا حساب و بلا عذاب بہشت میں داخل ہو کر مشرف دیدار ہو جاتا ہے۔ بلکہ اُسے حور قصور اور بہشت بہار بھی یاد نہیں رہتے۔ ایسے طالب مرید قادری سرور کے لئے حیات اور ممات برابر ہو جاتی ہے۔" (نور الہدیٰ ص ۱۷۳)

۱۱

قادریہ بلا حساب جنت میں جائیں گے | مولوی نور محمد صاحب قادری کلاچوی لکھتے ہیں۔

"جب طالب طریقہ قادری میں قدم رکھے گا، تائید ایزدی اس کے شامل حال ہو جائے گی، اور موت کے وقت آنحضرت رفع کی توجہ اور نظر فیض اثر سے لطیفہ قلب اسم اللہ اور کلمہ طیبہ سے جاری ہو جائے گا، اور ایمان کی

Marfat.com

ے ساتھ دنیا سے گذرے گا ، اور اس کا خاتمہ بالخیر ہوگا ، حدیث شریف میں ہے من کان اٰخر کلامہ لا الٰہ

لا اللہ محمد رسول اللہ فقد دخل الجنۃ بلاحساب و بلاعذاب و ان سرق و ان زنی

یعنی موت کے وقت جس شخص کا آخری کلام کلمہ طیب ہو وہ شخص بے حساب اور بلا عذاب بہشت میں داخل ہوگا ، چاہے اس کے ذمے کسی قسم کے گناہ کبیرہ ہی کیوں نہ ہوں " (مقدمہ رسالہ حق نما ترجمہ نور الہدیٰ ص ۵)

" ہم نے اکثر طالبان اور مریدان قادری کی آخری حالت دیکھی ہے کہ ان پاک پیشواؤں کی باطنی توجہ سے ان کی ہر رگ و ریشہ اور بدن کا ہر بال ذکر اللہ سے گویا ہو جاتا ہے ۔ بعض طالبان قادری کے قلزم قلب کے ذکر کے جوش کو دیکھ کر ملک الموت کو حیرت آجاتی ہے " (رہنمائے زندگی ، مخزن اسرار)

ف فقیر سید سرفت عفا اللہ عنہ کہتا ہے کہ میرے جد امجد حضرت سید محمد شاہ صاحب نیک اختر خلف ارشد سید محمد محسن صاحب نوشاہی برخورداری قدس سرہ العزیز کے جسم طہرت وفات کے بعد ذکر اسم ذات اللہ اللہ جاری ہو گیا ، جسے کئی لوگوں نے حاضرین میں سے سنا ، جس کا خود میں بھی گواہ ہوں ، میں نے بگوش خود سنا ہے ۔

۱۲

قادریہ عذاب قبر سے محفوظ رہتے ہیں | مولوی نور محمد صاحب قادری لکھتے ہیں ۔

" طالب مرید قادری کو جب قبر میں نکیرین سوال و جواب کے لئے بیدار کرتے ہیں ، اور جب وہ اٹھتا ہے تو اس کے

Marfat.com

ہاتھ کی دونو ہتھیلیاں اور اس کا ماتھا اسم اللہ ذات ، اور اسم حضرت سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم سے آفتاب
کی طرح چمکتے اور جگمگا اٹھتے ہیں ، اس وقت نکیرین حیرت میں آکر ادب اور تعظیم کے لئے ہاتھ باندھ کر کھڑے ہو جاتے
ہیں ، اور طالب مرید قادری کو کہتے ہیں نم یا عبد الصالح کنوم العروس جزاک اللہ فی الدارین خیرًا
یعنی اے خدا کے نیک بندے تو دلہن کی طرح سو جا ، اللہ تعالےٰ تجھے دارین میں خیر عطا فرماوے ۔" (مخزن اسرار)

۱۳

قادریہ کا فیضان نور ذات سے ہے | مولوی نور محمد صاحب قادری لکھتے ہیں ۔

" تمام اولیاء اللہ کو باطنی فیض اور روحانی برکت حضرت پیر محبوب سبحانی شیخ عبد القادر جیلانی رض سے حاصل ہے ، اور
طریقہ قادری میں نور ذاتی کا فیضان ، اور محض درس و تدریس دیدار حق سبحان کا سبق ملتا ہے ۔ سو طریقہ
قادری اصل ہے ، اور باقی طریقے اس کے فروعات اور شاخیں ہیں " (مخزن اسرار)

۱۴

قادریہ شیر نر اور شہباز کی مثل ہیں | مولوی نور محمد صاحب لکھتے ہیں ۔

" طالب مرید قادری مقام ناسوت میں خبثہ نفس کے ساتھ دیگر طریقوں کے طالبوں کے درمیان شیر نر اور شہباز
کی طرح نمودار ہوتا ہے ، اور فضائے عالم قدس میں جبروت پرواز کرتا ہے تو دیگر طائران عالم بالا میں بزرگ

Marfat.com

یعنی سفید باز کی مانند سب سے بلند اور غالب صورت میں جلوہ نما ہوتا ہے ، اس لئے فقر اور ولی قادری دیگر طریقوں کے اولیاء اللہ کے حالات اور مقامات سلب کر لیتا ہے ، لیکن طالب اور سالک قادری کو کسی طریقے والا سلب نہیں کر سکتا ، کیونکہ ذاتی نور کو دائم کمال ہوتا ہے ، اور اسے کسی حالت میں زوال نہیں آتا یہ بات ہم اپنے تجربے اور مشاہدے کی بنا پر لکھ رہے ہیں ، معاذ اللہ اس میں کسی قسم کے حسد اور تعصب کو دخل نہیں ہے " (مخزن اسرار)

"سبحان اللہ ، اس پاک طریقے کا کیا کہنا ہے ، اس کی قدر و قیمت وہی جانتے ہیں جو صحیح طور پر اس میں داخل ہو چکے ہیں ، اس کی مستی سے وہی لوگ واقف ہیں جو اس ساقی بادہ الست کے دور میں سرشار ہو چکے ہیں ۔

شعر ذوق ایں بادہ نیابی بجہد تا نہ چشی (مقدمہ سر الحق ، ص ۵)

قادریہ محمدی المشرب ہیں

مولوی نور محمد صاحب قادری لکھتے ہیں ۔

" دراصل محمدی مشرب طریقہ صرف طریقہ قادری ہی ہے اور اس کے باقی سب طریقے اس کے تابع اور فروع ہیں ، جیسا کہ اس پاک طریقہ کے سردار و پیشوا سلطان الاولیاء حضرت غوث صمدانی محبوب سبحانی و قطب ربانی حضرت شیخ سید عبدالقادر جیلانی قدس اللہ سرہ العزیز کا قول ہے ۔

Marfat.com

وکل ولی لہ قدم وانی　　علی قدم النبی بدر الکمال

ترجمہ ہر ولی کا ایک خاص قدم ہے، لیکن میرا قدم اپنے جد بزرگوار حضرت محمد صلعم کے قدم پر ہے۔

اور جس طرح حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سید الانبیا ہیں، اسی طرح حضرت غوث الاعظم قدس سرہ سید الاولیا ہیں، چنانچہ آپ کے مشہور و معروف اور صادق مصدق قول سے ظاہر ہے کہ قدمی ھذہ علیٰ رقبۃ کل ولی اللہ یعنی میرا قدم جملہ اولیا کی گردن پر ہے۔ اور آپ کا یہ فرمان زمانہ حال ماضی اور مستقبل میں نافذ و جاری ہے، چنانچہ فرماتے ہیں۔

وولانی علی الاقطاب جمعًا　　فحکمی نافذ فی کل حال

ترجمہ۔ اور مجھے اللہ تعالےٰ نے جملہ (اولین و آخرین) اقطاب زمانہ کا (ابدی) والی دوامی غوث بنا دیا ہے، اور میرا یہ حکم ہر حال (حال، ماضی اور مستقبل) میں نافذ و جاری رہے گا۔" (مقدمہ رسالہ حق نما)

قادریہ مبتدی دوسرے ہزار منتہی جیسا ہے | مولوی نور محمد صاحب قادری لکھتے ہیں۔

"حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سید الانبیا و خیر المرسلین ہیں، اسی طرح حضرت پیر دستگیر قدس سرہ سید الاولیا اور خیر المتقین ہیں، آپ کا طریقہ قادری سب طریقوں سے افضل اور برتر ہے، آپ سے ایکدفعہ پوچھا گیا کہ آپ کے

Marfat.com

یا آپ کے ، اور دوسرے طریقوں کے طالبوں میں کیا فرق ہے؟ آپ نے فرمایا البیضتی بانف وفرخی لاتمت انہ ۔ یعنی میرا انڈا ہزار مرغ کے برابر ہے ، اور میرے مرغ کی کوئی برابری نہیں کرسکتا۔" (محزن اسرار)

"میرا انڈا ہزار مرغ کے برابر ہے ، اور جب وہ (بیضہ ناسوتی توڑ کر فضائے قدس میں) پرواز کرنے لگتا ہے (تو پھر وہ عنقائے قدس بن جاتا ہے جس کی نہ کوئی قیمت لگائی جاسکتی ہے ، اور نہ تمام دنیا کے پرندے اس کی برابری کرسکتے ہیں" (مقدمہ رسالہ حق نما ص ۵)

فقیر سید صاحب عفا اللہ کہتا ہے کہ انڈا سے مراد مبتدی مرید ہے ، اور مرغ سے مراد منتہی مرید ہے ۔ مطلب یہ قادریہ سلسلہ کا عامی مرید دوسرے سلسلوں کے اکابر اولیا کے برابر ہے ، اور قادریہ سلسلہ کے اولیا کا متبا یہ کسی سلسلہ کا کوئی ولی نہیں کرسکتا۔

قادریہ میں صحو وکثرت فتوح ہے | حضرت شہزادہ دارا شکوہ قادری رحمۃ اللہ علیہ سکینۃ الاولیا میں لکھتے ہیں ۔

"امام عبداللہ یافعی رح فرماتے ہیں کہ حضرت شیخ عبدالقادر رح فرمایا کرتے تھے کہ جب سے مجھے دیکھا ہے یہ میرے مدرسے میں پہنچ گیا ہے ، اس سے قبر و قیامت کا عذاب اٹھا لیا جاتا ہے ۔

ع خوش آنکہ وصال تو میسر شدہ باشد چشم بجمال تو منور شدہ باشد

Marfat.com

سلسلہ متبرکہ قادریہ صحو، کثرت فتوح، عدم لغزش پر مبنی ہے، صحو سے مطلب مرادوں کا حاصل ہونا، اور در حال کی صحت ہے، چنانچہ حضرت غوث الثقلین رح نے وعدہ فرمایا ہے کہ اگر کوئی شخص میرا مرید ہو اور اسکی سواری کا قدم پھسلے تو میں قیامت تک اس کا محافظ ہوں" (ص ۱۶)

۱۸

قادریہ سے سب سلسلوں نے فیض پایا | حضرت شہزادہ دارا شکوہ قادری رح نے لکھا ہے۔

اور جو کچھ میں نے تحقیق کیا ہے وہ یہ ہے کہ نقشبندیہ، چشتیہ، سہروردیہ، اور کبرویہ سلسلے والے مشائخ کو پیر دستگیر غوث الثقلین رح سے کافی حصہ ملا ہے، اور ان سلسلوں کے صاحب غوث اعظم رح کی صحبت میں رہے ہیں، چنانچہ سلسلہ چشتیہ میں حضرت خواجہ معین الدین قدس سرہ بغداد پہنچ کر غوث الثقلین رح کی خدمت میں حاضر ہوئے، اور کچھ مہینے آنجناب نے خواجہ صاحب کو اپنے حجرے میں جگہ دی، اور توجہ فرماتے رہے، یہ سارا حال چشتیہ کی کتابوں میں لکھا ہے، اور خواجگان نقشبند کے سلسلہ سے خواجہ یوسف ہمدانی جو اس سلسلہ کے سردار ہیں بغداد میں غوث اعظم رح کی صحبت میں رہے، اور قدمی هذه علی رقبة کل ولی اللہ کی مجلس کے حاضرین میں سے تھے، اور امام عبداللہ یافعی رح نے خواجہ یوسف حضرت غوث الثقلین رح کے خوارق کے راویوں میں سے شمار کیا ہے، اور شیخ حماد رح اور شیخ

Marfat.com

مریدوں میں سے جن دو شخصوں کا تفصیلہ حضرت غوث خود نے تحقیق کیا ان میں سے ایک وہ شخص تھا

جس نے سلسلہ سہروردیہ سے شیخ شیخ کے چچا حضرت ابو نجیب سہروردی سے شیخ شہاب الدین سہروردی کی

ہمیشہ حضرت غوث الثقلین کی صحبت میں حاضر رہا کرتے تھے۔ شیخ ابو نجیب جب کبھی حضرت شیخ کی صحبت

میں حاضر ہونا چاہتے تو اپنے صاحب کو فرماتے کہ وضو کرو، اور اپنے دونوں کو تیار رکھو۔ وہ حاضر ہوتے

کیونکہ میں ایسے شخص کی خدمت میں جا رہا ہوں جس کا دن سے تعلق ہے

سلسلہ سہروردیہ سے بھی شیخ ابو نجیب سہروردی جن کو نسبت حضرت غوث الثقلین کی خدمت میں حاضر ہونے کا

وہ شیخ عمار کے پیر ہیں اور شیخ عمار شیخ نجم الدین کبریٰ کے پیر ہیں۔ یہ سلسلہ

شیخ کو حضرت محبوب سبحانی غوث صمدانی کی خدمت سے کافی حصہ ملا اور یہ سلسلہ دوسرے

سلسلوں سے بہت فخر ہے۔" (سکینۃ الاولیاء ص ۱۵۱)

۱۵

قادریہ کو سب پر فضیلت ہے

حضرت شیخ محمد اکرم قادری لکھتے ہیں

"ان سلسلوں کے مقتدا سب کے سب کامل تھے اور اس میں کوئی شبہ نہیں

لیکن یہ فخر ہر لحاظ سے قادریہ کو حاصل ہے

Marfat.com

ہے فضلنا بعضهم علی بعض ۔ اور نیز فرمایا ذلك فضل الله یؤتیه من یشاء فضیلت دیتا ہے جسے چاہتا ہے عنایت کرتا ہے جس کا استاد زیادہ عالی مرتبہ ہوگا ۔ اور جس پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نظر شفقت عنایت اور تربیت زیادہ ہوگی ، وہی سب سے زیادہ بہتر اور مہتر ہوگا ۔ اور جو سب سے بہتر اور مہتر ہیں وہ مریدانِ سلسلہ قادریہ ہیں ، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اس سلسلہ کے استاد حضرت غوث الثقلین شیخ محی الدین عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کو فضیلت دی ، اور قدمی هذه علی رقبة کل ولی اللہ کے کہنے پر سب کو کیا ۔ اور ہر ایک شیخ کے دل پر بجائے کی ، اور تمام مقرب فرشتوں اور انبیاء سے متقدمین و متاخرین کی جب

(جو زندہ تھے وہ از روئے جسم اور جو فوت شدہ تھے وہ از روئے روح حاضر مجلس تھے) خاص خلعت حضرت پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے دست مبارک سے حضرت محبوب سبحانی رضی اللہ عنہ کو پہنائی اور فرشتے اور ارواح غیب اس مجلس کے گرد جمع تھے ۔ اور روئے زمین پر کوئی ولی ایسا نہ رہا جس نے گردن تسلیم خم نہ کی ، عارف ربانی مجدد الف ثانی حضرت شیخ احمد فاروقی سرہندی قدس سرہ العزیز فرماتے ہیں کہ قدمی هذه علی رقبة کل ولی اللہ کے یہ معنے ہیں کہ میرا طریقہ سب طریقوں سے اعلیٰ ہے ، اور قدم سے مراد طریقہ ہے ، اور تمام اولیاء نے جو گردن جھکائی اس سے یہ مراد ہے کہ انہوں نے اس طریقہ کو تسلیم کرلیا ، اور یہ اللہ کی بے انتہا مہربانی ہے ۔ ذلك فضل الله یؤتیه من یشاء والله ذو الفضل العظیم (یہ فضل الٰہی ہے جسے چاہتا ہے عنایت کرتا ہے ۔ اور اللہ تعالیٰ صاحب فضل عظیم ہے) میرے حضرت شیخ نے یہ رباعی

Marfat.com

یہ رباعی فرمائی ہے۔

آں کیست کہ در راہِ ولایت شاہ است　　شاہِ ہمہ اولیائے آں درگاہ است

اللہ و رسول کفتش قدماک　　فوق رقبۃ کل ولی اللہ است

(سکینۃ الاولیا۔ ص ۱۲)

قادریہ سب سے افضل ہیں | حضرت شاہ فقیر اللہ صوفی نقشبندی مجددی سکارپوری اپنے مکتوبات مکتوب نمبر ۲۰ میں لکھتے ہیں۔

"واز جمیع ما ذکر دانستہ باشی افضل طریقہ علیہ قادریہ بر جمیع طرق و افضل تابعان و متبعان تابع افضل تابع بافضل متبوع ست و قد قال اللہ تعالیٰ کنتم خیر امۃ اخرجت للناس ۔ [illegible] مرید طریقہ علیہ قادریہ را باوجود مرشد قادری نشاید کہ ارادہ ۔ استفادہ از طرق دیگر کند [illegible] بتوسط شریف حضرت غوث الثقلین استفادہ مے نمایند و در اول و آخر کار بتوسط جناب [illegible] اگرچہ اقطاب وقت و نجبا ساخت باشند ۔ پس صواب طرق دیگر را استفادہ [illegible] در حق ایشاں سبب مزید فیض خواہد بود ۔ (ص ۲۱۱) یعنی یہ سب مضمون جو تم نے جانا ہے ۔ اس سے تم پر یہ ظاہر ہوا

Marfat.com

کہ طریقہ عالیہ قادریہ سب طریقوں سے افضل ہے ، اور اس طریقہ کے سالک دوسرے سب طریقوں کے سالکوں سے افضل ہیں ، کیونکہ تابع کی فضیلت متبوع کی فضیلت کے سبب ہے ، اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے (تم ایک بہترین جماعت تھے ، جو لوگوں کے لئے ظاہر ہوئے) اس سے ثابت ہوا کہ طریقہ عالیہ قادریہ کے مرید کو ہرگز نہ چاہیے کہ باوجود مرشد قادری رکھنے کے دوسرے طریقوں سے فائدہ اٹھانے کا ارادہ کرے ، کیونکہ دوسرے طریقوں کے صاحب اگرچہ اپنے وقت کے قطب اور زمانہ کے نجیب ہی ہوں سب حضرت غوث اعظم رضی اللہ عنہ کے وسیلہ شریف سے استمداد کرتے ہیں ، اور ابتدا و انتہا میں ہر جگہ جناب غوثیہ کے وسیلہ سے کشود کار پاتے ہیں ، پس دوسرے طریقوں کے اصحاب اگر طریقہ عالیہ قادریہ سے فائدہ اٹھائیں تو ان کے حق میں فیض کی زیادتی کا موجب ہوگا ۔

پس ان تمام اقوال بزرگان صوفیہ سے ثابت ہوا کہ سلسلہ عالیہ قادریہ سب طریقوں سے افضل و اعلیٰ ہے اور دوسرے طریقوں کے سالکوں کو قادریہ سے فیض ہو سکتا ہے ، اور قادریہ کو دوسروں سے فیض نہیں ہو سکتا ، اور نہ ان کو کسی دوسرے کے پاس اس غرض سے جانا مناسب ہے ۔

فصل سوم

اس میں سلسلہ نوشاہیہ کے فضائل کا ذکر ہے ۔ (۱)

نوشاہیہ آیت شریف کا مصداق ہیں | علامہ شیخ محمد شاہ صداقت دہلوی رح کتاب نوادر المناقب میں لکھتے ہیں

Marfat.com

"ما ننسخ من آیۃ او ننسہا نات بخیر منہا گویا در شان ایں خاندانِ عالی شان نازل گشتہ"

یعنی (نہیں منسوخ کرتے ہم کسی آیت کو یا بھلا دیتے ہیں اُس کو مگر (اس سے بہتر لاتے ہیں) گویا یہ آیت شریف اسی

خاندان والا شان نوشاہیہ کے حق میں نازل ہوئی ہے۔

فقیر سید شرافت عافاہ اللہ کہتا ہے کہ جس طرح قرآن مجید سے کوئی آیت منسوخ ہوتی تھی تو اس کی جگہ دوسری

آیت اس سے بہتر یا اس جیسی نازل ہو جاتی تھی، اسی طرح نوشاہیہ سلسلہ میں کاملین کا ہر بزرگ صاحب وقت

ہوتے آئے ہیں، اور ہوتے چلے جائیں گے، اسی وسیلے سے ہر صاحب وقت میں آیت شریف کے مضمون کی

اس خاندانِ عالیہ کے متوسلین کے ساتھ مطابقت ہوتی ہے، اور اس خاندان کو اس آیت کا مصداق فرمایا ہے۔

۲

نوشاہیہ کے متعلق حدیث شریف میں اشارہ ہے | علامہ شیخ محمد طاہر صدیقی حنفی نے کتاب مناقب

ثواقب المناقب میں لکھا ہے۔

"مثل منی کمثل مطر رحیدری او ہو خیر او آخرہا۔ ہمانا بہترین ترتیب است

ایں دودمان سراپا فیض و بزرگوار دیدہ۔ ربانی

ایں دودہ چراغ محفل حق است ۔۔۔ پروردہ دامن علی است

Marfat.com

مانند سواد اعظم ہندوستان پیوستہ بحر شور استغراق ست "

یعنی (میری امت کی مثل بارش کی طرح ہے، نہیں معلوم ہوتا کہ اس کا اول بہتر ہے یا آخر) گویا یہ حدیث اسی خاندانِ سراپا فیض نوشاہیہ کے رحمت کے بادل برسنے کے متعلق وارد ہوئی ہے۔

ف فقیر سید شرافت غفا اللہ عنہ کہتا ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی امت کے آخری زمانہ کے لوگوں کے کمالات کے متعلق یہ فرمایا ہے کہ بوجہ ان کی کمال مشابہت کے جو ان کو سابقین اولین کے ساتھ ہوگی مقام تردد ہے کہ ان میں سے کس کو فضیلت دی جاوے، پہلوں کو یا پچھلوں کو، مطلب یہ کہ پچھلے زمانہ کے لوگ بھی اولین جیسے صاحب فضائل و درجات ہوں گے۔

علامہ صداقتؒ نے اس حدیث کا مصداق خاندانِ نوشاہیہ کے بزرگوں کو بیان کیا ہے، یعنی متاخرین سے بالخصوص نوشاہیہ سلسلہ کے مریدوں کو صحابہ کرام رضہ سے پوری پوری مشابہت ہے۔

۳

نوشاہیہ کی دستگیری غوث اعظم کرتے ہیں حضرت سید عمر بخش صاحب نوشاہی برخوردری رسولنگری

کتاب مناقبات نوشاہیہ میں لکھتے ہیں۔

"حضرت غوث الاعظم رضہ نے بعالم روحانیت حضرت نوشہ صاحب رضہ کو بشارت دی کہ میں تیرے فقروں کی قیامت تک

Marfat.com

یامت تک محفوظ ہوں گی ۔ اور تیرے ارادتمندوں سے کئی لوگ پیغمبر اور کئی لوگ ولی ہوں گے ، میں
اب کی نگہبانی کروں گا ۔ اور نسبت و مشکل کے وقت ان کی دستگیری کروں گا ۔ اور سب کو بہشت میں
اپنے ساتھ بلا حساب لے جاؤں گا ۔

۴

نوشاہیہ اقطارِ عالم میں پھیل جائیں گے | حضرت مخدوم شاہ معروف خوشابی نے بصورت پیشگوئی فرمایا کہ پنجاب
میں ایک جوان حاجی نوشہ نام مہدی خراسانی کی طرح ولایت و دراز سے مشرف ہوگا ۔ زمانہ میں امن کا
دور دورہ ہوگا ۔ مشرق سے مغرب تک تمام جہان کو زیر کرے گا ۔ اس کا سلسلہ بند و حجاز و خراسان
میں کثرت ہوگا ۔ اس کے مرید اقطارِ عالم میں مثل ستاروں کی چمکیں گے ۔ مقامات حاجی بادشاہ معروف بہ مہدیہ
نوادر المناقب ۔ کرامت)

۵

نوشاہیہ کی مجلس میں حضرت نوشہ صاحب حاضر ہوتے ہیں | حضرت مولانا محمد شریف صاحب فاروقی قادری
کتاب کرامت میں لکھتے ہیں ۔

"حضرت نوشہ گنج بخش فرماتے ہیں کہ میں ایک دن اپنے گھر میں سویا ہوا تھا کہ میرے پیر و مرشد

Marfat.com

۶

نوشاہیہ کی پشت پناہ حضرت نوشہ صاحبؒ ہیں کنز رحمت میں ہے۔

"حضرت نوشہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا جتنے لوگ قیامت تک میرے سلسلہ میں داخل ہوں گے، میں دونوں جہان میں ان کی پشت پناہ ہوں گا۔"

۷

نوشاہیہ کے معاون حضرت نوشہ صاحبؒ ہیں کنز رحمت میں ہے۔

"حضرت نوشہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہر مشکل میں میں اپنے سلسلہ کے یاروں کا مددگار و معاون ہوں جس جگہ وہ جائیں گے میں ان کے ساتھ ہوں گا۔

۸

نوشاہیہ کو دیدار الٰہی نصیب ہوگا کنز رحمت میں ہے۔

"حضرت نوشہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا قیامت کے روز میرے سلسلہ کے یار میرے ہمراہ خدا کی درگاہ میں حاضر ہوں گے اور میرے سلسلہ کے تمام لوگ میرے ساتھ خدا تعالیٰ کے دیدار سے مشرف ہوں گے۔

۹

Marfat.com

نوشاہیہ دوزخ سے محفوظ رہیں گے

منقول ہے کہ حضرت نوشہ گنج بخش رحمۃ نے فرمایا قیامت کے روز جب رحمت کی طرف سے ہم کو اذن ہوگا تو ہم اپنے سلسلہ کے تمام مریدوں کو اپنے کمل (بھورا) میں گٹھڑی باندھ کر بہشت میں پہنچائیں گے، ہمارا کوئی مرید دوزخ میں نہیں رہے گا۔

۱۰

نوشاہیہ جنت میں جائیں گے

منقول ہے کہ حضرت نوشہ صاحب رحمۃ نے فرمایا جو شخص میری خانقاہ کے حلقہ سے گذرے گا وہ بہشتی ہوگا، اور فرمایا جو شخص میری خانقاہ کے چاروں طرف بارہ بارہ کوس کے فاصلہ تک نکلے گا درانحالیکہ وہ میرے حق میں نیک اعتقاد رکھنے والا ہوگا، اس کی نجات کی کافی امید ہے۔

۱۱

نوشاہیہ کی نعمت باطنی زائل نہیں ہوتی

ترقب المناقب میں ہے۔

"از زبان کرامت عنوان حضرت میاں پیر محمد پرتوہ ورود یافت کہ لقمہ غذا کہ دہ خوش نما و خوش مزہ و ذوق ما جز بحرام خوردن بے مزہ گردد، و اگر ملتقط شدہ منقل گردی تا ذوق ما محض بحرام خوردن بے مزہ گردد یعنی منصوبہ فصیلہ خدا داد بے اکتساب این دو بیرہ کہ حکم کعبتین نزد کہ بین و [illegible]

برد و بات شود و خود فروشی نہ رسم ذکر ہمانا مدد عینی [illegible]

Marfat.com

حلال ہم ندارد ، پردہ پوشی میکند ملا علینی مردک کہ مکتب دار اطفالِ اتک ست پاکی نظر او از باریک بینان پوشیدہ نیست " یعنی حضرت شیخ پیر محمد سیہار وتہروی رح فرماتے ہیں کہ ہمارے خاندان نوشاہیہ کے رنگین دسترخوان سے جو وجد و ذوق کا لقمہ عطا ہوتا ہے ، اس کی لذت سوائے حرام کھانے کے زائل نہیں ہوتی ، اور گرمی شوق و محبت کی انگیٹھی سے جو چنگاری حاصل ہوتی ہے ، وہ سوائے ارتکاب زنا کے کسی چیز سے نہیں بجھتی ، یعنی سلسلہ نوشاہیہ کے درویشوں کو جو نعمت باطنی درگاہِ خداوندی سے عطا ہوتی ہے ، وہ سوائے ان دو نو کبیرہ گناہوں (حرام خوری و زناکاری) کے کہ گمراہی کے چوسر کے دو پانسے ، اور چہرۂ روسیاہی کے دو خال کا حکم رکھتے ہیں ، ٹھنڈی اور رات نہیں ہوتی ، ذکر صائم الدہر یعنی تسبیح کا ارام کرانس کا قوت ذکر حی لایموت ہے ، وہ حلال کھانے کا شوق بھی نہیں رکھتا ، اور آنکھوں کا ملا علینی کہ اطفالِ اتک کا مکتب دار ہے اس کی پاکیزگی نظر باریک بینوں سے پوشیدہ نہیں ہے ۔

نوشاہیہ صبغۃ اللہ سے رنگین ہیں | حضرت علامہ شیخ محمد ماہ صداقت دہلوی رح کتاب تواقب المناقب میں لکھتے ہیں ۔

" نسبتِ این دودہ مسعود ، نادر طریقہ دارد کہ از سجوم صفائے باطن اظہار رسوم و لباس صوفیہ شعار ایشان نیست پیداست کہ فرنگی قلم منت صوف و سیاہی نکشد و امام سنجہ کربلا چوں شہیدان محتاج غسل دو ضو نگردد ، این کشش

یافتگان

Marfat.com

فرنگان قبضہ یداللہ را برنگِ کمانِ ہلال از چلہ کشیدن ننگ ست ، وایں قربانیانِ آب وہوائے اشک وآہ را مانند
سرخ قرمز کاغذ ابری رنگ در رنگ ۔ اگرچہ گلگونہ بوقلمون صبغۃ اللہ بہیچ وجہ زائل نشود اما از نم ابرِ معاصی
پذیرفتہ ، وہرچند اخگرِ یاقوت بآب زغال نگردد لیکن آبروئے شرع نتواں ریخت " یعنی ایں خاندانِ نوشاہی
بے نسبت رکھنا ایک نادر طریقہ ہے کہ صفائے باطن کے ہجوم کی وجہ سے صوفیہ کی ظاہری رسموں اور لباس پر عمل پیرا
ونا ان کا طریقہ نہیں ، یہ ظاہر ہے کہ کلکِ فرنگی (پنسل) صوف وسیاہی کی منت کش نہیں ہوتی ، اور خاکِ شفا
بہیچ کا امام شہیدوں کی طرح غسل اور وضو کا محتاج نہیں ہوتا ، ان پنجہ یداللہی کے کشتہ فقہ بزرگوں کو کمانِ ہلال
طرح چلہ کھینچنے سے عار ہے ، اور ان آنسوؤں کے پانی والے ، اور آہ وفغاں کی ہوا والے درویشوں کو توسن فتح
طرح رنگیں لباس پہننا ریاکاری کے مرادف ہے ، اگرچہ صبغۃ اللہ کا رنگین ارذ سیوجہ سے زائل نہیں ہوسکتا ، مگر پھر بھی
ماہوں کے بدن کی نمی سے بچنا چاہیئے ، اور ہرچند کہ یاقوت کے چنگارے پانی پڑنے سے کوئلے نہیں بن جاتے
مگر پھر بھی شریعت کی خلاف ورزی سے بچنا چاہیئے ۔

وشابہ سلسلہ محیطِ اعظم کی طرح ہے | حضرت علامہ شیخ محمد ماہ صداقت دہلوی " تو قب معاصی
" سبحان اللہ ایں طریقہ دست آویز او یک سعادت چہ رشتہ عالی ست کہ ماند تار سبحہ ، سفر جمعیت مسلمان

Marfat.com

لا ابالی ست ، کشش این سلسلۂ عالیہ برنگِ جزر و مدِ محیطِ اعظم ہرگز کمی نگیرد ، و افزایشِ این شجرۂ طیبہ روز بروز چون نہالِ عشق بیچاں شاخ در شاخ میشود ، بقسمے کہ فلیتہ پنبہ بوساطتِ آتشی شیشہ از زیرِ تو خورشید آتش درگیرد ، اینجا دلِ خشک مغزانِ افسردہ بوسیلۂ پیرِ صافی ضمیر قابلِ تجلّے نورالانوار گردد ، فروغے کہ در جبہۂ شاہ مبارک می تافت ناصیۂ ہمایونِ نوشہ دیوان ہماں یافت " یعنی سبحان اللہ یہ طریقہ نوشاہیہ سعادت حاصل کرنے کی ایک دستاویز ہے ، اور یہ کیسا بلند رشتہ ہے کہ تسبیح کے دھاگے کی طرح عاشقانِ درگاہِ خداوندی کی جمعیت کا ذریعہ ہے ، اس سلسلہ عالیہ کی کشش سمندر کے گھٹاؤ بڑھاؤ کی طرح کبھی کم نہیں ہوتی ، اور اس شجرہ طیبہ کا بڑھنا عشق پیچاں کی بیل کی طرح دن بدن شاخ در شاخ ہو رہا ہے ، جیسے کہ روئی کی بتی آتشی شیشہ کی وساطت سے سورج کے شعاع سے آگ پکڑ لیتی ہے ، اسی طرح یہاں خشک مغز ان افسردہ کے دل پیرِ روشن ضمیر کے وسیلہ سے نورالانوار کے تجلّے کے قابل ہو جاتے ہیں ، وہ نور جو شاہ مبارک حقانی رح کی پیشانی پر چمکتا تھا ، وہی نور حضرت نوشہ دولہ کے ماتھے پر روشن ہوا ۔

نوشاہیہ اولیائے سلف کے مشابہ ہیں | حضرت علامہ شیخ محمد شاہ صدرت دہلوی تواقب المناقب میں لکھتے ہیں ۔

" دلیلِ روشن پیدا کردہ ام شمعے کہ از شمع درگیرد ہماں نور تابان ست ، بنصِ قطعی ثابت نمودہ ام مصحف کہ از مصحف نقل کردہ

Marfat.com

کردہ شود ہماں قرآن ست ، اگرچہ سدِ راہِ اعتقادِ سادہ لوحاں تغایرِ اطوار و شیون ست اما گرمیٔ ہنگامہ
ایں آفتابِ طلعتاں روز افزون ست ۔" یعنی مجھے بڑی روشن دلیل ظاہر ہوئی ہے کہ ایک قرآن جو دوسری قرآن سے
جلائی جاوے وہی نور چمکتا ہے ۔ اور میں نے نصِ قطعی سے ثابت کیا ہے کہ ایک قرآن جو دوسرے قرآن سے مثل
کیا جاوے بعینہٖ وہی قرآن ہے ، اگرچہ اطوار و شیون کے تغایر ، احمق و بے شعور لوگوں کے اعتقاد میں سدِ راہ
ہوتے ہیں ، لیکن ایں آفتابِ طلعتوں (نوشاہیہ سلسلہ کے بزرگوں) کے ہنگامہ کی گرمی ان باتوں کو ہیچ ست ۔

نوشاہیہ سلسلہ خدا کے دروازہ کی کنجی ہیں | تو قب مناقب میں ہے ۔

ترجمہ

ایں سلسلہ ہر شق سیدستان ست ۔۔۔ ہر حلقہ زاں از ہر ستم رستان ست

زاں غلغلہ دولت جہاں برگشتہ ۔۔۔ ۔۔۔ ۔۔۔ ۔۔۔

یعنی یہ سلسلہ نوشاہیہ مستان حقیقی کی عطا کردہ ہے ۔ ۔۔۔ ۔۔۔ ۔۔۔

اس کے غوغا سے ساری جہان پر توجہ ہے ۔ ۔۔۔ ۔۔۔ ۔۔۔

یہ سلسلہ سب سلاسل سے افضل ہے ۔

Marfat.com

۱۶

نوشاہیہ جلد ترفائز المرام ہوتے ہیں | حضرت مولانا محمد اشرف صاحب فاروقی نوشاہی مناقب میں لکھتے ہیں۔

قطعہ

جو دیگر ان خنوادہ موں چل سال ہاتھ نہ آوتا | اس خاندان میں ہر کوئی اک نظر میں ہے پاوتا
ناسوت اور ملکوت کو اک پل میں کھڑ نوچاوتا | اک دید موں نوشہ میرا دیدار حق دکھاوتا

گرچہ ہمارے موبو صدلاکھ جرم کبیر ہے
دونو جہاں کا آسرا نوشاہ حاجی پیر ہے

پس ان اقوال دیدار اللہ سے ثابت ہوا کہ وجوہات بالا کی رو سے خاندان عالیہ نوشاہیہ کو دوسرے سب خاندانوں پر فضیلت حاصل ہے۔

۴

فصل چہارم

اس میں سلسلہ عالیہ قادریہ نوشاہیہ کے اقرب الطرق الی اللہ ہونے کا بیان ہے۔

سالکان راہ حق کے واسطے طریقہ سب طریقوں سے سہل الحصول اور اقرب الوصول ہے۔ اس سلسلہ کے بلندیوں ابتدا میں ہی وہ کچھ حاصل ہوجاتا ہے جو دوسرے سلسلوں کے منتہیوں کو انتہا میں حاصل ہوتا ہے۔

Marfat.com

۱

حضرت سلطان العارفین سلطان باہو صاحب قادری رح کتاب نور الہدیٰ میں لکھتے ہیں۔

ہر طریقے میں رنج در ریاضت اور مجاہدوں کی آفات ہیں، لیکن طریقہ قادری میں روز اول درس تدریس
تو ذات ہے، طریقہ قادری آفتاب کی مانند ہے، اور دیگر طریقے اُس کے سامنے بمنزلہ چراغ کے ہیں،
ں لوگ جاسوس کی طرح طریقہ قادری میں داخل ہو کر خلافت لیتے ہیں، اور ڈیرہ اینٹ کی مسجد بنا کر
م دگرانی پھیلا کر لوگوں کو کہتے ہیں کہ ہم ہر طریقے میں بیعت لینے کے مجاز ہیں، قادری کو صدحیف در ہزار
م چاہیے کہ دیگر طریقوں میں منہ چھپائے، اور ان کی آڑ لے، طالب مرید قادری شہباز قدس سرہ العزیز
ے، وہ ہرگز غیر کے ساتھ نہیں ٹھہرتا۔ طالب مرید قادری مست الست کی فتح کوئے وحدانیت کو
ور بارگہ ان سمہ اللہ ذات انتہا چاہتا ہے۔ طریقہ قادری میں وہ برکت ہے کہ جو شخص یک بار
یقین خلوص اور صدق دل و اخلاص سے زبان پاک کہدے یا حضرت شیخ سید عبدالقادر
جیلانی شیئاً للہ۔ اس پر ابتدا سے انتہا تک ہو گئی۔ فقر اور ولایت کے
وجاتے ہیں۔ حضرت شاہ فتح الدین قدس سرہ کے
کی برکت ہی سے سب مراتب حاصل ہو

کو کوشش اور مرشد کو کشش درکار ہے ، لیکن طریقہ قادری میں نہ کوشش اور نہ کشش چاہیئے ۔ مرشد تصور اسم اللہ ذات کی ایک ہی توجہ سے طالب کو حضور پر نور میں پہنچا دیتا ہے ۔

۵

میں نہ کوشاں ہوں نہ خواہاں ثواب — غرق فی التوحید فی اللہ بے حجاب

ہے نہ روح و قلب نے نفس و ہوا — غرق وحدت ہو کے میں دیکھوں خدا

غرق اور توحید ایک غیر مخلوق چیز ہے ، جو اسم اللہ ذات سے حاصل ہوتی ہے ، اور اسم اللہ ذات حروف سے نمودار ہوتی ہے ، یہ مرتبہ حق ہے ، کیونکہ من جانب حق ہے ، و متصل باحق ہے ، اسم ذات سے طالب لائق حضور ، باطن معمور ، اور صاحب وجود مغفور ہوتا ہے ۔ قولہ تعالیٰ ۔ لیغفر لک اللہ ما تقدم من ذنبک وما تاخر ۔ یعنی اللہ تعالیٰ بخش دے گا تیرے اگلے اور پچھلے سب اہل وجود حضور ہمیشہ تصور اسم اللہ ذات کی قید میں رہتا ہے ، اور صاحب تصور اسم اللہ ذات کا گناہ کبیرہ و صغیرہ سے سلب نہیں ہوتا ، کیونکہ اسم اللہ ذات کی طاقت لازوال ہے ، صاحب اسم اللہ ذات کا وجود سر سے قدم تک سراسر نور ہوتا ہے ، اور اس کی ہر شے نور ہوتی ہے ، چنانچہ علم بھی نور ، نفس ، قلب اور ستر نور ، بینائی ، شنوائی اور گویائی نور ، اعمال ، احوال اور

Marfat.com

اکل و شرب اور خواب وغیرہ از شرف دیدار نور، تصور، تصرف، تفکر اور توجہ جمعیت
جاتے ہیں، طالب مرید قادری اس طرح سرتاپا نور ایمان اور نور عرفان سے آراستہ بانش عمور
ہیں۔" (ص ۱۴۲)

۲

ت منصف باہو صاحب رح لکھتے ہیں۔

فیض ہو کہ طریقہ قادریہ تمام طریقوں پر فائق اور قوی ہے، اس لئے کہ سلسلہ طریقہ قادریہ کا
وں کی انتہا ہے، اور وہ اس لئے کہ قادریہ میں شروع تعلیم توحید سے ہوتی ہے اور تصور
ی سعادت حاصل ہوتا ہے۔ حضرت پیر دستگیر رض میں جناب سرور کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام
یارت سے مشرف کرتے ہیں۔ جس شخص کو طریقہ قادری حاصل ہوتا ہے وہ کسی اور
لہ کا محتاج نہیں رہتا۔ کیونکہ جہاں شیر ہو وہاں اور جانور رہنے نہیں پاتے۔

۳

رت مرزا عبدالستار بیگ مجددی بمبئی نے کتاب مسالک السالکین فی تذکرۃ غوث الثقلین
لکھتے ہیں۔

Marfat.com

نظم

از سلاسل کہ عروۃ الوثقیٰ ست — بیشک ایں سلسلہ بلطفِ خداست

ہر کہ در قادریہ یافت نظام — شدہ مقبولِ خالقِ علام

عظمِ ایں سلسلہ بعونِ خداست — پاک از بدعت و ضلالت ہاست

نعل با نعل میرسد بہ نبی — در خفی و جلی بحق طلبی

ابتدے ہمہ سلاسل اوست — انتہائے ہمہ منازل اوست

شدہ قطار یہ از و پرنور — چشمہ ہمہ شدہ از و معمور

ہر وظیفہ از و کبیر شدہ — در دو عالم بے نظیر شدہ

ہر وردیہ را خلافت از و — القصیدہ رشرفت از و

بر ہمہ مالک رقاب ست او — ہمہ نجم اند و آفتاب ست او

ہر کہ ذرہ ہوا خواہش — ہر یکے خوشہ چینِ درگاہش

بر ہمہ سید السلاسل داں — وز ہمہ مستفید و کامل داں

بیشک ایں سلسلہ چو سلکِ گہر — در گلوئے بہشتیاں خوشتر

Marfat.com

سگِ درگاہ آں شہِ جیلاں — بہتر از شیرہائے نَے اِستاں

بیگماں جنتی ست آں زن و مرد — کہ فدا خویش را براں دَر کرد

یعنی۔ سب مضبوط سلسلوں میں سے بیشک یہ سلسلہ خدا کی مہربانیوں میں سے ہے ، جو شخص قادریہ میں منسلک ہُوا ، وہ خدائے علام الغیوب کا مقبول ہوگیا ، اس سلسلہ کی بزرگی خدا کی مددگاری سے ہے ، یہ سلسلہ بدعتوں اور گمراہیوں سے پاک ہے ، پوشیدہ اور ظاہر حق طلبی میں منوّر حضرت رسول اکرم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم تک پہنچتا ہے ، سب سلسلوں کی ابتدا یہی ہے ، اور سب منزلوں کی انتہا بھی یہی ہے ، قادریہ اسی سے پرنور ہوئے ہیں ، چشتیہ بھی اسی سے آباد ہیں ، کبرویہ اسی سے بزرگ ہوئے ، یہ وہ مذہب ہے جس میں بے نظیر ہے ، سہروردیہ کو لطافت اسی سے ہے ، نقشبندیہ نے شرافت اسی سے پائی ہے ، یہ سب کے گردنوں کا مالک ہے ، دوسرے سلسلے ستاروں کی مثل ہیں اور یہ سورج ہے ، سب لوگ اس کے خیرخواہ ہیں ، اور اسی درگاہ کے خوشہ چین ہیں ، یہ سب سلسلوں کا سردار ہے ، اور سب سے زیادہ نفع دینے والا اور کامل ہے ، بیشک یہ سلسلہ بہشتیوں کے گلے میں سچے موتیوں کا ہار ہے ، شیخ جیلانی کے دروازے کا کتا دوسرے سب شیروں سے بہتر ہے ، بیشک وہ جو اپنے آپ کو اس دروازہ پر قربان کیا وہ جنتی ہے۔

Marfat.com

۴

مولوی نور محمد صاحب قادری سروری رسالہ حق نما ترجمہ نور الہدیٰ کے مقدمہ میں لکھتے ہیں۔

نظم

قادری را ہست قوت از قدیر　　باز آرد از کماں برجستہ تیر

زہ کند قوس قضا را ایں چنیں　　میز ند تیرے کہ لرزاند زمیں

قادری را دست قدرت مے شمر　　الحذر از دست قدرت الحذر

ہر کہ مے باشد عبد قادری　　مردہ دل باشد تقی مادری

ہر طریقہ شد غلام قادری　　قادری را داد قادر برتری

ابتدائے قادری را کے رسد　　ساہا بر سنگ گر سر میز ند

دیگراں چوں کشش مکشش بادم کنند　　قادری بر لامکاں یکدم روند

دیگراں از ذکر دارند در شمار　　قادری یکدم بموئے جاں سپار

آں یکے شد با سرود خام مست　　قادری سر مست آواز است

آں یکے با حلہ و خلوت خراب　　قادری عین عنایت بے حجاب

آں یکے

Marfat.com

آن یکے از بہر زر تسبیح خواں　　قادری از مال وزر خواہد امال

قادری تارک ز دنیائے پلید　　ابتدائے قادری چوں بایزید

قادری حاضر بہ بزم مصطفیٰ　　قادری قادر بود در دو سرا

قادری را دائمی باشد حضور　　شہسوار شیر زیں القبور

قادری را توچہ دانی اے گدا　　قادری ہمراز دانائے خدا

قادری ہر دین احمد جان بلد　　قادری قربان ہر دم خصد

خاکپائے قادریم خاکسار　　جاں نثار مرتضیٰ حیدر سیر

قادریم سر وریم سرفراز　　خاکپائے غوث دستگیر

یعنی قادری کو خدا تعالیٰ سے یہ طاقت حاصل ہے کہ وہ کمان سے چھوٹے تیر کو روک دے۔ یہ لوگ تقدیر کی کمان کے چلے سے ایسا تیر مارتے ہیں کہ زمین کو ہلا دیتے ہیں۔ قادری کو قادر کی طاقت اور قدرت کے ہاتھ سے ڈرو، بچو، جو شخص قادری کا دشمن ہے اس کا دل مردہ ہے۔ بدبخت ہے۔ سب طریقے قادری سلسلہ کے غلام ہیں۔ خدا نے قادری کو

اگر کوئی شخص سات سال تک تجرید اختیار کرے اور صحبت نبوی سے

Marfat.com

نہیں پہنچ سکتا ، دوسرے لوگ دم کے ساتھ کھینچا کھینچی (دم کشی) کرتے ہیں ، قادری ایک دم میں ہی لامکان پر پہنچ جاتے ہیں ، دوسرے لوگ ذکروں کے شمار میں لگے رہتے ہیں ، قادری ایک دم میں اپنے مولیٰ کو جان سپرد کر دیتے ہیں ، کئی ان میں سے سرود خام سے مست ہوتے ہیں ، قادری آواز الست کے سرمست ہیں ، کئی ان میں سے جنگلوں اور گوشہ گیریوں میں مستانہ وخراب حال ہو گئے ، قادری بغیر حجاب کے عین عنایت آپ ہی میں ہیں ، کئی ان میں سے زر حاصل کرنے کے واسطے تسبیحیں پڑھتے ہیں ، قادری مال و زر سے امان چاہتے ہیں ، قادری دنیائے پلید سے تارک ہیں ، قادری کی ابتدا سلطان بایزید بسطامی رح جیسی ہے ، قادری مجلس محمدی میں حاضر ہوتے ہیں ، قادری ذوو جہاں میں غائب ہیں ، قادری دائمی حضوری ہوتے ہیں ، یہ قبروں میں بھی شہسوار و شیر نر ہیں ، قادری کو تم کیا جانو ، قادری ہمیشہ سے خدا کے ہمراز ہیں ، قادری دین محمدی پر جان فدا کرتے ہیں ، قادری خدا کے نام پر قربان ہو جاتے ہیں ، میں قادری کے پاؤں کی خاک اور غریب جاں نثار اور جاں فدا اور جاں سپار ہوں ، میں قادری سر بلند ہوں ، حضرت غوث اعظم رح کے قدموں کی خاک ہوں -

یہ بات ظہر من الشمس ہے کہ جہاں پر دوسرے سلسلوں کی انتہا ہے وہاں سے قادریہ نوشاہیہ کی ابتدا ہے -

Marfat.com

فصلِ پنجم

اس میں سلسلۂ عالیہ قادریہ کا دوسرے سلسلوں سے بالعموم، اور نقشبندیہ سے بالخصوص موازنہ کیا گیا ہے،
اور یہ ظاہر کیا گیا ہے کہ اکابر بزرگانِ صوفیہ کے اعتقاد میں قادریہ ہر لحاظ سے نقشبندیہ سے افضل ہیں۔

حضرت سلطان العارفین سلطان باہو صاحب قادری کتاب نور الہدیٰ میں لکھتے ہیں۔

(۱) بعض طریقے وہ ہیں محض خرقہ پوش ہوتے ہیں لیکن قادری صاحب تصدق کے بحر معرفت و توحید سے دریا نوش ہوتے ہیں۔

(۲) بعض میں ہم رسوم سجی دگی ہے۔ لیکن طریقہ قادری میں وافی مدنفس ذکی

(۳) بعض طریقوں میں پہلے قائم مقام مرشد کے لئے رواج جبہ و دستار ہے۔ لیکن طریقہ قادری میں محض ہدایت [illegible] حضور و تعریف ہدایت ہے۔

(۴) بعض میں تلقین ورد و وراد [illegible] ہے۔ لیکن طریقہ قادری میں [illegible] نفس [illegible]

Marfat.com

(۵۱) بعض طریقوں والے حجام کی طرح طالب مرید کے بال مقراض سے کتر لیتے ہیں۔ لیکن طریقہ قادری والے توجہ سے دریائے توحید میں غوطہ دیتے ہیں۔

ے

(۶۱) خواجہ چشتی ریاضت راہ بر بہر دنیا عز و جاہ و سیم و زر
بہر ورد اس فقر سے آگاہ نہیں نقشبندی کو یہاں تک راہ نہیں
ابتدائے قادری ہے ماہ نو انتہائے قادری ہے مصطفےٰ

فقر جو کچھ کہتا ہے حد سے نہیں بلکہ حساب سے کہتا ہے مَنْ سَکَتَ عَنِ الْحَقِّ فَھُوَ شَیْطَانٌ اَخْرَسُ۔ یعنی جو حق بات کرنے سے خاموش ہو جائے وہ شیطان ہے گونگا۔" (ص ۴۵)

۲

حضرت علامہ شیخ محمد شاہ صداقت دہلوی رح کتاب توقب المناقب میں قادریہ کا نقشبندیہ سے موازنہ کرتے ہیں۔ اور لکھتے ہیں۔

"سبحان اللہ قصیدہ بہاریہ قادریہ دبدنے دررد کہ ازل وابد مطلع و مقطع موزون اوست، وکریمۂ فَفِرُّوْٓا

Marfat.com

اِلَی اللّٰہِ گریزِ عالی مضمونِ او ، ہر کہ برنگِ نقطۂ پرکار درحلقۂ صحبتِ ایشاں نشست طریقۂ نقشبندیہ را

چوں نقشِ مسطر محض برائے بیت دانست ، روشن ست کہ

(۷) ذکرِ خفی آنجا ۔ دشغلِ جلی اینجا ، تفاوتِ شب و روز دارد ۔

(۸) آنجا ذکرِ مطالعۂ عجائب المخلوقات کشفِ ملکوت ۔ اینجا ذکرِ مشاہدۂ فتوحاتِ عالمِ ناسوت ۔

(۹) آنجا ہوش دردم ۔ اینجا بیہوشی دمبدم ۔

(۱۰) آنجا نظر برقدم ۔ اینجا نگاہ برقدم ۔

(۱۱) آنجا تکثیرِ عبادت ۔ اینجا تکثیرِ شہادت ۔

(۱۲) آنجا حبسِ نفس خستن اینجا از حبسِ نفس جستن ۔

(۱۳) آنجا بعد سافہا ۔ اینجا بحرِ وحدت ۔

(۱۴) آنجا سلسلۃ الذہب ۔ اینجا کیمیائے سعادت ۔

(۱۵) خاک ۔ ہوم پاک چہ نسبت ۔

(۱۶) وزیں ۔ تا ۔ نہایت ۔ ۔

Marfat.com

(۱۷) ..... گرمی شوق کہ بیدار دلانِ ایں بزم را بر نگ شمع رقصاں نگردد
دیگراں را در خواب و خیال صورت نہ بندد۔

(۱۸) ..... و نشاطِ ذوقے کہ مست خفتگانِ ایں انجمن را ہم رسد
خلوت گزیناں را بہ شب بیداری ہا نتواند شد۔"

یعنی سبحان اللہ قادریہ کا قصیدہ بہاریہ دیکھنے کے لایق ہے کہ اول اس کا مطلع، اور ابدا اس کا مقطع موزون ہے، اور آیہ کریمہ (اللہ کی طرف دوڑ کر آؤ) اس کے بلند مضمون کی گریز ہے، جو شخص نقطہ پرکار کی طرح ان کے حلقۂ صحبت میں بیٹھا، طریقہ نقشبندیہ کو نقش مسطر کی طرح محض بیت کے لئے جان لیا۔ یہ ظاہر ہے اُن کا (نقشبندیہ کا) ذکر خفی۔ اور اِن کا (قادریہ کا) شغل جہر، رات اور دن جتنا فرق رکھتے ہے۔

وہاں کشف ملکوت کے عجائب المخلوقات کے مطالعہ کا ذکر۔ یہاں عالم لاہوت کے فتوحات کے مشاہدہ کا ذکر۔

وہاں اپنے دم میں ہوش رکھنا۔ یہاں دمبدم ہوش کو دور کرنا (استغراق دوام)

وہاں اپنے قدموں پر نظر رکھنا۔ یہاں خدا کی صفت قدامت پر نگاہ رکھنا۔

وہاں عبادت کا زیادہ کرنا۔ یہاں توحید و صفات کی تعظیم و بڑائی کرنا۔

وہاں

Marfat.com

وہاں حبس نفس کرنا (ذکر حبس دم)	یہاں نفس کی قید سے آزاد ہونا ۔
وہاں کئی سالوں کے بعد کچھ حاصل ہونا ۔	یہاں مرید ہوتے ہی فائز المرام ہونا ۔
وہاں سونے کی زنجیر ۔	یہاں سعادت کی اکسیر ۔
مٹی	پاکیزہ جہان سے کیا نسبت رکھتی ہے ۔
اور زمین	آسمان پر فوقیت کے قابل نہیں ہو سکتی ۔
	اور عشق حقیقی کی گرمی جو ہر مجلس کے ہوشیار و
	کو شمع کی مثل روشن ہوتی ہے ۔
دوسرے لوگوں کو خواب و خیال میں بھی صورت پذیر	
نہیں ہو سکتی ۔	اور اس بے کیف لذت کا سرور جو ہر مجلس کے مست
	ہوئے ہوؤں کو حاصل ہوتا ہے ۔
خلوت نشینوں کو شب بیداریوں میں بھی میسر	
نہیں ہو سکتا ۔	

حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی حضرت شیخ احمد سرہندی

Marfat.com

میں لکھتے ہیں ۔

(۱۹) "اس طریق (نقشبندیہ) میں ابتدا میں حلاوت و وجدان ہے، اور انتہا میں بیزگی اور فقدان جو ناامیدی کے لوازم سے ہے، برخلاف دوسرے طریقوں (قادریہ، چشتیہ، سہروردیہ کے کہ ابتدا میں بیزگی اور فقدان رکھتے ہیں، اور انتہا میں حلاوت و وجدان۔

(۲۰) اور ایسے ہی اس طریق کے ابتدا میں قرب و شہود ہے، اور انتہا میں بُعد و حرمان۔ برخلاف دوسرے مشایخ کرام کے طریقوں کے۔"

پس ان بیس وجوہات سے جو اکابر اہل اللہ نے تحریر فرمائی ہیں۔ سلسلہ عالیہ قادریہ نوشاہیہ کو دوسروں پر عمومًا اور نقشبندیہ پر خصوصًا فضیلت حاصل ہے۔

۴

حضرت سلطان باہو صاحب قادری کتاب نور الہدیٰ میں لکھتے ہیں۔

"یہ بات مسلّم ہے کہ آج کل دوسرے طریقوں کو خصوصًا نقشبندیہ اور طریقہ چشتیہ کو ہمارے ملک

Marfat.com

بزرگ ہے ، اور طریقہ قادری کے سالک بہت کم ملتے ہیں ، اس کی وجہ یہ ہے کہ طریقہ قادری کی نسبت بہت ارفع اور بلند ہے ، اور اس میں سے بے بہرہ اور نااہل و نالائق زمانے کے نفسانی لوگوں کو اس ارفع اور اعلیٰ نسبت تک رسائی نہیں ہے ، اور نہ اس زمانے کے لوگوں میں اس ذاتی نور کے حصول کی توفیق اور استعداد موجود ہے ، نہیں دیکھتے کہ دنیا میں کتے بہت تھوڑے ہیں ، اور ہر شہر مدارس ہر گاؤں میں موجود ہیں ، جنگلوں میں دوسرے کمزور اور بزدل جانوروں کے گلے کے گلے پائے نظر آتے ہیں ، لیکن شیر کوئی خال خال ملتا ہے ، فضا میں دیگر پرندوں کے جھنڈ کے جھنڈ ہر وقت ہر سمت پرواز کرتے دکھائی دیتے ہیں ، لیکن باز خصوصاً سفید باز تو کہیں بہت قلیل تعداد میں دیکھنے میں آتے ہیں ۔ سو کمزور جانوروں اور پرندوں کے گلے اور جھنڈ بنانا ان کی کمزوری اور بزدلی کی علامت ہے ۔ لیکن شیر و باز اکیلے اور گم رہتے ہیں" (ص ۱۴۵)

بہرکیف تمام سلاسل سے جو روئے زمین پر جاری و ساری ہیں ۔ اویسی نسبت و فیض و برکات سے دنیا مستفید ہو رہی ہے ، از روئے احادیث نبویہ و اقوال بزرگان صوفیہ ۔ سلسلہ نقشبندیہ مجددیہ قادریہ نوشاہیہ سب سے افضل و اعلیٰ ہے ۔ اور نقشبندیہ وغیرہ سے سلوک و ارشاد و کمالات و معرفت حسن و خوبی میں فائق ہیں اور ہر حال میں سہل اور اقرب الطرق الی اللہ یہی طریقہ ہے ۔

Marfat.com

باب پنجم

نقشبندیہ کے اصول وقواعد ہیں جو انہوں نے اختراع کئے ہیں، اور ان کے جوابات ہیں۔

اس میں تین فصل ہیں۔

فصل اوّل

اس میں وہ اصول وقواعد بیان کئے ہیں جو نقشبندیہ نے اپنے سلسلہ کے فضائل کے واسطے اختراع کئے ہیں، دوسرے سلسلوں پر اعتراضات کئے ہیں۔

اس میں دو وصل ہیں۔

وصل اول۔ وجوہات فضیلت کے بیان میں۔

"اے برادر! اس بلند طریق کے سرحلقہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ ہیں، جو انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام بعد تحقیقی طور پر تمام بنی آدم سے افضل ہیں، اور اسی اعتبار سے اس طریق کے بزرگواروں کی عبارتوں میں آیا ہماری نسبت تمام نسبتوں سے بڑھ کر ہے، کیونکہ ان کی نسبت جن سے مراد خاص حضور اور آگاہی ہے، بعد حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کی نسبت اور حضور ہے، جو تمام آگاہیوں سے بڑھ کر ہے۔ اور اس طریق میں نہایت ابتدا میں مندرج ہے" (مکتوبات امام ربانی۔ ج ۱۔ مکتوب ۲۲۱)

Marfat.com

—— "اس کے علاوہ ان کا طریق سب طریقوں سے اقرب اور البتہ موصل ہے، اور دوسروں کی نہایت اس کی بدایت میں درج ہے، اور ان کی نسبت جو حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کی طرف منسوب ہے، تمام مشائخ کی سلسلوں سے بڑھ کر ہے، اس کا باعث یہ ہے کہ اس طریق میں سنت کو لازم پکڑتے ہیں، اور بدعت سے بچتے ہیں۔"

(مکتوبات امام ربانی۔ ج ۱۔ مکتوب ۲۴۳)

—— "جان ہیں کہ حضرات خواجگان قدس سرہم کا طریقہ خدا کی طرف پہنچانے والے سب راستوں سے زیادہ قریب راستہ ہے، اور دوسروں کا انتہا ان بزرگواروں کے ابتدا میں درج ہے، اور ان کی نسبت سب نسبتوں سے بڑھ کر ہے، اس کا باعث یہ ہے کہ اس طریق میں سنت کو لازم پکڑتے ہیں، اور بدعت سے بچتے ہیں۔"

(مکتوبات امام ربانی۔ ج ۱۔ مکتوب ۱۳۱)

—— "خواجہ بہاؤالدین نقشبند بخاری رح کا ارشاد ہے۔

اوّل ما آخر ہر منتہی آخر ما جیب اوّل منتہی"

—— "اس طریق میں جذبہ سلوک پر مقدم ہے، اور سیر کی ابتدا عالم امر سے ہے، برخلاف اکثر دوسرے سلسلوں کے کہ ان کے سیر کی ابتدا عالم خلق سے ہے، اور اس طریق میں سلوک کی منزلیں جذبہ کے ضمن میں طے ہو جاتی ہیں۔ اور عالم خلق کا سیر عالم امر کے سیر میں مندرج ہو جاتا ہے، پس کہیں کہ اس طریق میں انتہا ابتدا میں درج ہے تو بجا ہے۔"

Marfat.com

—— " یہ بزرگوار جس طرح نسبت کے عطا کرنے پر کامل طاقت رکھتے ہیں ، اور تھوڑے وقت میں طا
کو حضور و آگاہی بخش دیتے ہیں ، اسی طرح نسبت کے سلب کرنے میں بھی پوری طاقت رکھتے ہیں ، اور
بے التفاتی سے صاحب نسبت کو مفلس کر دیتے ہیں ، ہاں سچ ہے جو دیتے ہیں وہ لے بھی لیتے ہیں " (
امام ربانی - ج ۱ - مکتوب ۲۲۱)

—— " پس ناچار ان حضرات کا سلسلہ سلسلۃ الذہب ہے ، اور اس طریقہ علیہ کی زیادتی دوسرے
پر ایسی ہے ، جیسے زمانہ اصحاب کی زیادتی اوروں کے زمانہ پر " (مکتوبات امام ربانی - ج ۱ - مکتو

—— " گذشتہ اولیا کے کمالات ولایت کے متعلق تھے ، لیکن قیوم اربعہ کو کمالات نبوی بدرجہ اتم
ہوئے ، جو ہزار سال کے بعد ظاہر ہوئے " (روضۃ القیومیہ - مولفہ خواجہ ابوالفیض کمال الدین محمد احسان مجددی ر

—— " واضح ہو کہ سب طریقوں سے اعلیٰ اور ارفع اور مضبوط اور سچا اور مقصود سے قریب اور
وسنت کے طریقہ خواجگان نقشبندیہ ہے " (کنز الہدایات ص ۶ مولفہ خواجہ محمد باقر بن شرف الدین
لاہوری ر خلیفہ خواجہ محمد معصوم سرہندی ر)

پس ان عبارتوں سے مندرجہ ذیل وجوہات تفضیل نقشبندیہ کے ظاہر ہوئے -

(۱) یہ سلسلہ حضرت ابوبکر صدیق رض سے ہے (۲) یہ سلسلہ اقرب السبل ہے (۳) اس سلسلہ

Marfat.com

فی البدایت ہے (۴) اس سلسلہ میں جذبہ سلوک پر مقدم ہے (۵) اس سلسلہ میں عطا کرنے اور
سارنے کی طاقت رکھتے ہیں (۶) یہ سلسلہ سونے کی زنجیر ہے (۷) اس سلسلہ میں کمالات نبوت
تے ہیں (۸) یہ سلسلہ کتاب وسنت کے موافق ہے۔

وم۔ ان اعتراضات کے بیان میں جو نقشبندیہ نے دوسرے سلسلوں پر کئے ہیں۔ اور ان کی
ں کو کھلے الفاظ میں بیان کیا ہے۔

"اس طریقہ علیہ کے بزرگواروں نے احوال ومواجید کو احکام شرعیہ کے تابع کیا ہے۔ اور ذوق
ن کو علوم دینیہ کا خادم بنایا ہے۔ احکام شرعیہ کے قیمتی موتیوں کو بچوں کی طرح وجد وحال کے
ویز کے خونی ہاتھ سے نہیں دیتے۔ اور صوفیہ کی بیہودہ باتوں پر غرور وشغف نہیں ہوتے۔ اور
حوال کو جو شرعی ممنوعات ورسنت سنیہ کے خلاف اختیار کرنے سے حاصل ہوں قبول نہیں کرتے۔
ہی انہیں چاہتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ سماع ورقص کو پسند نہیں کرتے۔ اور ذکر جہر کی طرف توجہ
کرتے" (مکتوبات امام ربانی۔ ج ۱ مکتوب ۲۲۱)

"ان کے (قیوم اربعہ کے) زمانہ سے پہلے اوبیائے طریقت کی اکثر تعداد کی قبلہ
سماع کے مروج۔ اور اکثر وحدت الوجود کے قائل تھے۔ جب ان پر ان تینوں بزرگ حضرات

Marfat.com

والسلام کے خاص کمالات منکشف ہوئے ، ان کمالات کے منکشف ہونے کا اصلی باعث شریعت کی پابند

تھی ، اس واسطے انہوں نے شریعت کو تقویت دی ۔ اور جو کام شریعت کے خلاف تھے انہیں بند کیا" (روضۃ

ف اصطلاح نقشبندیہ میں چاروں قیوموں سے مراد حضرت شیخ احمد سرہندی مجدد الف ثانی ، خواجہ محمد معص

خواجہ محمد نقشبند سرہندی ، ۔ خواجہ محمد زبیر سرہندی ، ہیں ۔

" حضرت مجدد الف ثانی کا طریقہ اور کلام عین قرآن وحدیث کے مطابق ہے ۔ ان میں بال بھر کا

نہیں ، برخلاف اس کے دوسرے مشائخ کا طریقہ بالکل شرع کے خلاف ہے ۔ چنانچہ وہ وحدت الوجود کے

ہیں ، سماع و نغمہ سنتے ہیں جو کہ سراسر کتاب وسنت کے خلاف تھے " (روضۃ القیومیہ ص ۱۸)

" دوسرے سلسلوں میں بدعتی امور بہت سے ہیں ، مثلاً وحدت وجود کا قائل ہونا ، سماع و

(روضۃ القیومیہ ۔ ص ۱۱۰)

" حضرت مجدد الف ثانی اپنے مکتوبات میں تحریر فرماتے ہیں کہ اس ہزار سال کے عرصہ میں جسقدر اس

گذرے ہیں سب کے سب ولایت صغریٰ میں تھے ۔ اور اولیا کے مختلف منصب مثلاً قطبیت وغوثیت وغ

ولایت صغریٰ میں ہیں ، ولایت کبریٰ ، ولایت علیا ، اور کمالات نبوت تک ان میں سے کوئی نہیں

البتہ صحابہ کرام رض کو یہ درجے عنایت ہوئے ، ان کے بعد ہزار سال گذرنے پر حضرت مجدد الف ثانی پیدا

Marfat.com

ظہور ہوا ۔ جن اولیا نے شریعت کی مخالفت کی ہے اسی وجہ سے کہ وہ کمالات نبوت کو نہیں پہنچے ۔"

روضۃ القیومیہ ص ۹)

ن عبارتوں کا حاصل یہ ہے کہ نقشبندیہ نے جو اخذ فیض دوسرے سلسلوں پر کئے ہیں وہ یہ ہیں ۔

۱) دوسرے سلسلے سماع کرتے ہیں (۲) دوسرے سلسلے وجد کرتے ہیں (۳) دوسرے سلسلے

رقص کرتے ہیں (۴) دوسرے سلسلے ذکر جہر کرتے ہیں ۔ (۵) دوسرے سلسلے وحدت وجود کے قائل

ہیں (۶) دوسرے سلسلے ولایت صغرے میں ہیں ۔

فصل دوم

اعتراضات و ردود کے جوابات میں

اس میں دو فصل ہیں

فصل اول ۔ فضیلت نقشبندیہ کے وجوہات کے جوابات میں ۔

۱ ۔ سلسلہ نقشبندیہ حضرت ابوبکر صدیق رضؓ سے چلا ہے اس لئے افضل ہے ۔ کیونکہ حضرت صدیق رضؓ سب صحابہ کرام رضؓ سے افضل تھے ۔ پس جو سلسلے منتسب ہیں وہ دوسروں سے افضل ہیں ۔

جواب حضرت صدیق رضؓ کا شرف دوسرے صحابہ کرام رضؓ سے افضل ہونے کی وجہ سے تھا ۔ لیکن ہر موقعہ حضرت

Marfat.com

علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے فضائل و مناقب ، فاروق و عثمان رضی اللہ عنہما سے افضل ہیں ، چنانچہ کتاب ہذا کے باب اول میں مفصل و مدلل تفضیل مرتضوی کے گذر چکے ہیں ۔ آیات قرآن مجید و احادیث رسول اللہ و آثار صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے ثابت کیا ہے ۔ ائمہ مجتہدین و محدثین و راسخین فی العلم کے جم غفیر نے اپنی ادلہ قویہ محکمہ سے ثابت کیا ہے کہ حضرت امیر رضی اللہ عنہ تمام صحابہ مہاجرین و انصار اور تابعین رضی اللہ عنہم پر فضیلت کلی رکھتے ہیں ، اور اس پر اکابر علمائے اہل سنت و الجماعت کا اعتقاد متواتر چلا آیا ہے ، پس جو سلسلے ان سے منسوب و مربوط ہیں وہ سلسلہ نقشبندیہ سے ہر گاہ سے افضل ہیں ، بالخصوص سلسلہ [illegible]

اس کے علاوہ سلسلہ مرتضویہ کی فضیلت [illegible] جو باب چہارم فصل اول میں گذر چکی ہیں من مرد ن یتابع غیر سبیل ۔

۲ - سلسلہ نقشبندیہ اقرب ہے ۔

جواب سلسلہ قادریہ و نقشبندیہ کا تعلق جذب و جتبا سے ہے ہذا یہ سب راستوں سے قرب اور اہل ہے ، اس سلسلہ کے طالب پہلے [illegible] رسول اللہ تک پہنچ جاتے ہیں ۔

حضرت سلمان ندوی صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے "ہر طریقے میں رسم و ریاست اور مجاہدوں کی آفات ہیں ، ہیکن طریقہ نقشبندیہ اس سے روز اول سے اس تدریس تصوف سے ذات ہے "

Marfat.com

اس سلسلہ کے اقرب طریق ہونے کے دلائل باب چہارم، فصل چہارم میں مفصل گذر چکے ہیں۔

۳۔ سلسلہ نقشبندیہ میں اندراج النہایت فی البدایت ہے۔

جواب یہ محض خیال خام ہے ورنہ سلسلہ قادریہ سب سلسلوں سے اسی لئے مقدم ہے کہ اس کے مبتدی کو وہ کچھ حاصل ہوتا ہے جو دوسرے منتہیوں کو۔

حضرت سلطان باہو صاحب نور اللہ مرقدہ میں لکھتے ہیں۔ "طریقہ قادریہ تمام طریقوں پر فائق و برتر ہے اس لئے کہ ابتدائے طریقہ قادری تمام طریقوں کی انتہا ہے، علاوہ ازیں ابتدائے قادریہ میں شروع تجلیات ذاتیہ سے پہلے ہی وہ نسبت فرحناوری جس محمدی حاصل ہوتا ہے"

سلسلہ قادریہ کے اندراج النہایت فی البدایت کے دلائل باب چہارم، فصل چہارم میں لکھے جا چکے ہیں۔

کی ضرورت نہیں۔

۴۔ سلسلہ نقشبندیہ میں جذبہ سلوک پر مقدم ہے۔

جواب جسقدر جذبہ سلسلہ قادریہ نوشاہیہ میں ہے۔ سقدر کسی دوسرے طریقہ میں نہیں۔ حضرت والد ماجد کے متعلق صاحب روضۃ صفویہ نے لکھا ہے "آپ کا جذبہ بہت قوی تھا" صاحب حدیقۃ صفویہ نے لکھا ہے "صاحب جذب و سکر" اور جب آپ حضرت مخدوم شاہ سلیمان تونسوی کی بیعت سے مشرف ہوئے تو

Marfat.com

نگاہِ توجہ کے اثر سے نسبت جذبہ آپ پر غالب ہوگئی ، اور تین ماہ بیخود و مجذوب رہے ، اسی حالت میں تمام مقاماتِ سلوک پر عبور ہوگیا ۔ یہ واقعات تذکرہ نوشاہیہ و کنز الرحمت میں مفصل مذکور ہیں ، لہٰذا ثابت ہوا کہ اس سلسلہ نوشاہیہ میں جذبہ سلوک پر مقدم ہے ، چنانچہ حضرت شاہ محمد غوث لاہوری رح کتاب اسرار الطریقت میں حضرت سید شاہ عصمت اللہ نوشاہی رح کے حالات میں لکھتے ہیں " نسبت جذبہ کی غالب رکھتے تھے " یہ نوشاہیہ کے جذبہ قبل از سلوک کی دلیل ہے ۔

۵ ۔ سلسلہ نقشبندیہ میں عطا کرنے اور سلب کرنے کی طاقت رکھتے ہیں ۔

جواب سلسلہ قادریہ نوشاہیہ میں عطا کرنا ، اور سلب کرنا دونو پائے جاتے ہیں ۔

حضرت نوشہ صاحب رح کی عطا کا بیان اسقدر طویل ہے کہ زبان قلم کو بیان کرنے کی طاقت نہیں ، آپ کے دروازہ سے کوئی شخص خالی نہ جاتا ، آپ کی پہلی نگاہ سے جس کا سینہ قلب ذکر ہو جاتا تھا ، اور آپ کو معاصرین اولیائے کرام " ولی گر " سمجھتے تھے ۔ مقام ولایت عطا کر دینا آپ کی نگاہ کا ادنے کرشمہ تھا ، کتب تاریخ و تصوف آپ کی عطا کی داستانوں سے بھری پڑی ہیں ۔ باقی رہا سلب ، وہ بھی آپ کے واقعات سے پایا جاتا ہے ۔

سلسلہ قادریہ نوشاہیہ کے بزرگوں سے سلب کے کئی واقعات منقول ہیں ۔ ازانجملہ حضرت سخی شاہ سلیمان نوری رح

Marfat.com

نے میاں علی سہاری نقشبندی اویسی رح کا حال سلب کیا ، حضرت نوشہ گنج بخش رح نے شیخ عبد الجلیل اویسی رح اور شیخ صدرالدین عقیلی رح کا حال سلب کیا ، حضرت سید حافظ محمد برخوردار بحر العشق رح نے میاں خواجہ علی فقیر منیسی رح کا حال سلب کیا ، حضرت سید شاہ عصمت اللہ حمزہ پیوان رح نے میاں میہوں شیخپوری رح کا حال سلب کیا ، میرے جد امجد حضرت مولانا سید محمد شاہ صاحب نیک اختر نوشاہی برخوردری نے شیخ جنگا نوالہ مجذوب قلندر کا حال سلب کیا ۔

۶ ۔ سلسلہ نقشبندیہ سوئے کو زیر ہے ۔

جواب سلسلہ قادریہ نوشاہیہ دونوجہان کی سعادت کی کنجی ہے جیسا کہ وقت مناسب سے ظاہر ہے ۔

۷ ۔ سلسلہ نقشبندیہ میں کمالات نبوت حاصل ہوتے ہیں ۔

جواب کمالات نبوت سے اگر یہ مراد ہے کہ نقشبندیہ کو پیغمبروں کی طرح تمام خوبیاں اور مرتب وحی حاصل ہوئے تو یہ گمان نہیں بلکہ زندقہ ہے ، اور پوشیدہ طور پر نبوت کا دعوٰی ہے ۔

اور اگر اس سے مراد یہ ہے کہ پیغمبروں کی تبعیت اور وراثت میں دو علوم [illegible] منکشف ہوئے جو [illegible] تو اس میں نقشبندیہ کی کوئی تخصیص نہیں ، ہر سلسلہ کے [illegible] قادریہ نوشاہیہ سلسلہ میں کمالات نبوت بدرجہ اتم حاصل ہوتے ہیں ، حضرت غوث [illegible] شیخ عبد القادر جیلانی

Marfat.com

اور حضرت سخی بادشاہ رح ، اور حضرت نوشہ صاحب رح ، اور حضرت سید حافظ محمد برخوردار بحر العشق ، اور حضرت سید حافظ قل احمد جیو صاحب یاکذات نوشاہِ ثانی رح سب محمدی المشرب تھے ، حضرت سید محمد ہاشم دریادل رح ، اور حضرت سید سعد اللہ حکیم رح دونوں عیسوی مشرب تھے ، حضرت سید رحمت اللہ عارف موسوی المشرب تھے ، حضرت سید حافظ جمال اللہ فقیہ منعم آدمی المشرب تھے ، حضرت شیخ تاج محمود قلندر ابراہیمی المشرب تھے ، حضرت شیخ عبدالرحمن پاک صاحب بخاری نوحی مشرب تھے ، حضرت شیخ پیر محمد سچیار نوشہروی رح ادریسی مشرب تھے ، سب یاران نوشاہیہ کو کمالات نبوت و ولایت سے بہرہ حاصل تھا ، اور ان کے عادات و اطوار و اعمال صحابہ کرام کی مثل تھے ، کمالات نبوت کو اپنے لئے مخصوص سمجھنا ، اور دوسروں کو اس سے محروم بتانا ، یہ نقشبندیہ کا مکابرہ ہے ، اور خود ستائی پر دال ہے ۔

۸ ۔ سلسلہ نقشبندیہ کتاب و سنت کے موافق ہے ۔

جواب سلسلہ قادریہ نوشاہیہ سے زیادہ کوئی بھی سنت کے مطابق نہیں ہو سکتا ۔ حضرت غوث الاعظم رح امام سلسلہ قادریہ کا لقب درگاہِ الٰہی سے محی الدین عطا ہوا ، یعنی دین کا زندہ کرنے والا ، جس کو جناب خداوندی سے احیائے دین کی سند مل جاوے اس سے زیادہ کتاب و سنت کا پابند کون ہو سکتا ہے ۔

اسی طرح حضرت نوشہ گنج بخش رح امام سلسلہ نوشاہیہ اپنے عہد کے مجدد اکبر تھے ، دین کی تجدید و تبلیغ جسقدر اُن سے

Marfat.com

اُن سے ہوئی کسی دوسرے سے نہیں ہوئی ، دو لاکھ آدمیوں کو دائرہ کفر سے نکال کر حلقہ اسلام میں داخل کیا ، جیسا کہ پروفیسر ٹامس آرنلڈ نے پریچنگ آف اسلام میں بحوالہ خطبات گارساں دتاسی تحریر کیا ہے ۔

اور آپ شریعت محمدی کے پورے پورے پابند تھے ، آپ قول و فعل و حال میں پورے پورے متبع سنت تھے ، آپ کا ارشاد ہے " شریعت کی تابعداری کرنو ، شریعت پر چلنا راہ روشن پر چلنا ہے "

لہذا سلسلہ قادریہ نوشاہیہ بالکل کتاب و سنت کے مطابق ، اور شریعت و طریقت کے عین موافق ہے ۔

فصل دوم ۔ اُن اعتراضات کے جوابات میں جو نقشبندیہ نے دوسرے سلسلوں پر کئے ہیں ۔ اور اس کی تنقیص کو کھلے الفاظ میں بیان کیا ہے ۔ (۱)

دوسرے سلسلے سماع سنتے ہیں ۔

جواب ۔ علمائے محدثین کا فیصلہ ہے کہ سماع دو قسم ہے ۔

۱ اوّل سماع مذموم جو فحش ہو ، وہ حرام ہے ۔

۲ دوم سماع محمود ۔ جس سے رقت قلب حاصل ہو ، اور شوق ہی غالب ہو ، وہ مباح بلکہ سنت ہے ۔ اس صحیح سے ثابت ہوتا ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے سماع سنا ہے ۔ وہ صحیح [illegible] صدیقین کی ایک جماعت نے بھی سنا ہے ۔

Marfat.com

قرآن مجید سے بھی اباحتِ سماع پر استدلال کیا گیا ہے ۔

۱ ۔ وَاِذَا سَمِعُوْا مَا اُنْزِلَ اِلَی الرَّسُوْلِ (۵/۸۳) یعنی جس وقت وہ سنتے ہیں جو کچھ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نازل ہوا ہے ۔

اس آیت شریف سے سماع قرآن کا ثبوت ملتا ہے ۔

۲ ۔ فَبَشِّرْ عِبَادِ الَّذِیْنَ یَسْتَمِعُوْنَ الْقَوْلَ فَیَتَّبِعُوْنَ اَحْسَنَهٗ (۳۹/۱۷) یعنی میرے ان بندوں کو خوشخبری دو جو کلام کا سماع کرتے ہیں ، اور اس میں سے اچھے کی پیروی کرتے ہیں ۔

یہاں القول کا لفظ عام ہے ، اور مطلق کلام مراد ہے ، خواہ کلام الٰہی ہو یا کلام انسانی ، خواہ کلام موزون (نظم) ہو یا غیر موزون (نثر) خواہ قواعد موسیقیہ (راگ) کے ساتھ ہو یا بغیر راگ کے ، خواہ بالمزامیر ہو یا بغیر مزامیر کے ، بلکہ زیادہ تر اس آیت کا مفہوم کلام انسانی (منظوم) ہی ہو سکتا ہے ، کیونکہ اس میں وارد ہوا ہے کہ میرے بندے اس کلام میں سے جو زیادہ بہتر ہے اس کی پیروی کرتے ہیں ۔ حالانکہ کلام الٰہی سارے کا سارا بہترین ہے ، یہ نہیں ہو سکتا کہ اس میں سے کچھ حصہ بہتر نہ ہو ، بخلاف اس کے کلام انسانی میں دونو طرح کے مضمون ہوتے ہیں اچھے بھی اور برے بھی ۔ اس آیت شریف سے ثابت ہوا کہ اگر سماع سنو استماع کلام کرو ، تو اس میں سے اچھی اچھی باتوں کو ذہن نشین کر لو ، اور اس پر عمل کرو ، اور جو مضمون خراب ہو اس کو

Marfat.com

ہو اس کو ترک کر دے ، تو بہرحال اس آیت شریف میں سماع سننے والوں کے لئے خوشخبری کا اظہار ہے ۔

اور حدیث شریف سے بھی جواز سماع کا ثبوت ملتا ہے ، طوالت کے خوف سے صرف خلاصہ مطلب لکھا جاتا ہے ۔

۳ ۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اور حضرت صدیق اکبرؓ نے عید کے دنوں میں دو لڑکیوں سے دف کے ساتھ راگ سنا ۔ (بخاری و مسلم)

۴ ۔ مدینہ منورہ میں [illegible] خاتونوں کا راگ دف کیساتھ حضور علیہ السلام نے سنا ۔ (ابن ماجہ)

۵ ۔ حضور علیہ السلام نے حبشیوں کا گانا اور رقص دیکھا ۔ (بخاری)

۶ ۔ ربیع بنت معوذ کہتی ہیں کہ حضور علیہ السلام نے راگ سنا ۔ (بخاری)

۷ ۔ انصار کے [illegible] موقعہ پر فرمایا کہ انصار راگ کو پسند کرتے ہیں ۔ (ابن ماجہ)

۸ ۔ نکاح کے موقعہ [illegible] کا حکم دیا ۔ (بیہقی وغیرہ و ترمذی)

اب منکرین سماع جو دلائل پیش کرتے ہیں ان پر غور کیا جاتا ہے ، اور دیکھا جاتا ہے کہ قرآن و حدیث میں اس کے متعلق کیا ارشاد ہے ۔

جاننا چاہیئے کہ قرآن میں کوئی آیت ایسی نہیں جس میں سماع کو حرام کہا گیا ہو [illegible] کا لفظ ہے ، اس کا مطلب "لغو و فضول کلام" ہو سکتا ہے ، اور یہی جس آیت میں [illegible]

Marfat.com

لہو الحدیث سے مراد راگ لکھا ہے ، محدثین کے نزدیک وہ روایت ضعیف بلکہ موضوع ہے ، اور جب تک قرآن میں کسی چیز کی حرمت بتصریح نہ پائی جاوے ، اُس کو حرام نہیں کہا جا سکتا ، ھدایہ میں ہے

من لم یجد فیہ نصًا قاطعًا لم یطلق علیہ لفظ الحرام یعنی جس چیز کے متعلق کوئی نص قطعی نہ ہو اُس پر حرام کا لفظ اطلاق نہیں ہو سکتا ۔

پس جب قرآنِ کریم سے سماع کی حرمت ثابت نہ ہوئی تو اس کو حرام کہنا غلط ہوا ۔

اس کے علاوہ احادیث صحیحہ سے بھی حرمت سماع کا کوئی ثبوت نہیں ملتا ، محدثین کا فیصلہ ہے کہ حرمت سماع میں کوئی حدیث صحیح نہیں ہوئی ، بعض اقوال علمائے کرام کے نقل کئے جاتے ہیں ۔

مولانا مفتی سید محمد حنیف صاحب چشتی نکودری رسالہ غذائے روح میں لکھتے ہیں ۔

" تحقیق حرمت سماع کی جسقدر حدیثیں ہیں ، وہ سب ضعیف ہیں ، اور ان احادیث کو ایک جماعت نے علمائے ظاہریہ اور مالکیہ اور حنابلہ اور شافعیہ سے ضعیف کہا ہے ، اور نہ ہی ان احادیث کے ساتھ ائمہ اربعہ اور داؤد اور سفیان نے احتجاج کیا ہے ، حالانکہ وہ سردار مجتہدین کے ہیں ، اور صاحب مذاہب متبوعہ کے ہیں ، اور ایسا ہی علامہ ابوبکر ابن العربی نے اپنی کتاب احکام الاحادیث میں لکھا ہے کہ حرمت سماع کے متعلق سب احادیث ضعیف ہیں ، یعنی راگ اور سازوں کی تحریم میں کوئی صحیح حدیث نہیں پائی جاتی ، اور

Marfat.com

ی طرح امام ابن طاہر کہتے ہیں کہ اس مسئلہ میں ایک حرف بھی صحیح نہیں ہوا ، اور امام ابو محمد ابن حزم
، کہا کہ حرمتِ سماع میں کچھ صحیح نہیں ہوا ، اور جو کچھ اس باب میں وارد ہوا ہے وہ سب موضوع ہے ،
ور پھر اس بات پر قسم کھائی "

مفتی مغرب علامہ ابو القاسم عیسیٰ نے رسالہ ابی زید میں کہا ہے کہ فاکہانی کہتے ہیں کہ قرآن مزین اور
حدیث صحیح صریح میں حرمت ملاہی نہیں پائی جاتی ، اور امام غزالی مانتے ہیں کہ راگ اور دف وتنبورہ
کی حرمت پر کوئی دلیل نہیں ہے ، ابن نحوی کہتے ہیں کہ عود اور باقی سازوں کے متعلق حرمت کی کوئی
دلیل نہیں ہے ۔

علامہ ابن حجر عسقلانی شارح صحیح بخاری نے لکھا ہے کہ بعض فقہائے متاخرین نے اپنے مدعا کے ثبوت میں
جن حدیثوں سے حرمتِ سماع کی دلیل لی ہے وہ احادیث صحیح و ثابت نہیں ، اور اگر وہ حدیثیں صحیح
ہوتیں تو مجتہدین اور متقدمین ضرور ان سے تمسک کرتے ، حالانکہ ائمہ اربعہ اور دیگر ثقہ و نقادین نے
ان حدیثوں سے تمسک نہیں کیا ہے ، اور وہ حدیثیں صرف متاخرین اور پیروان مذاہب کی معتمد علیہ ہیں
جن کو صحیح و سقیم کی پہچان نہیں ہے ، اور حالانکہ حرمت غنا میں کوئی حدیث صحیح یا حسن ثابت نہیں
اور ابن العربی فرماتے ہیں کہ حرمت سماع میں متاخرین نے جن حدیثوں سے دلیل لی ہے وہ سب موضوع

Marfat.com

ہیں ۔ اور ابن طاہر نے کہا ہے کہ حرمت غنا کی حدیثیں صرف منکروں کی کتابوں میں پائی جاتی ہیں

علامہ مجد الدین محمد یعقوب شیرازی فیروز آبادی محدث کتاب سفر السعادت میں لکھتے ہیں، کوئی حدیث صحیح

حرمت سماع میں ثابت نہیں ہوئی، بلکہ انہوں نے اپنی دیگر تصنیفات میں مطلق غنا کی حرمت کے

کو منسوب بکفر کیا ہے ۔

علامہ شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ مدارج النبوت میں لکھتے ہیں ۔" دوسرا طریقہ محدثین کا ہے وہ

کہتے ہیں کہ حرمت سماع میں کوئی حدیث صحیح اور نص صریح ثابت نہیں ہوئی ۔ اور جو کچھ اس باب

احادیث وارد ہوئی ہیں وہ موضوع یا مطعون ہیں ۔ اور ایسا ہی آیات قرآنی کا حال ہے ۔ اگر

بعض مفسرین نے ان کی ایسی تفسیر کی ہے جو حرمت غنا پر دلالت کرتی ہے ۔ مگر ان آیات کے نا

اور محامل اور بھی ہیں ۔ جن کو ان کے سوا دوسرے علماء نے ذکر کیا ہے ۔ پس جب حرمت سماع کی نا

نہ ہوئی تو اس کا حل و اباحت ثابت ہوا حسب الارشاد آیت کریمہ احل لکم الطیبات (حلال

کی گئیں واسطے تمہارے پاک چیزیں) "

نواب محمد قطب الدین خاں محدث دہلوی مظاہر حق شرح مشکوٰۃ جلد چہارم میں لکھتے ہیں ۔" کلام در

کے طویل ہے ۔ حاصل اس کا یہ ہے کہ محدثین کہتے ہیں کہ کوئی حدیث تحریم غنا میں صحیح نہیں ہوئی"

Marfat.com

مولوی محمد اعظم صاحب حنفی نوشاہی میرووالی مصباح نورانی میں لکھتے ہیں "امام عبدالوہاب شعرانی رح لطائف المنن الکبریٰ میں حرمت سماع کے دلائل پر حافظان حدیث سے جرح نقل کرتے ہوئے دف وغیرہ کو سنت لکھتے ہیں"

نقشبندیہ سلسلہ کے مجدد، امام ربانی حضرت شیخ احمد سرہندی رح کے کلام سے بھی سماع و نغمہ و رقص کا جواز ثابت ہوتا ہے، وہ ان امور کو "مباح" کے لفظ سے یاد کرتے ہیں۔ ملاحظہ ہو۔

"حق سبحانہ وتعالےٰ نے اپنے کمال کرم سے ان میں سے ہر ایک کے ظاہر کو ان کی استعداد کے موافق ان امور میں جو غفلت کو مستلزم ہیں مشغول کر دیا ہے تاکہ وہ باوجود ان سے کچھ تکلیف پائے۔ بعض کو سماع و رقص کی اجازت دی ہے۔ اور ایک گروہ کو کتابوں کی تصنیف و علوم و معارف کی تحریر میں لگا دیا ہے، اور کسی گروہ کو بعض امور مباح میں مشغول کر دیا ہے۔ عبداللہ صفخری سگیدوں کے ہمراہ جنگل میں چلے جایا کرتے تھے، کسی شخص نے ایک عزیز سے اس کی وجہ پوچھی تو اس نے فرمایا کہ اس لئے تاکہ نفس بار وجود سے خلاص ہو جائے، بعض کو توحید وجودی کے علوم اور وحدت میں کثرت کے مشاہدہ سے آرام دیا تاکہ اس بار سے ایک ساعت کے لئے آرام پائیں" (مکتوبات امام ربانی۔ ج ۱۔ مکتوب ۲۹۱)

"حضرت (میر محمد نعمان) کو بیشمار فیض حاصل ہیں، اگر فیض کے دنوں میں ان کے حواس پر غور کی

Marfat.com

کریں ، اور بعض امورِ مباحہ سے اپنی تسلی کریں تو کوئی اعتراض کی جگہ نہیں ہے ، ایسے حال میں عبداللہ اصطخری اپنی تسلی کے لئے سگبانوں کے ہمراہ جنگل میں شکار کے واسطے چلے جایا کرتے تھے ، اور بعض مشائخ ایسے حال میں سماع و نغمہ میں اپنی تسلی کیا کرتے تھے " (مکتوبات امام ربانی - ج ۱ - مکتوب ۳۱۳)

اس کے علاوہ مسئلہ سماع میں متقدمین و متاخرین نے بہت کچھ رسائل تالیف کئے ہیں ، جن میں بدلائل شرعیہ سماع کا جواز ثابت کیا ہے - از انجملہ -

۱ - بوارق الالماع فی تکفیر من یحرم السماع - مصنفہ امام ابوالفتوح شہاب الدین احمد غزالی - اس میں سماع کو حرام کہنے والوں پر کفر کا فتوے لگایا ہے -

۲ - کتاب الامتاع باحکام السماع -

۳ - اصول السماع - مصنفہ امام فخر الدین زرّادی رح

۴ - قرع الاسماع باختلاف اقوال المشائخ واحوالہم فی السماع - مصنفہ شیخ عبدالحق محدث دہلوی رح

۵ - ازالۃ العنود فی مسئلۃ السماع و وحدۃ الوجود - مصنفہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی رح

۶ - ہدیۃ الاصفیا فی مسئلۃ سماع الصلحا - مصنفہ مولانا محمد کرم الدین دبیر رئیس بھیں ضلع جہلم -

۷ - غذائے روح - مصنفہ مولوی سید محمد حنیف چشتی مفتی نکودر ضلع جالندھر -

۸ - تغذیۃ

Marfat.com

۸ - تغذیۃ الفقرا - مصنفہ مولوی نور محمد نقشبندی چاندپوری

۹ - رسالہ سماع . شیخ ابو طالب مکی رح

۱۰ - رسالہ سماع . شیخ ابو محمد ابن حزم ظاہری رح

۱۱ - رسالہ سماع . شیخ ابو الخیر عسقلانی رح

۱۲ - رسالہ سماع . شیخ عبد القدوس گنگوہی رح

۱۳ - رسالہ سماع . شیخ قاضی محمد عیسیٰ بن عبد الرحیم گجراتی رح

۱۴ - رسالہ سماع . سید حافظ محمد حیات ربانی بن حافظ جمال اللہ فقیہ اعظم علوی نوشاہی رح

اگر کسی نے زیادہ دلائل جواز سماع کے دیکھنے ہوں تو فقیر سید شرافت عفا اللہ کے رسالہ تحفۃ تحسین فی جواز سماع و تعین کو دیکھے جو میں نے مستقل اسی مسئلہ میں لکھا ہے ۔

(۲)

دوسرے سلسلے وجد کرتے ہیں ۔

جواب ۔ وجد ایک کیفیت ہے جو سماع کے وقت دل پر وارد ہوتی ہے ، اور طبیعت پر قابو نہیں رہتا ، جسم پر بیساختہ لرزہ یا اضطراب واقع ہوتا ہے ، قرآن مجید و احادیث سے اس کا ثبوت ملتا ہے ۔

آیت شریف ۔ انما المؤمنون الذین اذا ذکر اللہ وجلت قلوبھم (۲/۲) یعنی جب مومنوں کے پاس

Marfat.com

اللہ کا ذکر کیا جاوے تو ان کے دل ڈر جاتے ہیں۔

۲ ۔ آیت شریف ۔ وبشر المخبتین الذین اذا ذکر اللہ وجلت قلوبہم (۲۲/۳۴) یعنی خوشخبری دو عاجزی کرنے والوں کو وہ لوگ کہ جس وقت اللہ کو یاد کیا جاتا ہے تو ان کے دل ڈر جاتے ہیں۔

۳ ۔ آیت شریف۔ واذا سمعوا ما انزل الی الرسول ترٰی اعینہم تفیض من الدمع مما عرفوا من الحق (۵/۸۳) یعنی جب سنتے ہیں وہ جو نازل کیا گیا ہے طرف پیغمبر کی تو تم دیکھتے ہو کہ ان کی آنکھوں سے آنسو بہتے ہیں اس چیز کے باعث جو انہوں نے حق سے پہچانا۔

۴ ۔ آیت شریف۔ اللہ نزل احسن الحدیث کتابًا متشابہًا مثانی تقشعر منہ جلود الذین یخشون ربہم ثم تلین جلودہم وقلوبہم الی ذکر اللہ (۳۹/۲۳) یعنی اللہ نے بہتر بات نازل کی جو یکساں دوہرائی جانے والی ہے، جو لوگ اپنے پروردگار سے ڈرتے ہیں، ان کے رونگٹے اس سے کھڑے ہو جاتے ہیں، پھر ان کے چمڑے اور دل خدا کی یاد کے لئے نرم ہو جاتے ہیں۔

۵ ۔ آیت شریف۔ ویخرون للاذقان یبکون ویزیدہم خشوعًا (۱۷/۱۰۹) یعنی روتے ہوئے ٹھوڑی کے بل گر پڑتے ہیں، اور ان کی عاجزی زیادہ ہوتی ہے۔

۶ ۔ مصری عورتوں کے بیان میں فرمایا فلما رأینہ اکبرنہ وقطعن ایدیہن (۱۲/۳۱) یعنی جب انہوں

Marfat.com

یوسف کو دیکھا تو اس کو بڑا جانا اور اپنے ہاتھ کاٹ ڈالے۔

بہرکیف ان آیات سے وجد کی حالت میں دلوں کا خوف زدہ ہو جانا، آنسوؤں کا بہنا، رونگٹے کھڑے ہونا، دل کا نرم ہونا، جسم کا گداز ہونا، اضطرابی حالت میں بیخود ہو کے گر پڑنا، خشوع کا زیادہ ہونا، اپنے جسم سے محویت کی حالت میں بیخبر ہو جانا، ہاتھوں کا کاٹ دینا، ثابت ہوتا ہے۔

احادیث نبویہ اور آثار صحابہ کرام سے بھی وجد کے کافی ثبوت ملتے ہیں، بلکہ وجد کی حالت میں کثیر لوگوں کے شہید ہو جانے کے حالات کتابوں میں مذکور ہیں، حضرت امام محمد غزالی رحمۃ احیاء العلوم میں اس مسئلہ پر کافی مضمون لکھے ہے، اور فقیر سید شرافت عفا اللہ عنہ نے اپنی کتاب "مکاتیب مظہریہ" شرفیہ و اختریہ کے مکتوب شریف نمبر ۴ میں اس مسئلہ کو پوری وضاحت سے بیان کیا ہے، اور وجد کا ثبوت کافی دلائل سے کیا ہے۔

(۳)

دوسرے سلسلے رقص کرتے ہیں۔

جواب۔ رقص کہتے ہیں زمین پر پاؤں مارنے کو جو قصداً و ارادتاً ہو یا بغیر ارادہ کے، زمین پر پاؤں مارنا کسی وجہ سے ناجائز نہیں، بلکہ سنت انبیاء و اولیاء ہے۔

۱۔ جب حضرت ایوب علیہ السلام نے اپنے پروردگار کو پکارا کہ شیطان نے مجھ کو ایذا و تکلیف پہونچائی ہے

Marfat.com

توحکم الٰہی ہوا اُرْكُضْ بِرِجْلِكَ (۳۸/۴۲) یعنی لات مار پاؤں اپنے سے، تو وہاں سے ٹھنڈا پانی نہانے اور پینے کے واسطے ظاہر ہوگیا۔

یہاں سے زمین پر پاؤں مارنا مطلق طور پر جائز ثابت ہوا۔

۲ - مولوی نظام الدین ملتانی سلطان الفقہ المعروف فتاوٰی نظامیہ جلد نہم ص ۵۵ میں لکھتے ہیں۔

دو کتاب وجیز الصراط ص ۱۴۰ س ۱، علامہ ابن جیون بایں طور اس کے جواز پر دلیل تحریر فرماتے ہیں، وانتقی

ومما یؤکد جواز الرقص ما ذکر فی مسند احمد بن حنبل عن علی رضی اللہ عنہ

قال اتیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم انا وجعفر وزید فقال صلی اللہ علیہ وسلم

لزید انت مولائی فجعل وقال لجعفر انت اشبهت خَلقی وخُلقی فجعل ثم قال

لی انت منی فجعلت وانجعل رقص خاص والعام جزء الخاص فاذا جاز نوع من

الرقص جاز مطلقہ۔ ترجمہ۔ اور رقص کی بابت جس سے اس کی تاکید ملتی ہے یہ کہ جو کہ حضرت علی سے امام احمد بن حنبل کی مسند میں ذکر کیا گیا ہے کہ میں اور زید اور جعفر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت شریف میں حاضر ہوئے، اور آپ نے زید کو فرمایا انت مولائی پس زید رقص میں آیا، پھر آپ نے جعفر کو فرمایا انت اشبهت خَلقی وخُلقی تو اس پر جعفر رقص میں آیا، اور پھر آپ نے مجھے فرمایا انت منی تو آپ کے

Marfat.com

تو آپ کے فرمانے سے میں بھی رقص میں آیا، اور حجل رقصِ خاص ہے، اور عام خاص کی جزء ہوا کرتا ہے۔ جب نوع رقص کا جواز ملتا ہے تو مطلق بھی جائز ہوا "۔

بہرکیف حضرت ایوب علیہ السلام کا حکم الٰہی کے مطابق پاؤں زمین پر مارنا، اور حضرت زید و حضرت جعفر طیار اور حضرت علیؓ کا خوشی و سرور کی حالت میں پاؤں زمین پر مارنا اور رقص کرنا بحکم حدیث اصحابی کالنجوم بایّھم اقتدیتم اھتدیتم۔ سنت ثابت ہوا۔

(۴)

دوسرے سلسلے ذکر جہر کرتے ہیں۔

جواب۔ سبحان اللہ یہ کیسا اعتراض ہے متعصبین کی نگاہ میں ذکر الٰہی کرنا بھی بدعت ہوگیا ہے، جناب اکبر الہ آبادی کا شعر یاد آگیا ہے وہ کہتے ہیں۔ ؎

حریفوں نے رپٹ لکھوائی ہے جا کے تھانے میں کہ اکبر ذکر کرتا ہے خدا کا اس زمانے میں

جاننا چاہیے کہ ذکر الٰہی خواہ بالجہر ہو یا بالاخفا ہر طرح جائز و سنت و مستحسن ہے۔ یہاں طوالت کے خوف سے صرف ایک ہی دلیل پر اکتفا کیا جاتا ہے۔

حضرت عبداللہ بن زبیرؓ سے مروی ہے کہ حضرت فخر عالم صلے اللہ علیہ وسلم جب نماز سے سلام پھیرتے تھے تو

Marfat.com

باند آواز سے کہتے تھے ۔ لا الہ الا اللہ وحدہٗ لاشریک لہٗ لہ الملک ولہ الحمد وھو علیٰ کل

تیسیر القدیر الحدیث ۔ (مشکوٰۃ شریف باب الذکر بعد الصلوٰۃ بحوالہ مسلم)

شیخ عبدالحق محدث دہلوی رح اس حدیث کی شرح میں فرماتے ہیں ۔ "ایں حدیث صریح ست در جہر بذکر کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم بآواز بلند میخواندند" یعنی یہ حدیث صریح ہے ذکر جہر کرنے میں کہ حضور علیہ السلام بلند آواز سے پڑھتے تھے ۔

شیخ موصوف آگے لکھتے ہیں "گاہے در جہر شوق وگرمی فزاید وجہر بذکر مشروع ست بلا شبہ" یعنی کبھی جہر کرنے میں شوق اور گرمی بڑھ جاتی ہے ، اور ذکر میں جہر کرنا بلا شبہ مشروع ہے ۔

اس سے ثابت ہوا کہ ذکر جہر کرنا سنت ہے ۔

دوسرے سلسلے وحدت الوجود کے قائل ہیں ۔

جواب ۔ اصطلاح صوفیہ میں وحدت وجود سے مراد یہ ہے کہ فی الحقیقت ذات حق ہی موجود ہے ، سوائے ذات واحد کے کچھ موجود نہیں ، اس کا غیر معدوم محض ہے ۔ عدم اور وجود باہم ضدین ہیں ان کا اجتماع محال ہے ، عدم کو وجود سے کوئی حصہ نہیں ، لہذا اس کا غیر موجود نہیں ، اور نہ ہو سکتا ہے

اور تمام

Marfat.com

اور تمام کائنات کا وجود جو بظاہر مرئی و محسوس ہے ، اسی وجود کا ظل ہے ، اور اُسی کے اسماء وصفات کا مظہر و آئینہ ہے ، اُسی کے وجود سے اس کا قیام و ثبات ہے ، تمام موجودات باعتبار تحقق کے عین ذات ، اور باعتبار تعین و تشخص کے غیر ذات ہے ، کثرت میں وحدت مضمر ہے ، عالم محسوسات کا نمود و ہود ہے ، اور اس کا اصل وجود ، وحدت وجود کا عقیدہ تمام اقسام شرک کا استیصال کرنے والا ہے ، اکثر اکابر اولیائے امت وحدت وجود کا مشرب رکھتے تھے ، یہ مسئلہ نہ صرف معقول سے ہی ثابت نہیں ، بلکہ قرآن مجید و حدیث سے بھی اس کا ثبوت ملتا ہے ۔

۱ ۔ آیت شریفہ ھو الاول والآخر والظاھر والباطن ۔ (۵۷/۳) وہی اول اور وہی آخر اور وہی ظاہر اور وہی باطن ہے ۔ لفظ ھو حصر کے لئے ہے یعنی جو سب سے اول ہے ، (ازلی ہے) اور جو سب سے آخر ہے (ابدی ہے) اور جو سب سے ظاہر ہے (محسوس و مرئی ہے) اور جو سب سے باطن ہے (درک سے بالاتر ہے) صرف وہی ایک ذات ہے ، لفظ ظاھر نے بالکل پردہ چاک کر دیا کہ عالم ظاہر کا نمود محض وہی ذات ہے ۔

۲ ۔ آیت شریفہ لا الٰہ الا اللہ (۴۷/۱۹) نہیں ہے کوئی معبود سوائے اللہ کے ، صوفیہ کرام نے اس کا مطلب لا موجود الا اللہ سمجھا ہے ، کیونکہ اگر کسی دوسرے کو موجود ہی نہ سمجھیں تو اس کے معبود ہونے کا

Marfat.com

سوال ہی پیدا نہیں ہو سکتا ، معبود بحق یا معبود باطل کا جھگڑا تب پیدا ہوا جب سوائے حق کے غیر کا وجود ثابت کیا ۔

۳ ۔ آیت شریف ۔ فاینما تولوا فثم وجہ اللہ (۲/۱۱۵) جدھر رُخ کروگے ادھر اللہ کا چہرہ ہے ، اس سے صاف ظاہر ہے کہ ہر جگہ وہی موجود ہے ، جس کی طرف رُخ کروگے وہ اللہ ہی ہے ۔

۴ ۔ آیت شریف ۔ کل شئی ھالک الا وجھہٗ ۔ (۲۸/۸۸) ہر چیز فنا ہے مگر وہی ذات ۔ مطلب یہ کہ ہر ایک چیز معدوم ہے اور خارج میں سوائے ذات واحد کے کوئی موجود نہیں ۔

۵ ۔ آیت شریف ۔ انہ بکل شئی محیط (۴۱/۵۴) بیشک وہ ہر ایک چیز کو گھیرے ہوئے ہے ، یہ احاطہ علمی نہیں جیسا کہ ظاہر بینوں کا خیال ہے ، کیونکہ جہاں احاطہ علمی کا بیان ہے وہاں صاف لفظ ہیں ان اللہ قد احاط بکل شئی علما (۶۵/۱۲) یعنی خدا نے ہر ایک چیز پر علمی طور پر احاطہ کیا ہے ۔ تو ثابت ہوا کہ اس کی ذات ذرہ ذرہ پر محیط ہے ۔

۶ ۔ آیت شریف وکان اللہ بکل شئی محیطا (۴/۱۲۶) اور وہی ہر ایک چیز پر محیط ہے ۔ یہاں بھی احاطہ ذاتی کا بیان ہے ۔

۷ ۔ آیت شریف ۔ وھو معکم این ما کنتم (۵۷/۴) اور وہی تمہارے ساتھ ہے جہاں کہیں تم ہو ۔

یہاں

Marfat.com

یہاں سے ہر جگہ معیت ثابت ہوئی ، جو ساتھی ہے وہ ذات حق ہی ہے ۔

۸ ۔ آیت شریف ۔ وھوالسمیع البصیر (۴۲/۱۱) اور وہی سننے دیکھنے والا ہے ۔ یہاں سماعت و بصارت کو اُسی ذات میں محصور کیا گیا ہے ، یعنی جو سنتا دیکھتا ہے وہی ذات ہے ۔

۹ ۔ آیت شریف وھوالذی فی السماء الٰہ وفی الارض الٰہ (۴۳/۸۴) وہی ذات آسمان میں معبود ہے اور وہی زمین میں معبود ہے ۔ یعنی آسمان و زمین میں جو موجود ہے وہ ذات حق ہی ہے ۔

۱۰ ۔ آیت شریف ونحن اقرب الیہ من حبل الورید (۵۰/۱۶) ہم رگ جان سے بھی اس کو زیادہ قریب ہیں ۔ اس قربیت میں غیریت کافور ہوگئی ۔

۱۱ ۔ آیت شریف ونحن اقرب الیہ منکم ولکن لاتبصرون (۵۶/۸۵) ہم اس کو تم سے زیادہ قریب ہیں مگر تم دیکھ نہیں سکتے ، یہ بھی اقربیت کا ثبوت ہے ۔

۱۲ ۔ آیت شریف ۔ وفی انفسکم افلا تبصرون (۵۱/۲۱) تمہاری جانوں میں ہے کیا تم نہیں دیکھتے ۔ عینیت کا راز اس سے بالکل فاش ہوگیا ۔

۱۳ ۔ آیت شریف فلم تقتلوھم ولکن اللہ قتلھم (۸/۱۷) ان کو تم نے قتل نہیں کیا ، مگر اللہ نے ان کو قتل کیا ہے ۔ مومنوں کے فعل کو اپنا فعل قرار دیا ہے ۔

Marfat.com

۱۴۔ آیت شریف۔ وما رمیت اذ رمیت ولکن اللہ رمی (۸/۱۷) جب تم نے کنکر پھینکے تو تم نے نہیں پھینکے مگر اللہ تعالیٰ نے پھینکے ہیں، حضرت رسول کرم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فعل کو اپنا فعل فرمایا ہے۔

۱۵۔ آیت شریف۔ من یطع الرسول فقد اطاع اللہ (۴/۸۰) جس نے پیغمبر کی اطاعت کی اُس نے بیشک اللہ کی اطاعت کی۔ یہاں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تابعداری کو اپنی تابعداری بتایا ہے۔

۱۶۔ آیت شریف۔ ان الذین یبایعونک انما یبایعون اللہ ید اللہ فوق ایدیھم (۴۸/۱۰) بیشک وہ لوگ جو تمہاری بیعت کرتے ہیں وہ اللہ کی بیعت کرتے ہیں، ان کے ہاتھوں پر اللہ کا ہاتھ ہے۔ حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیعت کو اپنی بیعت، اور اُن کے ہاتھ کو اپنا ہاتھ ثابت کیا ہے۔

۱۷۔ حدیث شریف۔ کان اللہ ولم یکن شیئا غیرہ۔ اللہ تھا اور اس کے سوا کوئی چیز نہ تھی۔ مطلب یہ کہ اللہ ہی اللہ موجود ہے، اور اس کا غیر کوئی چیز نہیں۔

۱۸۔ حدیث شریف۔ الا کل شئ ماخلا اللہ باطل۔ سب اشیا معدوم محض ہیں موجود ایک ہی ہے۔

۱۹۔ حدیث قدسی۔ قال اللہ تعالیٰ یؤذینی ابن آدم یسب الدھر وانا الدھر (متفق علیہ) اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے آدم کی اولاد زمانہ کو گالیاں دے کر مجھ کو تکلیف دیتے ہیں، اور میں ہی زمانہ ہوں۔ زمانہ کو اپنا آپ قرار دیا ہے۔

Marfat.com

۲۰۔ حدیث شریف ۔ اللھم انت الاول فلیس قبلك شئ وانت الاٰخر فلیس بعدك شئ وانت الظاھر فلیس فوقك شئ وانت الباطن فلیس دونك شئ (متفق علیہ) اے اللہ تو ہی اول ہے تجھ سے پہلے کوئی چیز نہیں ، تو ہی آخر ہے تجھ سے بعد کوئی چیز نہیں ، تو ہی ظاہر ہے تیرے اوپر (تجھ سے زیادہ ظاہر) کوئی چیز نہیں ، تو ہی باطن ہے سوائے تیرے کوئی چیز نہیں ۔ تمام موجودات ظاہر و باطن کو ذات کا عین قرار دیا ہے ، اور غیریت کی نفی کی ہے۔

۲۱ ۔ حدیث شریف ۔ والذی نفس محمد بیدہ لو انکم دلیتم بحبل الی الارض السفلی لھبط علی اللہ ثم قرأ ھو الاول والاخر والظاھر والباطن (ترمذی) اس ذات کی قسم ہے جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے ، اگر تم ایک رسی نیچے کی زمین تک لٹکا دو تو وہ اللہ پر گرے گی پھر حضور نے پڑھا وہی اول ہے ، وہی آخر ہے ، وہی ظاہر ہے ، وہی باطن ہے ۔ یہاں پر رسی کے نیچے کی جگہ کو اللہ قرار دیا ہے ۔

اگر مسئلہ وحدت وجود کی پوری وضاحت دیکھنی ہو تو حضرت شیخ اکبر محی الدین ابن عربی رحمۃ اللہ کی کتاب فتوحات مکی اور فصوص الحکم وغیرہ کا مطالعہ کریں ، جن میں معقولاً و منقولاً کشف و عیاناً ثابت کیا ہے ۔

Marfat.com

بہرکیف مسئلہ وحدت وجود قرآن مجید واحادیث مرفوعہ سے ثابت ہے ۔ اور اکثر اولیاء اللہ کا مشرب یہی ہے ، نقشبندیوں کے پیشوا سلطان العارفین خواجہ بایزید بسطامی رح ، سید الطائفہ شیخ جنید بغدادی شیخ ابوبکر شبلی رح ، حضرت غوث الاعظم شیخ عبدالقادر جیلانی رح ، سید شاہ حاجی محمد نوشہ گنج بخش رح شیخ الشیوخ شیخ شہاب الدین سہروردی رح ، غوث بہاء الدین زکریا ملتانی رح ، مخدوم علی ہجویری داتا گنج بخش لاہوری رح ، شیخ اکبر محی الدین ابن العربی رح ، خواجہ معین الدین غریب نواز اجمیری رح ، خواجہ فرید الدین گنجشکر چشتی رح ، شیخ عبدالحق محدث دہلوی رح ، سلطان باہو قادری رح وغیرہ اکابر صوفیائے سلف وخلف سب وحدت وجود کا مشرب رکھتے تھے ۔ اور ہمہ اوست کے قائل تھے ۔ پس اس مشرب کو خلاف سنت قرار دینا نقشبندیہ کا مکابرہ ہے ۔

(۶)

دوسرے سلسلے ولایت صغرٰے میں ہیں ۔

جواب ۔ ولایت کو کبرٰے ، علیا ، اور صغرٰے کی قسموں میں منقسم کرنا ، اور قطبیت وغوثیت وغیرہ مناصب کو ولایت صغرٰے کے مراتب قرار دینا ، اور دوسرے اولیاء اللہ کے کمالات کو محض ولایت صغرٰے تک محدود سمجھنا ، اور اپنے آپ کو ولایت کبرٰے وعلیا پر فائز سمجھنا ، اور قیومیت واصالت

Marfat.com

واصابت وطمینت وغیرہ ناموں سے مناصب تجویز کرکے ان کو اپنے لئے مختص سمجھنا، اور دوسروں کو اس سے محروم سمجھنا۔ جو نقشبندیہ کا دعوے ہے، یہ ایک دماغی اختراع ہے، محققین صوفیہ کے نزدیک سراسر غلط اور قیاس فاسد ہے، اگر حسن ظن کا ہی مدنظر رکھا جاوے تو ان کی اجتہادی خطا کہا جاسکتا ہے۔

یہ بالکل ظاہر و باہر ہے کہ اقطاب و اغوث و ابدال کے وجود کا ثبوت احادیث صحیحہ سے ملتا ہے، امام حافظ جلال الدین سیوطی رح نے اس کے متعلق کافی احادیث و آثار جمع کرکے ایک مکمل رسالہ لکھا ہے جس کا نام ہے الخبر الدال علی وجود القطب [illegible] اگر قیوم کوئی ان سے بلند مرتبہ ہوتا تو ضرور اس کا ذکر حدیثوں میں آتا، یا خیر القرون میں کوئی بزرگ اس منصب سے سرفراز ہوتا، یا ائمہ سلف میں سے کوئی اس کا تذکرہ ہی کرتا، تو ثابت ہوتا کہ یہ منصب محض گیارہویں صدی ہجری کے نقشبندیہ کی ایجاد ہے جو اپنی فضیلت ثابت کرنے کے لئے خود ہی وضع کیا گیا ہے۔

الحاصل۔ جو بزرگ قطبیت وغوثیت کا مرتبہ رکھتے ہیں، وہ دوسرے [illegible] فضیلت کا خواہ دوسرے ابدال یا عمد ہوں یا قیوم و مجدد [illegible]

Marfat.com

حضرت امام ربانی شیخ احمد سرہندی رح باوجود دعوٰے قیومیت و مجددیت کے اپنے مکتوبات شریف جلد سوم مکتوب ۱۲۳ میں اپنے آپ کو حضرت غوث الاعظم رض کا نائب بتاتے ہیں۔

پس ثابت ہوا کہ جتنے اعتراضات نقشبندیہ نے دوسرے سلسلوں پر کئے ہیں سب بے اصل ہیں، جن کاموں کو بدعت قرار دیا ہے سب سنت یا مباح ہیں، اور سب کا جواز و اثبات قرآن مجید و احادیث نبویہ و تعامل صحابہ سے ثابت ہے، ان سے متنفر ہونا گویا سنت نبویہ سے نفرت کرنا ہے۔

فصل سوم

اس میں نقشبندیہ پر بعض اعتراضات کا بیان ہے۔

حضرات نقشبندیہ نے دوسرے سلسلوں کے بزرگوں کو مخالف سنت اور بدعات کا مرتکب قرار دیا ہے، اور ان کی تنقیص اور اپنی تقدیس میں کوئی دقیقہ باقی نہیں رکھا، مگر خدا کا شکر ہے کہ صرف اعمال ظاہر پر گرفت کی ہے، باطنی احوال اور طریقہ سلوک پر کوئی اعتراض نہیں کر سکے، حالانکہ ظاہری امور پر باطن کا مدار نہیں، فرمایا حضرت رسول اکرم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان اللہ لا ینظر الیٰ صوركم واعمالكم ولكن ينظر الیٰ قلوبكم ونیاتكم (اسرار المعرفت) یعنی اللہ تعالےٰ تمہاری صورتوں اور تمہارے کاموں کو نہیں دیکھتا، بلکہ تمہارے دلوں اور ارادوں کو دیکھتا ہے۔

Marfat.com

ے

مادروں را بنگریم و حال را ما بروں را ننگریم و قال را

سلوک صحیح ہے، تو کام ٹھیک ہے، اگر طریقہ سلوک میں غلطی ہے تو منزل مقصود پر پہنچنا مشکل ہے۔

وں اس کے اولیاء اللہ کے نزدیک نقشبندیہ کے سلوک میں غلطیاں پائی جاتی ہیں، اور بدعات کا

یک ب اس کے علاوہ۔

نقشبندیہ کے اغلاط | حضرت مولانا خواجہ محمد عمر الدین طالب چشتی نظامی گڑھ شنکری رکتب

ئیہ صفحہ نمبر ۳۱۲ پر لکھتے ہیں۔

۔ توجہ رائج الوقت باین ہیئت کذائی جس پر تمہارے (نقشبندیہ کے) طریق کا کلی مدار ہے

برعت ہے۔

۔ ورغزش کے فنا کا قائل ہونا کفر ہے۔

۱۔ اور اسم ذات کو تنہا بلا صفات ذکر خفی یا جلی کرنا سوء ادبی ہے۔ کیونکہ ہو یت تعین

کہ جب تم اسم ذات کا ذکر کرو بلا صفات ذکر نہ کرو۔ یعنی اللہ رحیم۔ اللہ کریم

اللہ رحمان وغیرہ اسطرح ذکر کرو، ورنہ تنہا اللہ کہنا سوء ادبی ہے۔

Marfat.com

۴ - اور دائرہ امکان میں احدیت کا مرتبہ کیونکر سما سکتا ہے نہ یہ ناممکن بات ہے۔

۵ - اور جب خدا تعالیٰ فرماتا ہے، وھو معکم اینما کنتم معیت کو طے کرکے اور حد تک کیونکر جا سکتے ہو، آیت شریف کے حکم سے ذاتی معیت طے نہیں ہوتی، مخلوق آیتا ہے۔

۶ - اور تجلیات وجودی کو قطع کرکے شہودی کو پہنچنا فعل برعکس ہے، کیونکہ وجود اصل ا شہود اس کا سایہ ہے، اصل سے انقطاع کرکے سایہ کو پانا خصوص دوم محبت ہی ہے

۷ - اور ایسا ہی حقایق آئندہ کا حال ہے۔" بنقطہ۔

سلسلہ نقشبندیہ مقطوع السند ہے | سلسلہ قادریہ نوشاہیہ چشتیہ سہروردیہ وغیرہ کی بیعت و صحبت متصل طور پر حضرت رسول اکرم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم تک منتہی ہوتی ہیں، اور شجرہ ہائے طریقت کا براعظم کا بر مسلسل و متواتر ہیں، کوئی راوی و شیخ ان میں سے متروک نہیں سب اپنے شیخ زندہ کے ہاتھ پر بیعت ظاہری مسنون طریقہ کے مطابق کرتے اور مستفیض ہوتے چلے اور ان سلسلوں کے سب مریدین تا قیامت ید اللہ فوق ایدیھم کی بشارت میں داخل ہیں بخلاف اس کے سلسلہ نقشبندیہ مقطوع السند و مقطوع الطریقت ہے، ان کا سلسلہ بیعت مابتوسط مشایخ زندہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم تک نہیں پہنچتا، ان کے بزرگوں کا بطور اویسی

Marfat.com

[illegible]

۲۔ حضرت خواجہ بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ کو امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ سے خلافت حاصل ہوئی اور ظاہری بیعت نہیں ہوئی۔ چنانچہ حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کتاب انتباہ فی سلاسل اولیاء اللہ میں رقمطراز ہیں کہ

[illegible]

۳۔ حضرت خواجہ ابو الحسن خرقانی رحمۃ اللہ علیہ کو خواجہ بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ سے خلافت حاصل ہوئی [illegible]

۴۔ حضرت خواجہ ابو علی فارمدی رحمۃ اللہ علیہ کو خواجہ ابو الحسن خرقانی رحمۃ اللہ علیہ کے بعد خلافت حاصل ہوئی۔ [illegible]

ان تینوں بزرگوں کو اپنے مشائخ سے ظاہری طور پر بیعت کا شرف حاصل نہیں ہوا۔

سلسلہ نقشبندیہ کی سند متصل نہیں ہے بلکہ تین جگہ سے منقطع ہوتی ہے۔

سلسلہ نقشبندیہ کے بعض بزرگوں کی خلافت منقطع ہے

[illegible] ہوئے کہ ان کے نزدیک بیعت [illegible]

خلافت اپنے پیر کے [illegible] بیعت ہیں [illegible] سلسلہ نقشبندیہ [illegible]

[illegible] نے اپنے پیر خواجہ [illegible] کی اجازت کے [illegible]

Marfat.com

خواجہ خاوند محمود نقشبندی لاہوری المعروف حضرت ایشاں صاحب رح نے اُن کی خلافت کا انکار کیا ہے

چنانچہ مکتوبات امام ربانی رح جلد اوّل مکتوب ۸۰ میں لکھا ہے ۔ "شیخت پناہ خواجہ خاوند محمود رض صاحب کی خلافت

رکھتے ہوئے ہیں خلافت ہونے کی نسبت کچھ نہ لکھا کی وجہ یہ کسی سے مخفی نہ ہے" انتہی ۔

پھر مکتوب بعد کہتے ہیں ۔ "یہ کہ مولانا درویش محمد کو اپنے ماموں خواجہ محمد زاہد سے بیعت نہیں ہے کسی اور سے بیعت ہے

پس اس بنا سے سلسلہ مجددیہ کے مشائخ کی بیعت خلاف سنت ، اور خرقہ طریقہ صوفیہ نہ ہوا

اور یہ سلسلہ کا ظہور مخالف طریقت ثابت ہوا ۔

سلسلہ نقشبندیہ فقر کے چودہ خاندانوں سے خارج ہے

صوفیائے کرام کے ہاں چار چودہ خانہ کا انتظام رائج ہے ، چار پیر سے مراد حضرت علی مرتضےٰ رض کے چار فرزند ، حضرت حسن رض حضرت امام حسین رض ، حضرت خواجہ حسن بصری رض ، حضرت خواجہ کمیل بن زیاد نخعی رض ہیں ، ان چار سے حضرت خواجہ حسن بصری رض سے چودہ خاندان فقر کے دنیا پر رائج ہوئے ، جو سلاسل صوفیہ کے ہیں ، آگے ان کے فروعات بیشمار ہیں ۔

تمام ممالک میں جو سلسلے جاری ہیں سب کا منبع حضرت خواجہ حسن بصری رض ہیں ، ان کی وساطت سے حضرت شاہ ولایت علی مرتضےٰ رض کا فیضان علوم ، امت محمدیہ پر وارد ہوا ، پس نقشبندیہ چونکہ

Marfat.com

آپ کو حضرت ابوبکر صدیق رض سے منسوب کرتے ہیں تو ر مختار چودہ خاندانوں سے خارج ہوئے، اور اگر اپنے آپ کو چودہ خاندانوں میں شامل کریں جیسا کہ بعض روایات کے مطابق اپنے آپ کو بتوسط خواجہ ابوعلی احمد رودباری سید طائفہ شیخ جنید بغدادی رح سے سلسلۂ بیعت ملا دیتے ہیں، تو پھر سلسلہ نقشبندیہ میں شامل ہوگئے، اور صدیقی النسبت ہونے کی بنیاد پر جو اپنی تفضیل کی عمارت کھڑی کی تھی وہ ایک دم میں منہدم ہوگئی، نہ صدیقی رہے اور نہ وہ فضیلت رہی۔ بہرحال۔

ز دگونہ رنج و عذاب ست جان مجنوں را بلائے صحبت لیلےٰ و فرقت لیلےٰ

نقشبندیہ میں بدعات کا رواج ویسے تو بیشتر بدعتیں نقشبندیوں میں رائج ہیں اندازہ مشکل ہے، مگر یہاں صرف سرگروہ نقشبندیہ، اور امام طریقہ مجددیہ حضرت مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی رح کے الفاظ میں اکیلی شہادت کافی ہے، جو انہوں نے اپنے مکتوبات شریف جلد اول مکتوب ۱۳۱ میں لکھا ہے۔

"اس طریقہ علیہ (نقشبندیہ) کے بعض متاخرین خلفا نے اس طریق میں بھی نئی نئی باتیں اور ان بزرگواروں کے اصل راستہ کو ہاتھ سے چھوڑ دیا ہے، ان کے بعض مریدوں کا یہ عقیدہ

Marfat.com

کہ ان نئی نئی باتوں نے اس طریقہ کو کامل کر دیا ہے کبرت کلمۃ تخرج من افواھھم ، بلکہ انہوں نے اس کے خراب اور ضائع کرنے میں کوشش کی ہے ، افسوس ہزار افسوس کہ جن بدعتوں کا دوسرے سلسلوں میں نام و نشان تک پایا نہیں جاتا وہ اس طریقہ علیہ میں پیدا کر دی ہیں نماز تہجد کو جماعت سے ادا کرتے ہیں ، و گرد و نواح سے اس وقت لوگ تہجد کے واسطے جمع ہو جاتے ہیں ، اور بڑی جمعیت سے ادا کرتے ہیں ، اور یہ عمل مکروہ ہے بکراہت تحریمیہ ۔"

نقشبندیہ کا اپنے بزرگوں کی شان میں غلو

خواجہ حسد احسان مجددی رحمۃ اللہ علیہ روضۃ القیومیہ کے ص ۴۰ پر لکھتے ہیں ۔

"حضرت قیوم اربعہ جن سے مراد حضرت مجدد الف ثانی اور ان کے فرزند ہیں ، انبیا اور خلفائے راشدین سے اتر کر تمام گذشتہ اور آئندہ اولیا وغیرہ سے افضل ہیں ۔"

حالانکہ خود حضرت مجدد صاحب اپنے آپ کو حضرت غوث اعظم رضی اللہ عنہ کا نائب قرار دیتے ہیں کما مر ۔ اور ان کی وہ درجات کے کو دے ان سے بھی کم ہے ، تو پھر وہ اولیائے متقدمین مثل حضرت غوث اعظم وغیرہ پر افضل کیسے ہوئے ۔

نیز حضرت مجدد صاحب کی اولاد میں سے افراد بھی موجود تھے جو فسق و فجور میں حد سے گذر چکے تھے ۔

منجملہ

Marfat.com

منجملہ ان کے ایک صاحب کا ذکر روضۃ القیومیہ رکن اول ص ۲۹۵ میں اس طرح لکھا ہے۔

"علی رضا بن مولوی فرخ شاہ بن خازن الرحمۃ محمد سعید بن مجدد الف ثانی رح۔ سماع و رقص کی مجلس منعقد کرتا، اور نماز تراویح میں ہر ترویحہ کے بعد مجلس بدعت و سماع و لغو و لہو گرم کرتا۔ رقص کرتا۔ اور بے ریش خوبصورت بچوں، عورتوں اور گانوں کے رگ و ریشہ سنتا اور دیکھتا۔ اس کے باقی افعال قبیحہ بھی شریعت و طریقت کے خلاف تھے بلکہ وہ دین اسلام کے برخلاف ہو گیا تھا"

کیا حسب عقیدہ نقشبندیہ اولاد مجدد صاحب ہونے کی وجہ سے اس کو بھی دین و ایمان و تقویٰ و طہارت دی جاوے، اور کیا جس کے اپنے گھر میں بدعتوں کا رواج ہو وہ اپنے سے اختلاف رکھنے والوں کو طعن و ملامت کرنے کا مجاز ہے؟ کیا ایسے اشخاص کا اس طرح پر دوسروں کو تفسیق و تکفیر کرنا اور کتب اقوال فقہاء کو پس پشت ڈال کر اپنے ہوا و ہوس کو ترجیح دینا حالانکہ ان کتب کا پڑھنا ہو گیا تم جیسے بیوقوف ہوں کا کام نہیں ہوتا۔

نقشبندیہ کے متعلق بزرگوں کا نظریہ

حضرت سید حسن [illegible]

ان کی بیعت سے مشرف ہوتا وہ زیارت رسالت مآب صلے اللہ علیہ وسلم سے مشرف ہوتا [illegible]

Marfat.com

تقریظ

کتاب خصائص القادریہ فی فضائل النوشاہیہ (تالیف شریف)

حضرت مولانا سید ابوالمظفر شریف احمد شرافت قادری نوشاہی ظلہ

یا اللہ یا اللہ آکھاں قدرت دیکھ نرالی — لکھ درود رسول سدت رتبہ جس دا عالی

لاثانی ہے نبی محمد اچیاں شاناں والا — بنیاں نے وچ افضل ہویا امت دا رکھوالا

جسدی امت نوں رب عالم رتبہ دے ڈویایا — عقل علم دے بخش خزانے شان ایہ ونڈ ونڈیایا

امت وچ محمدی اجکل شمع خزانے بالی — اسم شرافت نور اللہ دا رہا جزدانوں والی

جس دا علم لاثانی یارو وچ زمانے سارے — شاہد ہے تصنیف مبارک جو کہ بہت نیارے

نیاندیاں وچ ایتھے تسیں قادری اتے نوشاہی — عالی منصب دنیا اندر کیتی ذات الٰہی

لقب بندی اعتراض کرینداے قادریاں سارے — سمجھ کرینداے نا ایہ ہرگز عقل قیاساں مارے

خوب جواب اعتراضاں والے پائے ایس کتاباں — واہ مصنف مرد اللہ دا پائے ورجیاں

آیت اتے حدیث تاریخاں خوب جواب لکھائے — پڑھنے والیاں سانی سمجھ شتابی آئے

حال فضیلت قادریاں دا ہے سمندر وگدا — ایں حقیقت عارف سدی تہ نہیں عالم گدا

Marfat.com

Marfat.com

محمد فاضل مجددی ذخیرہ لاہور

اور یہ ظاہر ہے کہ ان دونوں پر کوئی مواخذہ نہیں، بلکہ ایک ثواب کے مستحق ٹھہرے، اور خطا معصوم سوائے انبیائے کرام ؑ کے کوئی ہو نہیں سکتا، اور اپنا اعتقاد صوفیائے عظام رحمہم اللہ پر بھی بین حد کے مطابق ہے، ہاں بحکم فضلنا بعضہم علی بعض فضائل اور یہ نوعیت کی فضیلت معتقد ہوں، اور دوسرے سب طریقوں سے اس کو افضل اور اعلیٰ اور اکمل سمجھتے ہوں اور یہ میرا انفرادی طور پر ہی اعتقاد نہیں، بلکہ تمام سلسلوں کے اکابر مشائخ کا اس پر اتفاق ہے، اور سب کے اقوال مفصل سلسلہ قادریہ کی فضیلت کے متعلق اس سے پہلے گزر چکے ہیں، پس یہ بھی اس سلسلہ میں انہیں کے ساتھ منسلک ہوں۔

۴

یہ جاننا چاہیے کہ اگر وابستگان سلسلہ قادریہ یا نقشبندیہ وغیرہ میں بعض ایسے اشخاص بھی موجود ہوں جو خلاف شریعت اور قابل غرض کاموں کے مرتکب ہوں تو اس میں سلسلہ کا کوئی قصور نہیں، نہ ہی سلسلہ مورد الزام بن سکتا ہے، یہ ان افراد کی اپنی غلطی ہوگی جس کے وہ خود ذمہ دار ہوں گے، لھا ما کسبت وعلیھا ما اکتسبت، سلسلہ کی حقانیت و نورانیت میں کوئی فرق نہیں آتا، جیسا کہ موجودہ وقت کے بعض مسلمانوں کے اعمال کو اگر دیکھا جائے تو صبح ہی متنفر ہوتی ہیں، کیا اس سے یہ نتیجہ نکالا جا سکتا ہے کہ چونکہ متبعین اسلام کے یہ حالات ہیں تو اسلام ان کو ذمہ دار

Marfat.com

ہے ؟ ہرگز نہیں ، اسلام سچا اور برحق ہے ، اگر لوگوں نے اس میں غلط راستے نکالے تو اس کے ذمہ

خود ہیں ، بعینہٖ سلاسل تصوف کا یہی حال ہے ، کہ سلسلے سب سچے ، اور وصول الی اللہ کی شاہراہیں

ہیں ان کے ذریعہ سے لاکھوں کروڑوں اشخاص واصل باللہ اور اولیاء اللہ ہوئے ، ان کے فیضان کا

منبع ایک ہی چشمۂ محمدی ہے ، یہ سب اس کی نہریں ہیں ، جو شخص ان سے سیراب ہوا ، وہ چشمۂ محمدی

سے سیراب ہوا ۔

آب جو از جو بجو خواہ از سبو آں سبو را ہم مدد باشد ز جو

خاتمہ

خدا کا شکر ہے کہ یہ رسالہ آج بروز پنجشنبہ بوقت ۲ بجے بست ہفتم محرم ۱۳۷۵ھ تک تکمیل کو پہنچا ، سب حضرات پڑھنے سننے والوں کی خدمت میں التماس ہے کہ میرے حق میں دعائے خیر سے دریغ نہ فرمائیں ، انہ ولی ذو جلال یوم قیامت حضرت غوث اعظم رح کے طفیل عنایت کے پیچھے جگہ دیوے ۔

آمین ۔ وللہ الحمد فی الاولی والاخرۃ ۔

تمام شد

رسالہ خصائص قادریہ فی فضائل النوشاہیہ بدست خط مؤلف فقیر سید شریف احمد رحمت اللہ علیہ

Marfat.com

طریقۂ قادریہ

این سلسلہ بر مشق پیہ مستان است
بر ہم زن زور آزمستان است

از تلقین او ہر دو جہان پشت
زنجیر در خدای گرہ است آن است

از محمد ماہ صادق کندانجاہی

2563

Marfat.com